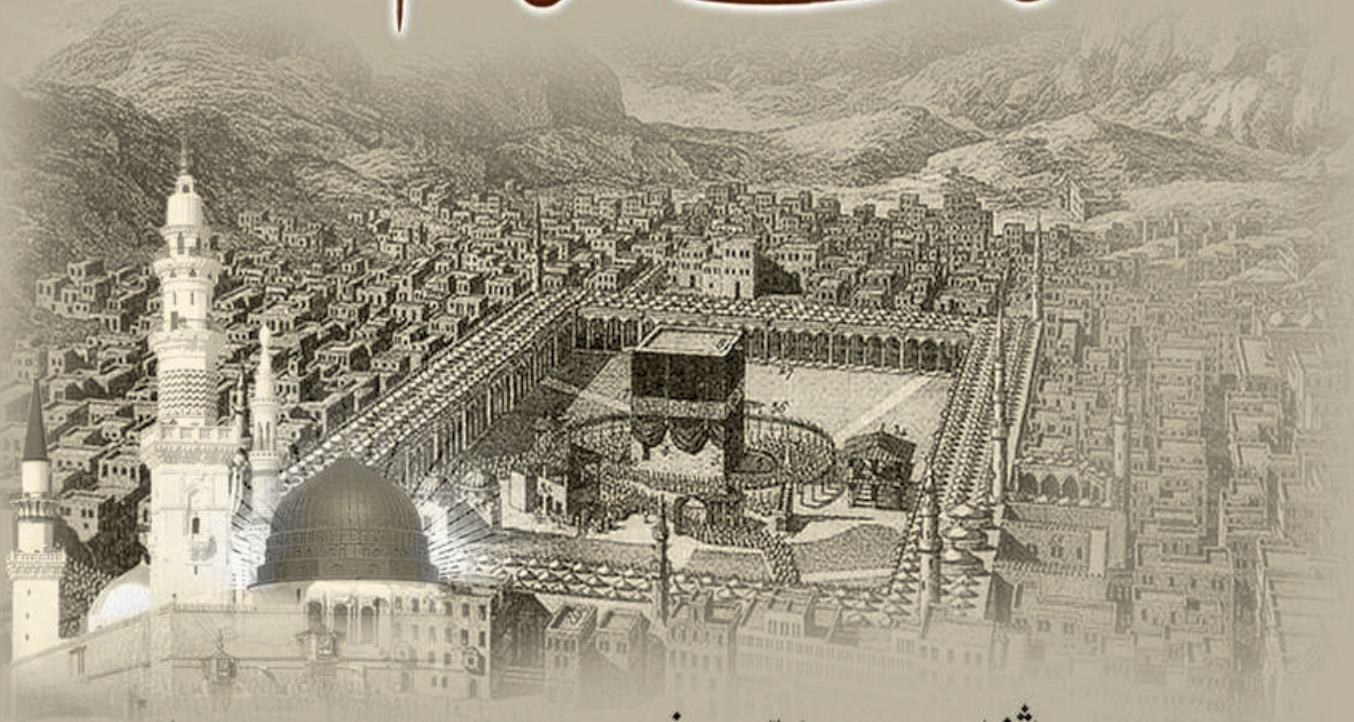


رسائلِ عطاءِ پہلے حصہ



نماز کے احکام (حنفی)



شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ
الْعَالِیَہ

محمد الیاس عطار قادری رضوی

فیضانِ اذان
138

غسل کا طریقہ
98

وضو اور سائنس
66

وضو کا طریقہ
2

نمازِ جنازہ کا طریقہ
370

قضا نمازوں کا طریقہ
322

مسافر کی نماز
298

نماز کا طریقہ
172

فاتحہ کا طریقہ
472

مدنی وصیت نامہ
454

نمازِ عید کا طریقہ
436

فیضانِ جمعہ
396

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)

SC1286

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
 اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ
 عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما!

اے عظمت اور بزرگی والے!

(مستطرف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)



۱۲ اشوال المکرم ۱۴۲۸ھ

(اول آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: سب سے زیادہ حسرت

قیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۱ ص ۱۳۸ دار الفکر بیروت)

کتاب کے خریدار متوجہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نمایاں خرابی ہو یا صفحات کم ہوں یا باسٹڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

نماز کے احکام (حنفی)

رسائل عطار سید (حصہ اول)

اس مجموعہ میں پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے درج ذیل 12 رسائل ہیں۔

اگر آپ از اول تا آخر مکمل پڑھ لیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل آپ کی بے شمار غلطیاں خود بخود آپ کے سامنے آجائیں گی، معلومات میں اضافہ بھی ہوگا اور علم حاصل کرنے کا ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔
 ان شاء اللہ عزوجل

 <p>فیضان اذان</p> <p>صفحہ 137 تا 170</p>	 <p>غسل کا طریقہ</p> <p>صفحہ 97 تا 132</p>	 <p>وضو اور سائنس</p> <p>صفحہ 65 تا 92</p>	 <p>وضو کا طریقہ</p> <p>صفحہ 1 تا 64</p>
 <p>نماز جنازہ کا طریقہ</p> <p>صفحہ 369 تا 394</p>	 <p>قضا نمازوں کا طریقہ</p> <p>صفحہ 321 تا 368</p>	 <p>مسافر کی نماز</p> <p>صفحہ 297 تا 320</p>	 <p>نماز کا طریقہ</p> <p>صفحہ 171 تا 296</p>
 <p>فاتحہ کا طریقہ</p> <p>صفحہ 471 تا 500</p>	 <p>مدنی وصیت نامہ</p> <p>صفحہ 453 تا 470</p>	 <p>نماز عید کا طریقہ</p> <p>صفحہ 435 تا 452</p>	 <p>فیضانِ جمعہ</p> <p>صفحہ 395 تا 434</p>

نماز کے احکام (حقی)

(رسائل عطار یہ حصہ اول)

اگر آپ اول یا آخر رکعتوں میں کے تو ان نمازوں میں جو آپ کی پٹھان
 قلیوں خود نماز کے سامنے آجائیں گی۔ معلومات میں اضافہ کی جائے
 ظم حاصل کر کے کتاب بھی ہوا ہے۔ ان نمازوں میں جو آپ کی
 شیخ طریقت امیر ملت حضرت علامہ مولانا ابوالحسن علی اسعد
 قادری رضوی صاحب مدظلہ العالی کے درج ذیل (۱۲) مسائل ہیں۔

﴿صفحہ ۶۴۱﴾	وضو کا طریقہ	۱
﴿صفحہ ۶۴۶﴾	وضو اور سانس	۲
﴿صفحہ ۱۳۶﴾	غسل کا طریقہ	۳
﴿صفحہ ۱۷۰﴾	فیضان اذان	۴
﴿صفحہ ۲۹۶﴾	نماز کا طریقہ	۵
﴿صفحہ ۳۲۰﴾	مسافر کی نماز	۶
﴿صفحہ ۳۶۸﴾	قضاء نمازوں کا طریقہ	۷
﴿صفحہ ۳۹۴﴾	نماز جنازہ کا طریقہ	۸
﴿صفحہ ۴۳۴﴾	فیضان جمعہ	۹
﴿صفحہ ۴۴۲﴾	نماز عید کا طریقہ	۱۰
﴿صفحہ ۴۷۰﴾	مدنی وصیت نامہ	۱۱
﴿صفحہ ۵۰۰﴾	فاتحہ کا طریقہ	۱۲

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نام کتاب : نماز کے احکام (حنفی)

مؤلف : شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پہلی اشاعت : 2004ء

تاریخ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۰ھ، جون 2009ء، تعداد: 21000 (اکیس ہزار)

تاریخ اشاعت : محرم الحرام ۱۴۳۱ھ، جنوری 2010ء، تعداد: 61000 (اکٹھ ہزار)

تاریخ اشاعت : محرم الحرام ۱۴۳۲ھ، جنوری 2011ء، تعداد: 28000 (اٹھائیس ہزار)

تاریخ اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ، جولائی 2011ء، تعداد: 25000 (پچیس ہزار)

تاریخ اشاعت : صفر المظفر ۱۴۳۳ھ، جنوری 2012ء، تعداد: 70000 (ستر ہزار)

تاریخ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۴ھ، اپریل 2013ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

تاریخ اشاعت : ذوالقعدہ ۱۴۳۴ھ، ستمبر 2013ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

تاریخ اشاعت : جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ، اپریل 2014ء، تعداد: 30000 (تیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مَدَنی التَّجَاہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

نماز کے احکام (حنفی) رسائل عطاریہ

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۸	گھٹی کرنے کی حکمتیں	۳۴	گھٹا چھو جائے تو!		وضو کا طریقہ
۷۹	ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں	۳۵	سونے سے غلوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی بیان	۲	عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عشق رسول
۸۰	چہرہ دھونے کی حکمتیں	۳۸	مساجد کے وضو خانے	۴	گناہ چھڑانے کی حکایت
۸۲	اندھا پین سے تحفظ	۳۸	گھر میں وضو خانہ بنوائے	۶	با وضو سونے کی فضیلت
۸۳	گھبھیاں دھونے کی حکمتیں	۳۹	وضو خانہ بنوانے کا طریقہ	۶	با وضو مرنے والا شہید ہے
۸۴	مسح کی حکمتیں	۴۰	وضو خانے کے ۱۰ آمدنی پھول	۷	مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ
۸۴	پاگلوں کا ڈاکٹر	۴۳	جن کا وضو نہ رہتا ہوا ان کیلئے ۶ احکام	۷	با وضو رہنے کے سات فضائل
۸۶	پاؤں دھونے کی حکمتیں	۴۷	سات مختصر قات	۸	ذمنا ثواب
۸۷	وضو کا بچا ہوا پانی	۴۸	وضو میں پانی کا اسراف	۸	وضو کا طریقہ (حنفی)
۸۷	انسان چاند پر	۴۸	جاری نہر پر بھی اسراف	۱۳	جنت کے افضل درجے کُل جلتے ہیں
۸۹	نور کا کھلونا	۴۹	اعلیٰ حضرت کا فتویٰ	۱۴	وضو کے بعد سورہ قدر پڑھنے کے فضائل
۹۱	مُحْرَہ شش القمر	۵۰	مفتی احمد یار خان کی تفسیر	۱۴	نظر کبھی کمزور نہ ہو
۹۳	صرف اللہ عزوجل کیلئے	۵۱	اسراف شیطان کا کام ہے	۱۴	وضو کے چار فرائض
۹۴	باطنی وضو	۵۳	عملی طور پر وضو کیلئے	۱۵	دھونے کی تعریف
۹۵	سخت سانس کی تحقیق کی محتاج نہیں	۵۴	مسجد اور مدرسے کے پانی کا اسراف	۱۵	وضو کی ۱۲ سنتیں
	غسل کا طریقہ	۵۶	اسراف سے بچنے کی تدابیر	۱۶	وضو کے ۲۶ مستحبات
۹۸	دُرود شریف کی فضیلت	۶۰	اسراف سے بچنے کے لئے ۳۳ آمدنی پھول	۲۰	وضو کے ۱۵ مکروہات
۹۸	انوکھی سزا		وضو اور سانس	۲۱	مستعمل پانی کا اہم مسئلہ
۱۰۰	غسل کا طریقہ (حنفی)	۶۷	وضو کی حکمت کے سبب قبول اسلام	۲۲	پان کھانے والے متوجہ ہو
۱۰۱	غسل کے تین فرائض	۶۸	مغربی جرمنی کا پسمینار	۲۶	زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے ۱۵ احکام
۱۰۲	(۱) گھٹی کرنا	۶۹	وضو اور ہائی بلڈ پریشر	۲۷	اکشن لگانے سے غلوٹنے کا نہیں؟
۱۰۳	(۲) ناک میں پانی چڑھانا	۶۹	وضو اور فالج	۲۸	دکھتی آنکھ کے آنسو
۱۰۴	(۳) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا	۷۰	مسواک کا قد زردان	۲۹	چھالا اور بھڑیا
۱۰۴	مرد و عورت دونوں کیلئے غسل کی	۷۲	قوت حافظہ کیلئے	۳۰	تے سے کب وضو ٹوٹتا ہے
	۲۱ احتیاطیں	۷۲	مسواک کے بل میں تین لمبے لمبے	۳۰	بہنے کے احکام
۱۰۶	مستورات کیلئے ۱۶ احتیاطیں	۷۳	منہ کے چھالے کا علاج	۳۱	کیا برتن دیکھنے سے غلوٹ جاتا ہے؟
۱۰۶	زخم کی دہی	۷۳	ٹوتھ برش کے نقصانات	۳۲	غسل کا وضو کافی ہے
۱۰۷	غسل فرض ہونے کے ۱۵ اسباب	۷۴	کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟	۳۲	تھوک میں خون
۱۰۸	نفاس کی ضروری وضاحت	۷۵	۳۳ آمدنی پھول	۳۳	دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور تے
۱۰۹	۵ ضروری احکام	۷۷	ہاتھ دھونے کی حکمتیں	۳۳	وضو میں شک آنے کے ۱۵ احکام

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۹	خُروف کی صحیح ادائیگی ضروری ہے	۱۴۰	مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں	۱۱۱	مُثت زنی کا عذاب
۲۱۰	خبردار خبردار! خبردار!	۱۴۱	اذان کے جواب کی فضیلت	۱۱۲	بہتے پانی میں غسل کا طریقہ
۲۱۱	مدرسۃ المدینہ	۱۴۱	3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے	۱۱۳	فوارہ جاری پانی کے حکم میں ہے
۲۱۵	کارپیٹ کے نقصانات	۱۴۳	اذان کا جواب دینے والا سختی ہو گیا	۱۱۳	فوارے کی احتیاطیں
۲۱۵	ناپاک کارپٹ پاک کرنے کا طریقہ	۱۴۴	اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ	۱۱۴	W.C. کا رخ درست کیجئے
۲۱۷	نماز کے تقریباً 30 واجبات	۱۴۷	اذان کے 14 مدنی پھول	۱۱۵	کب کب غسل کرنا سنت ہے
۱۲۱	نماز کی تقریباً 96 سنتیں	۱۵۱	اذان کے 9 مدنی پھول	۱۱۵	کب کب غسل کرنا مستحب ہے
۲۲۱	تکبیرِ شکرِ یمہ کی سنتیں	۱۵۳	اقامت کے 7 مدنی پھول	۱۱۶	ایک غسل میں مختلف نیتیں
۲۲۲	قیام کی سنتیں	۱۵۵	اذان دینے کے 11 مستحب مواقع	۱۱۶	بارش میں غسل
۲۲۴	رکوع کی سنتیں	۱۵۵	مسجد میں اذان دینا خلاف سنت ہے	۱۱۷	تنگ لباس و لکی طرف نظر کرنا کیسا؟
۲۲۵	قومہ کی سنتیں	۱۵۷	سوشہیدوں کا ثواب کمائیے	۱۱۷	تنگے نہاتے وقت خوب احتیاط
۲۲۶	سجدے کی سنتیں	۱۶۴	اذان	۱۱۸	غسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟
۲۲۷	جلسہ کی سنتیں	۱۶۵	اذان کی دعاء	۱۱۸	بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط
۲۲۸	دوسری رکعت کیلئے اٹھنے کی سنتیں	۱۶۶	ایمان مفصل / ایمان مجمل	۱۱۹	بال کی گرہ
۲۲۸	قعدہ کی سنتیں	۱۶۷	شش ۶ کلمے	۱۱۹	قرآن پاک پڑھنے یا پڑھنے کے 10 آداب
۲۳۰	سلام پھیرنے کی سنتیں		نماز کا طریقہ	۱۲۲	بے وضو دینی کتابیں پھونانا
۲۳۱	سلام پھیرنے کے بعد سنتیں	۱۷۲	دُرود شریف کی فضیلت	۱۲۳	ناپاکی کی حالت میں دُرود شریف پڑھنا
۲۳۲	سُنبتِ بعدیہ کی سنتیں	۱۷۴	قیامت کا سب سے پہلا سوال	۱۲۳	انگلی میں INK کی بیجھی ہوئی ہو تو؟
۲۳۳	سنتوں کا ایک اہم مسئلہ	۱۷۴	نماز کی کیلئے نور	۱۲۴	بچہ کب بالغ ہوتا ہے
۲۳۴	اسلامی بہنوں کیلئے دس سنتیں	۱۷۵	کس کا کس کے ساتھ حشر ہوگا!	۱۲۴	کتابیں رکھنے کی ترتیب
۲۳۵	نماز کے تقریباً 14 مستحبات	۱۷۶	شدید زخمی حالت میں نماز	۱۲۵	اوراق میں پڑ یا باندھنا
۲۳۷	عمر بن عبدالعزیز کا عمل	۱۷۶	نماز پر نور یا تاریکی کے اسباب	۱۲۵	مُصلے پر کعبۃ اللہ شریف کی تصویر
۲۳۷	گرد آلود پیشانی کی فضیلت	۱۷۸	بُرے خاتمے کا ایک سبب	۱۲۶	دوسوں کا ایک سبب
۲۳۹	نماز توڑنے والی 29 باتیں	۱۷۹	نماز کا چور	۱۲۶	تیمم کے فرائض
۲۴۰	نماز میں رونا	۱۷۹	چور کی دو قسمیں	۱۲۷	تیمم کی 10 سنتیں
۲۴۰	نماز میں کھانسا	۱۸۱	نماز کا طریقہ (حنفی)	۱۲۸	تیمم کا طریقہ (حنفی)
۲۴۱	دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا	۱۹۱	اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق	۱۲۹	تیمم کے 25 مدنی پھول
۲۴۲	عمل کثیر کی تعریف	۱۹۲	دونوں متوجہ ہوں!	۱۳۵	مدنی مشورہ
۲۴۳	دورانِ نماز لباس پہننا	۱۹۳	نماز کی 6 شرائط		فیضانِ اذان
۲۴۳	نماز میں کچھ نگلنا	۱۹۷	تین اوقاتِ مکروہہ	۱۳۹	قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے
۲۴۴	دورانِ نماز قبلہ سے انحراف	۱۹۸	دورانِ نماز مکروہ وقت داخل ہو جائے تو	۱۳۹	موتی کے گنبد
۲۴۵	نماز میں سانپ مارنا	۲۰۱	نماز کے 7 فرائض	۱۴۰	گزشتہ گناہ معاف

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۵	کیا مسافر کو سستیوں سے معاف ہیں؟	۲۸۴	خبردار! ہوشیار!	۲۴۵	نماز میں کھجانا
۳۱۵	نماز کے چار حروف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں نفل کے 4 منڈنی پھول	۲۸۵	سجدہ تلاوت کا طریقہ	۲۴۶	اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں
۳۱۷	مسافر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو۔۔۔۔۔؟	۲۸۵	سجدہ شکر کا بیان	۲۴۷	نماز کے 33 مکروحات تخریمہ
۳۱۸	سفر میں قضا نمازیں	۲۸۶	نماز کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے	۲۴۷	کندھوں پر چادر لٹکانا
۳۱۹	حفظ بھلا دینے کا عذاب	۲۸۷	نماز کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 احکام	۲۴۸	طبعی حاجت کی ہدایت
	قضا نمازوں کا طریقہ		مسافر کی نماز	۲۴۹	نماز میں کنکریاں پھینکانا
۳۲۲	دُروہ شریف کی فضیلت	۲۹۸	دُروہ شریف کی فضیلت	۲۴۹	انگلیاں چٹکانا
۳۲۳	قضا کرنے والوں کی خرابی	۳۰۱	شرعی سفر کی مسافت	۲۵۱	کمر پر ہاتھ رکھنا
۳۲۴	سر کھینچنے کی سزا	۳۰۱	مسافر کب ہوگا؟	۲۵۲	آسمان کی طرف دیکھنا
۳۲۵	قبر میں آگ کے شعلے	۳۰۲	آبادی ختم ہونے کا مطلب	۲۵۲	نماز کی طرف دیکھنا
۳۲۶	اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو	۳۰۲	فنائین شہر کی تعریف	۲۵۳	گدھے جیسا منہ
۳۲۷	مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟	۳۰۳	مسافر بننے کیلئے شرط	۲۵۸	نماز اور تصاویر
۳۲۸	رات کے آخری حصہ میں سونا	۳۰۳	وطن کی قسمیں	۲۵۹	نماز کے 32 مکروہات تخریمہ
۳۲۹	رات دیر تک جاگنا	۳۰۴	وطن اقامت باطل ہونے کی صورتیں	۲۶۳	ہفت آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟
۳۳۰	ادا قضا اور وجوب الاعداد کی تعریف	۳۰۴	سفر کے دور راستے	۲۶۴	ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے
۳۳۱	توبہ کے تین رکن ہیں	۳۰۵	مسافر کب تک مسافر ہے	۲۶۵	امامت کا بیان
۳۳۲	سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے	۳۰۵	سفرنا جائز ہو تو؟	۲۶۶	اقتداء کی 13 شرائط
۳۳۲	فجر کا وقت ہو گیا اٹھو!	۳۰۶	سیٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر	۲۶۷	اقامت کے بعد امام صاحب اعلان کریں
۳۳۴	حقوق عائدہ کے احساس کی حکایت	۳۰۷	کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!	۲۶۷	جماعت کا بیان
۳۳۵	جلد سے جلد قضا کر لیجئے	۳۰۷	عورت کے سفر کا مسئلہ	۲۶۸	شرک جماعت کے 20 اُفکار
۳۳۶	بُھپ کر قضا کیجئے	۳۰۸	عورت کا سُسرال اور میرا	۲۶۹	کُفر پر خاتمے کا خوف
۳۳۶	نُجود الذواع میں قضائے عمری	۳۰۸	عرب ملک میں بیزار پڑنے والوں کا مسئلہ	۲۷۳	نماز وتر کے 9 منڈنی پھول
۳۳۷	عمر بھری قضا کا حساب	۳۱۰	زائرِ مدینہ کیلئے ضروری مسئلہ	۲۷۴	دعائے قنوت
۳۳۸	قضا کرنے میں ترتیب	۳۱۱	عمر کے ویزہ پر حج کیلئے رکنا کیسا؟	۲۷۶	سجدہ سہو کا بیان
۳۳۸	قضائے عمری کا طریقہ (حنفی)	۳۱۲	قنصر واجب ہے	۲۷۸	نہایت اہم مسئلہ
۳۳۹	نماز قصر کی قضا	۳۱۳	قنصر کے بدلے چار کی نیت	۲۷۹	حکایت
۳۴۰	زمانہ واردہ اور نماز کی نیت	۳۱۴	باندھ لی تو۔۔۔؟	۲۸۰	سجدہ سہو کا طریقہ
۳۴۰	بچہ کی پیدائش کے وقت نماز	۳۱۴	مسافر امام اور مقیم مقتدی	۲۸۱	سجدہ سہو کرنا بھول جائے تو۔۔
۳۴۱	عمر بھری نمازیں دوبارہ پڑھنا	۳۱۴	مقیم مقتدی اور بقیہ دور کعتیں	۲۸۱	سجدہ تلاوت اور شیطان کی شامت
				۲۸۲	ان شاء اللہ عزوجل ہر مرد پوری ہو
				۲۸۲	سجدہ تلاوت کے 8 منڈنی پھول

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	لکھتے ہیں	۳۸۱	نماز جنازہ میں دو رکن اور تین سنتیں ہیں	۳۴۲	قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟
۴۰۵	پہلی صدی میں جمعہ کا جذبہ	۳۸۱	نماز جنازہ کا طریقہ (حنفی)	۳۴۲	نوافل کی جگہ قضا نے عمری پڑھنے
۴۰۶	غریبوں کا حج	۳۸۳	بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دعاء	۳۴۲	فجر و عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے
۴۰۷	جمعہ کیلئے جلدی نکلنا حج ہے	۳۸۴	نابالغ لڑکے کی دعا	۳۴۳	ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں کیا کرے؟
۴۰۷	حج و عمرہ کا ثواب	۳۸۴	نابالغ لڑکی کی دعا	۳۴۳	فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟
۴۰۸	سب دنوں کا سردار	۳۸۵	جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا	۳۴۴	کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا دلتا ہے؟
۴۰۹	دُعا قبول ہوتی ہے	۳۸۵	غائبانہ نماز جنازہ	۳۴۵	تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے
۴۱۰	عصر و مغرب کے درمیان ڈھونڈو	۳۸۶	چند جنازوں کی اکٹھی نماز کا طریقہ	۳۴۵	نماز کا فدیہ
۴۱۰	صاحب بہار شریعت کا ارشاد	۳۸۶	جنازہ میں کتنی صفیں ہوں	۳۴۷	مرحومہ کے فدیہ کا ایک مسئلہ
۴۱۱	قبولیت کی گھڑی کون سی؟	۳۸۷	جنازہ کی پوری جماعت نہ ملے تو؟	۳۴۸	100 کوڑوں کا حیلہ
۴۱۲	ہر جمعہ کو لیک کر 44 لاکھ انہم سے آرزو	۳۸۷	پاگل یا خودکشی والے کا جنازہ	۳۴۹	کلن چھیننے کا روٹ کب سے ہوا؟
۴۱۳	عذاب قبر سے محفوظ	۳۸۸	مردہ بچے کے احکام	۳۵۰	گائے کے گوشت کا تحفہ
۴۱۳	جمعہ تا جمعہ گناہوں کی معافی	۳۸۸	جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب	۳۵۱	زکوٰۃ کا شرعی حیلہ
۴۱۴	200 سال کی عبادت کا ثواب	۳۸۹	جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ	۳۵۱	100 افراد کو برابر ثواب ملے
۴۱۵	مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں	۳۸۹	بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ	۳۵۳	فقیر کی تعریف
۴۱۵	جمعہ کے پانچ خصوصی اعمال	۳۹۰	نماز جنازہ کے بعد وہیسی کے مسائل	۳۵۳	مسکین کی تعریف
۴۱۶	جنت واجب ہوگی	۳۹۰	کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟	۳۵۵	زکوٰۃ کے حیلے کے بارے میں سوال و جواب
۴۱۷	صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھئے	۳۹۱	کافر کا جنازہ		نماز جنازہ کا طریقہ
۴۱۷	دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب	۳۹۱	نکاح ٹوٹ گیا!	۳۷۱	زُرد و شریف کی فضیلت
۴۱۸	جمعہ کو مل بپس کی قبر پر حاضری کا ثواب	۳۹۳	گفاری کی عیادت مت کرو	۳۷۲	ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت
۴۱۸	قبر والدین پر یاسین شریف		فیضانِ جمعہ	۳۷۲	عقیدت مندوں کی بھی مغفرت کفن چور
۴۱۸	پڑھنے کی فضیلت	۳۹۶	جمعہ کو زُرد و شریف پڑھنے کی فضیلت	۳۷۴	شُرکائے جنازہ کی بخشش
۴۱۹	تین ہزار مغفرتیں	۳۹۹	آقائے پہلا جمعہ کب ادا فرمایا؟	۳۷۵	قبر میں پہلا تحفہ
۴۱۹	روحیں جمع ہوتی ہیں	۴۰۰	جمعہ کے معنی	۳۷۶	جنتی کا جنازہ
۴۲۰	سورۃ الکھف کی فضیلت	۴۰۱	سرکار نے کل کتنے جمعے ادا فرمائے؟	۳۷۷	جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب
۴۲۰	دونوں جمعہ کے درمیان نور	۴۰۱	دل پر مہر	۳۷۷	أحد پہاڑ جتنا ثواب
۴۲۱	کعبہ تک نور	۴۰۲	جمعہ کے عمامہ کی فضیلت	۳۷۸	نماز جنازہ باعثِ عبرت ہے
۴۲۱	سورۃ حم اللہ خان کی فضیلت	۴۰۲	شفا داخل ہوتی ہے	۳۷۸	میت کو نہلانے وغیرہ کی فضیلت
۴۲۲	ستر ہزار فرشتوں کا استغفار	۴۰۳	دس دن تک بلاؤں سے حفاظت	۳۸۹	جنازہ دیکھ کر کہئے
۴۲۲	سارے گناہ معاف	۴۰۳	رزق میں تنگی کا سبب	۳۸۰	نماز جنازہ فرض کفایہ ہے
۴۲۳	نماز جمعہ کے بعد	۴۰۴	فرشتے خوش نصیبوں کے نام	۳۸۰	

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۷۴	روزی میں بے برکتی کی وجہ	۴۴۲	عید کی اذہوری جماعت ملی تو؟	۴۲۴	مجلس علم میں شرکت
۴۷۴	جمعہ کو زیارت قبر کی فضیلت	۴۴۳	عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟	۴۲۵	جمعہ فرض ہونے کی اشرانگ
۴۷۵	کفن پھٹ گئے	۴۴۳	عید کے خطبے کے احکام	۴۲۶	جمعہ کی سنتیں
۴۷۵	دعاؤں کی برکت	۴۴۴	عید کی 20 سنتیں اور آداب	۴۲۶	غسل جمعہ کا وقت
۴۷۶	ایصال ثواب کا انتظار	۴۴۶	بقر عید کا ایک مسُحَب	۴۲۷	غسل جمعہ سنت غیر مؤکدہ
۴۷۶	دعائے مغفرت کی فضیلت	۴۴۷	تکمیر تشریح کے 8 مدنی پھول	۴۲۷	خطبہ میں قریب سہن کی فضیلت
۴۷۷	ارہوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ		مدنی وصیت نامہ	۴۲۸	چپ چاپ خطبہ کتنا فرض ہے
۴۷۸	نورانی لباس	۴۵۴	مدینہ منورہ سے 40 چالیس وصیتیں	۴۲۹	خطبہ سننے والا درود شریف نہیں پڑھ سکتا
۴۷۸	نورانی طباق	۴۶۵	وصیت باعث مغفرت	۴۳۰	پہلی اذن ہوتی ہی کاروبار بھی ناجائز
۴۷۹	مردوں کی تعداد کے برابر اجر	۴۶۵	طریقہ تجہیز و تکفین	۴۳۱	خطبہ کے ۷ مدنی پھول
۴۸۰	سورہ اخلاص کا ثواب	۴۶۵	مرد کا مسنون کفن	۴۳۳	جمعہ کی امامت کا اہم مسئلہ
۴۸۰	اُم سعد رضی اللہ عنہا کے لئے کنواں	۴۶۵	عورت کا مسنون کفن		نماز عید کا طریقہ
۴۸۲	ایصال ثواب کے ۷ مدنی پھول	۴۶۵	کفن کی تفصیل	۴۳۶	درود شریف کی فضیلت
۴۸۶	ایصال ثواب کا طریقہ	۴۶۶	غسل میت کا طریقہ	۴۳۷	دل زندہ رہے گا
۴۸۶	ایصال ثواب کا مروجہ طریقہ	۴۶۷	مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ	۴۳۷	جنت واجب ہو جاتی ہے
۴۹۱	علیخبرت رضی اللہ عنہ کا فاتحہ کا طریقہ	۴۶۷	عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ	۴۳۸	نماز عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت
۴۹۲	ایصال ثواب کے لیے دعا کا طریقہ	۴۶۸	بعد نماز جنازہ تدفین	۴۳۸	نماز عید کیلئے آنے جانے کی سنت
۴۹۶	مزار پر حاضری کا طریقہ		فاتحہ کا طریقہ	۴۳۹	نماز عید کا طریقہ
		۴۷۲	مقبول حج کا ثواب	۴۴۰	نماز عید کس پر واجب ہے؟
		۴۷۳	دس حج کا ثواب	۴۴۱	عید کا خطبہ سنت ہے
		۴۷۳	والدین کی طرف سے خیرات	۴۴۱	نماز عید کا وقت

سب سے افضل عمل

سرکارِ تامہ ارحمہ اللہ علیہ ابراہیم ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے جو گفتگو تھے کہ وحی آئی "یہ شخص جو آپ کے ساتھ بات کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے" وہ عصر کا وقت تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ ابراہیم نے اُس صحابی رضی اللہ عنہ کو اس بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ ابراہیم مجھے ایسا عمل بتائیے جو اس وقت میرے لیے زیادہ مناسب ہو، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ ابراہیم نے فرمایا اِسْتَعْلُ بِالْتَّعْلَمِ یعنی علم حاصل کرنے میں مشغول ہو جاؤ۔ تو وہ علم حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور مغرب سے قبل انتقال فرما گئے۔ راوی کا کہنا ہے کہ اگر علم سے افضل کوئی اور چیز ہوتی تو سرکارِ صلی اللہ علیہ ابراہیم اس وقت میں اُسی کے کرنے کا حکم فرماتے۔

(تفسیرِ کبیر)

وُضُو کا طریقہ



- | | | |
|--|----|--|
| • گناہ جھڑنے کی حکایت | 4 | • وضو میں شک آنے کے 5 احکام |
| • مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ | 7 | • سونے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان |
| • نظر کبھی کمزور نہ ہو | 14 | • وضو خانہ بنوانے کا طریقہ |
| • پان کھانے والے متوجہ ہوں | 22 | • جن کا وضو نہ رہتا ہو ان کیلئے 6 احکام |
| • انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟ | 27 | • عملی طور پر وضو کیسے |
| • کیا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ | 31 | • اسراف سے بچنے کے لئے 14 مدنی پھول |

وَرَقِ اللّٰئِ

قُفْلٌ مَدِينَةٍ هـ

الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بـ قـ ع

وضو کا طریقہ (حنفی)

اس رسالے میں ---

نظر کبھی کمزور نہ ہو

گناہ جھڑنے کی حکایت

انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

پان کھانے والے متوجہ ہوں

مصیبتوں سے حفاظت کا نسخہ

ورق ایٹنے ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وضو کا طریقہ (حنفی)

یہ رسالہ اول تا آخر پورا پڑھئے، قوی امکان ہے
کہ آپکی کئی غلطیاں آپکے سامنے آجائیں۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ دُوعالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے، جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی

وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن

اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

عُثْمَانُ غَنِيٌّ كَا عَشِقِ رَسُوْلٍ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ایک مقام پر پہنچ کر

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پانی منگوایا اور وضو کیا پھر یکا یک مسکرانے اور رُفقاء سے فرمانے لگے جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ پھر اس سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی جگہ پر وضو فرمایا تھا اور بعد فراغت مسکرائے تھے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا تھا جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی ”وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ“ یعنی اللہ اور اس کا رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”جب آدمی وضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سر کا مسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے

پاؤں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں“۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وضو کر کے خنداں ہوئے شاہ عثمان

کہا، کیوں تبسم بھلا کر رہا ہوں؟

کسی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

جواب سوال مخالف دیا پھر

مدینہ

فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ

خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ہر ادا اور ہر ہر سنت کو دیوانہ وار اپناتے تھے۔ نیز

اس روایت سے گناہ دھونے کا نسخہ بھی معلوم ہو گیا۔ الحمد للہ غزّوَجَلَّ وَضُو میں

گلی کرنے سے منہ کے ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنے سے ناک کے چہرہ دھونے

سے پلکوں سمیت سارے چہرے کے ہاتھ دھونے سے ہاتھ کیساتھ ساتھ ناخنوں کے

نیچے کے سر (اور کانوں) کا مسح کرنے سے سر کے ساتھ ساتھ کانوں کے اور پاؤں دھونے

سے پاؤں کے ساتھ ساتھ پاؤں کے ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں۔

گناہ جھڑنے کی حکایت

الْحَمْدُ لِلّٰہِ غَزَّوَجَلَّ وَضُو کرنے والے کے گناہ جھڑتے

ہیں، اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت نقل کرتے ہوئے حضرت

علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ التورانی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیدنا امام

اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جامع مسجد کوفہ کے وضو خانہ میں تشریف

ضرمان مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر سے مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو مرتبیں نازل فرماتا ہے۔

لے گئے تو ایک نوجوان کو وضو بناتے ہوئے دیکھا، اس سے وضو (میں استعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کر لے۔ اُس نے فوراً عرض کی، ”میں نے توبہ کی“۔ ایک اور شخص وضو (میں استعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا، ”اے میرے بھائی تو زنا سے توبہ کر لے“۔ اس نے عرض کی ”میں نے توبہ کی“۔ ایک اور شخص وضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا ”شراب نوشی اور گانے باجے سننے سے توبہ کر لے۔ اس نے عرض کی، ”میں نے توبہ کی“۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کشف کے باعث چونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہر ہو جاتے تھے لہذا آپ نے بارگاہِ خداوندی غَزْوَجَلَّ میں اس کشف کے ختم ہو جانے کی دعا مانگی، اللہ غَزْوَجَلَّ نے دعا قبول فرمائی جس سے آپ کو وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آلہ

المیزان الکبری جلد اول ص ۱۳۰ دارالکتب العلمیہ بیروت

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑھو تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

سارا بدن پاک ہو گیا!

دو حدیثوں کا خلاصہ ہے، ”جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا اس کا سر سے پاؤں تک سارا جسم پاک ہو گیا۔ اور جس نے بغیر بسم اللہ کہے وضو کیا اُس کا اتنا ہی بدن پاک ہو گا جتنے پر پانی گزرا۔“ ۱

با وضو سونے کی فضیلت

حدیثِ پاک میں ہے کہ ”با وضو سونے والا روزہ رکھ کر عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔“ ۲

با وضو مرنے والا شہید ہے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ”بیٹا! اگر تم ہمیشہ با وضو رہنے کی استطاعت رکھو تو ایسا ہی کرو کیونکہ مَلِکُ المَوتِ جس بندے کی روح حالتِ وضو میں قبض کرتا ہے اُس کیلئے شہادت لکھ دی جاتی ہے۔“ ۳

مدینہ

۱ سنن دارقطنی ج ۱ ص ۱۵۸-۱۵۹ حدیث ۲۲۸-۲۲۹ ۲ کنز العمال ج ۹ ص ۱۲۳
حدیث ۲۵۹۹۴ ۳ کنز العمال ج ۹ حدیث ۲۶۰۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت -

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ کھانا اور دس مرتبہ شام و روز پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفا ملے گی۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں،
 ’ہمیشہ باؤِ ضور ہنا مُستحب ہے۔‘ ۱

مُصِیْبَتوں سے حفاظت کا نسخہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا، ’اے موسیٰ! اگر بے وضو ہونے کی صورت میں تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرنا۔‘ ۲

’ہمیشہ باؤِ ضور ہنا اسلام کی سُنَّت ہے۔‘ ۳

”احمد رضا“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے ہر وقت باؤِ ضور ہنے کے سات فضائل

میرے آقا امام اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں،
 بعض عارفین (رَجِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن) نے فرمایا، جو ہمیشہ باؤِ ضور ہے اللہ تعالیٰ اُس کو

دینہ

۱ فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۷۰۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور ۲ ایضاً ۳ ایضاً

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سات فضیلتوں سے مُشرّف فرمائے:-

- (۱) ملائکہ اس کی صحبت میں رغبت کریں (۲) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے (۳) اُس کے اعضاء تسبیح کریں (۴) اُس سے تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو (۵) جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے بھیجے کہ جن وانس کے شر سے اُس کی حفاظت کریں (۶) سکراتِ موت اس پر آسان ہو (۷) جب تک با وضو ہو امانِ الٰہی میں رہے۔

دُگنا ثواب

یقیناً سردی، تھکن یا نزلہ، زُکام، دردِ سر اور بیماری میں وضو کرنا دشوار ہوتا ہے مگر پھر بھی کوئی ایسے وقت وضو کرے جبکہ وضو کرنا دشوار ہو تو اس کو حکمِ حدیث دُگنا ثواب ملے گا۔

وضو کا طریقہ (حنفی)

کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مستحب ہے۔

دینہ

۱۔ ایضاً ص ۷۰۲ تا ۷۰۳ ۲۔ مُلخصاً المعجم الاوسط ج ۴ ص ۱۰۶ حدیث ۵۳۶۶ دارالکتب العلمیہ بیروت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں گھومنا اور دھواک لکھنا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

وضو کیلئے نیت کرنا سنت ہے نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت

ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہذا زبان سے اس طرح نیت کیجئے

کہ میں حکمِ الہی غُزَّوَجَلَّ بِجَالَانِے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وضو کر رہا ہوں۔

بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنت ہے۔ بلکہ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیجئے کہ

جب تک با وضو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اب دونوں ہاتھ تین

تین بار پہنچوں تک دھویئے، (تل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی

کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مسواک کیجئے

اور ہر بار مسواک کو دھو لیجئے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

فرماتے ہیں، ”مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی قراءت اور ذکر اللہ

غُزَّوَجَلَّ کیلئے منہ پاک کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔ اب سیدھے ہاتھ کے

تین چلو پانی سے (ہر بار تل بند کر کے) اس طرح تین گلیاں کیجئے کہ ہر بار منہ

دینہ

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

کے ہر پرزے پر پانی بہ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غر غر بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے

ہی ہاتھ کے تین چلو^۳ (اب ہر بار آدھا چلو پانی کافی ہے) سے (ہر بار تل بند کر کے) تین^۳

بار ناک میں نرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک

پانی پہنچائیے، اب (تل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی

انگلی ناک کے سوراخوں میں ڈالئے۔ تین بار سار لچہ^۳ اس طرح دھویئے کہ

جہاں سے عادتا سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے

تک اور ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر

داڑھی ہے اور احرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (تل بند کرنے کے بعد) اس طرح

خلال کیجئے کہ انگلیوں کو گلے کی طرف سے داخل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔

پھر پہلے سیدھا ہاتھ انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت

تین بار دھویئے۔ اسی طرح پھر الٹا ہاتھ دھو لیجئے۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

دھونا مستحب ہے۔ اکثر لوگ چلو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چلو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (بغیر اجازت صحیحہ ایسا کرنا) یہ پانی کا اسراف ہے۔ اب (تل بند کر کے) سر کا مسح

اس طرح کیجئے کہ دونوں انگوٹھوں اور کلمے کی انگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گڈی تک اس طرح لے جائیئے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، پھر گڈی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آئیئے، کلمے کی انگلیاں اور انگوٹھے اس دوران سر پر بالکل مس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی انگلیوں سے کانوں کی اندرونی سطح کا اور انگوٹھوں سے کانوں کی باہری سطح کا مسح کیجئے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر ہو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

اور چھنکلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سوراخوں میں داخل کیجئے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مسح کیجئے، بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مسح کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے بلا وجہ نل گھلا چھوڑ دینا یا ادھورا بند کرنا کہ پانی ٹپکتا رہے گناہ ہے۔ اب پہلے سیدھا پھر الٹا پاؤں ہر بار انگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحب ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ (خلال کے دوران نل بند رکھئے) اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنکلیاں سے سیدھے پاؤں کی چھنکلیاں کا خلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنکلیاں سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنکلیاں پر ختم کر لیجئے۔ (عامہ کتب)

حُجَّةُ الْاِسْلَامِ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”ہر عضو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نہایت (بیہوش) ہو دو پاک وضو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

دھوتے وقت یہ امید کرتا رہے کہ میرے اس عضو کے گناہ نکل رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

وضو کے بعد یہ دعاء بھی پڑھ لیجئے (اول و آخر دُرود شریف)

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ تَرْجَمَهُ : اے اللہ عزوجل! مجھے کثرت سے

وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ۔ توبہ کرنے والوں میں بنا دے اور مجھے پاکیزہ

رہنے والوں میں شامل کر دے۔

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

حدیثِ پاک میں ہے، ”جس نے اچھی طرح وضو کیا اور کلمہ شہادت

پڑھا اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

جس سے چاہے اندر داخل ہو۔

دینہ

۱۔ مُلَخَّصًا أَحْيَاءُ الْعُلُومِ مَرْجَمُ ج ۱ ص ۳۶۶ جامع ترمذی ج ۱ ص ۹

۲۔ مُلَخَّصٌ مِنْ صَحِيحِ مُسْلِمٍ ج ۱ ص ۱۲۲

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

وضو کے بعد سورہ قدر پڑھنے کے فضائل

حدیثِ مبارک میں ہے، ”جو وضو کے بعد ایک مرتبہ سورہ قدر پڑھے تو

وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ

پڑھے گا تو اللہ عزوجل میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔“ ۱۔

نظر کبھی کمزور نہ ہو

جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورہ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھ لیا

کرے ان شاء اللہ عزوجل اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ ۲۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

لفظ، ”اِنَّكَ“ کے چار حروف کی

نسبت سے وضو کے چار فرائض

(۱) چہرہ دھونا (۲) گہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا

دینہ

۱۔ کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۲ حدیث ۲۶۰۸۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲۔ مسائل القرآن ص ۲۹۱

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔

دھونے کی تعریف

کسی عضو (عض۔ وُ) کو دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم از کم دو قطرے پانی بہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چھڑ لینے یا ایک قطرہ بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس طرح وُضو یا غسل ادا ہوگا۔

”کرم یا ربّ العظیمین“ کے چودہ
حروف کی نسبت سے وضو کی 14 سنتیں

”وضو کا طریقہ“ (حنفی) میں بعض سنتوں اور مستحبات کا بیان ہو چکا ہے

اس کی مزید وضاحت ملاحظہ فرمائیے۔ ﴿1﴾ نیت کرنا ﴿2﴾ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا۔

اگر وضو سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیں تو جب تک با وضو رہیں گے

فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ ﴿3﴾ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا

دینہ

۱۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳ ۲۔ مراقب الفلاح مع حاشیة الطحطاوی ص ۵۷ فتاویٰ رضویہ

ج ۱ ص ۱۸۲ رضا فاؤنڈیشن ۳۔ مجمع الزوائد ج ۱ ص ۵۱۳ حدیث ۱۱۱۲ دار الفکر بیروت

قرآن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُور و پاک نہ پڑھے۔

﴿4﴾ تین بار مسواک کرنا ﴿5﴾ تین چلو سے تین بار لگی کرنا ﴿6﴾ روزہ نہ

ہو تو غرغره کرنا ﴿7﴾ تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا ﴿8﴾ داڑھی

ہو تو (احرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اس کا خلال کرنا ﴿9﴾ ہاتھ اور ﴿10﴾

پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ﴿11﴾ پورے سر کا ایک ہی بار مسح کرنا ﴿12﴾

کانوں کا مسح کرنا ﴿13﴾ فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اعضاء میں پہلے

منہ پھر ہاتھ گھنٹیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور ﴿14﴾ پے در پے

وضو کرنا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عضو دھولینا۔

”یا رسول اللہ ترے در کی فضاؤں کو سلام“ کے انتیس

حروف کی نسبت سے وضو کے 29 مستحبات

﴿1﴾ قبلہ رو ﴿2﴾ اونچی جگہ ﴿3﴾ بیٹھنا ﴿4﴾ پانی بہاتے وقت

اعضاء پر ہاتھ پھیرنا ﴿5﴾ اطمینان سے وضو کرنا ﴿6﴾ اعضاء وضو پر پہلے

دینہ

الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۵۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

- پانی چھڑ لینا خصوصاً سردیوں میں ﴿7﴾ وضو کرنے میں بغیر ضرورت کسی سے مدد نہ لینا ﴿8﴾ سیدھے ہاتھ سے گئی کرنا ﴿9﴾ سیدھے ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھانا ﴿10﴾ اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا ﴿11﴾ اُلٹے ہاتھ کی چھنکلیا ناک میں ڈالنا ﴿12﴾ انگلیوں کی پشت سے گردن کی پشت کا مسح کرنا ﴿13﴾ کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی ہوئی چھنکلیاں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرنا ﴿14﴾ انگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو اور یہ یقین ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ گیا ہے اگر سخت ہو تو حرکت دیکر انگوٹھی کے نیچے پانی بہانا فرض ہے۔ ﴿15﴾ معذور شرعی (اس کے تفصیلی احکام اسی رسالے کے صفحہ 42 تا 45 پر ملاحظہ فرمائیے) نہ ہو تو نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی وضو کر لینا ﴿16﴾ جو کامل طور پر وضو کرتا ہے یعنی جس کی کوئی جگہ پانی بہنے سے نہ رہ جاتی ہو اُس کا گُوؤں (یعنی ناک کی طرف آنکھوں کے کونے) ٹخنوں، ایڑیوں، تلووں،

دینہ

۱ خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۳

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے ذُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کونچوں (ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے) گھائیوں (انگلیوں کے درمیان والی جگہ)، اور گہنیوں کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا اور بے خیالی کرنے والوں کے لئے تو فرض ہے کہ ان جگہوں کا خاص خیال رکھیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ جگہیں خشک رہ جاتی ہیں اور یہ بے خیالی ہی کا نتیجہ ہے ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔ ﴿17﴾ وضو کا لوٹا اُلٹی طرف رکھے اگر طشت یا پتیلی وغیرہ سے وضو کریں تو سیدھی جانب رکھے ﴿18﴾ چہرہ دھوتے وقت پیشانی پر اس طرح پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا کچھ حصہ بھی دھل جائے ﴿19﴾ چہرے اور ﴿20﴾ ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً ہاتھ گہنی سے اوپر آدھے بازو تک اور پاؤں ٹخنوں سے اوپر آدھی پنڈلی تک دھونا ﴿21﴾ دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا ﴿22﴾ ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا ﴿23﴾ ہر عضو دھونے کے بعد اس پر

دینہ

۱۔ بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

ہاتھ پھیر کر یونڈیں ٹپکا دینا تا کہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصاً جبکہ مسجد میں جانا

ہو کہ فرش مسجد پر وضو کے پانی کے قطرے گرانا مکروہ تحریمی ہے۔ ﴿24﴾ ہر

عَضْوُ کے دھوتے وقت اور مَسْحُ کرتے وقت نیتِ وضو کا حاضر رہنا ﴿25﴾ ابتداء

میں بِسْمِ اللّٰہ کے ساتھ ساتھ دُرُودِ شَرِيفِ اور کَلِمَہ شہادت پڑھ لینا ﴿26﴾

أَعْضَاءِ وَضُو بِلَا ضَرُورَتِ نہ پونچھیں اگر پونچھنا ہو تب بھی بلا ضرورت بالکل

خُشک نہ کریں کچھ تری باقی رکھیں کہ بروز قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی

جائے گی ﴿27﴾ وضو کے بعد ہاتھ نہ جھٹکیں کہ شیطان کا پنکھا ہے۔ ﴿28﴾

بعد وضو میانی (یعنی پا جامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے) پر پانی چھڑا کرنا۔

۳ (پانی چھڑا کتے وقت میانی کو گرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے نیز وضو کرتے وقت بھی

بلکہ ہر وقت میانی کو گرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے) ﴿29﴾

دینہ

۱. خلاصہ از البحر الرائق ج ۲ ص ۵۳۰۔ بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۰ مدینۃ المرشد بریلی

شریف ۱ کنز العمال ج ۹ ص ۱۳۶ حدیث ۶۱۳۳ بیروت ۳ کنز العمال

ج ۹ ص ۱۳۴ حدیث ۲۶۱۰۱ بیروت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا جسے تَحِيَّةُ الْوُضُو كَهْتِے ہیں۔

”با وُضُو رَهْنَا ثَوَابُ هِے“ کے پندَرِه حُرُوفِ كِی نِسْبَت سے وُضُو كِے 15 مَكْرُوِهَات

- (۱) وُضُو كِیے نَا پَا كِ جِگِه پَر بیٹھنا (۲) نَا پَا كِ جِگِه وُضُو كَا پَانِی گَرَانَا (۳) اَعْصَاے وُضُو سے لُوٹے وَغِیْرِه مِیْن قَطْرے پُكَا نَا (منہ دھوتے وَت بھرے ہوئے چُلو مِیْن عُمُو مَآ چِهرے سے پَانِی كِے قَطْرے گرتے ہیں اِس كَا خِیَال رَكھئے) (۴) قِبَلِه كِی طَرَف تھوكِ یَا بِلْغَمِ ذَالنَا یَا كَلْمِی كَرْنَا (۵) زِیَا دَه پَانِی خَرِیج كَرْنَا (حضرت صَدْرُ الشَّرِیْعِه عَلَآ مَه مَوْلِیْنَا مَفْتِی امجد علی صَا حِب رَحْمَه اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْہِ ”بِہَا شَرِیْعَت“ حصہ دُو م صَفْحَه نمبر ۲۳ مدینہ الرشد بریلی شَرِیْف مِیْن فرماتے ہیں: نَا كِ مِیْن پَانِی ذَالتے وَت آدھَا چُلو كَانِی هِے تَوَاب پُورَا چُلو لِیْنَا اِسْرَافِ هِے) (۶) اِتْنَا كَم پَانِی خَرِیج كَرْنَا كِه سُنْت اِدَانِه هُو (بہر حال تُو نُوٹِی نَه اتنی زِیَا دَه كھولِیْس كِه پَانِی حَاجَت سے زِیَا دَه گَرے نَه اتنی كھولِیْس كِه سُنْت بھِی اِدَانِه هُو بَلْ كِه مُتَوَسِّطِ هُو)۔ (۷) مَنہ پَر پَانِی مَارْنَا (۸) مَنہ پَر پَانِی ذَالتے وَت پُھونْكْنَا (۹) اِیْكِ ہَاتھ

دینہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم مسلمان (میں) ہو، تو ہر روز دو پاک پڑھو، تو تم پر بھی پڑھو، بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سے منہ دھونا کہ رَوَافِضُ اور ہندوؤں کا شِعار ہے (۱۰) گلے کا مَسْحُ کرنا (۱۱) اُلٹے ہاتھ سے کُلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا (۱۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۳) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مَسْحُ کرنا (۱۴) دھوپ کے گرم پانی سے وُضُو کرنا (۱۵) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ گیا تو وُضُو ہی نہ ہوگا۔ وُضُو کی ہر سنت کا ترک مکروہ ہے اسی طرح ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

مُسْتَعْمَلِ پانی کا اہم مسئلہ

اگر بے وُضُو شخص کا ہاتھ یا انگلی کا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضُو

میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر دہ دہ (یعنی سوا ہاتھ) پچیس گزاد سو پچیس

ٹٹ، سے کم پانی (مثلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی

مُسْتَعْمَلِ (یعنی استعمال شدہ) ہو گیا اور اب وُضُو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح

جس پر غسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے ڈھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ

دینہ

بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف

فتاویٰ مصطفویہ

ص ۱۳۹ شبیر برادرز لاہور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں اگر دھلا ہاتھ یا دھلے ہوئے بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو خرچ نہیں۔ (مُسْتَعْمَلِ پانی اور وضو و غسل کے تفصیلی احکام سیکھنے کیلئے

بہارِ شریعت حصہ ۲ کا مطالعہ فرمائیے)

پان کھانے والے متوجہ ہوں

میں آقا علی حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت،

عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامی سنت، ماجی

بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیر و برکت، حضرت علامہ

مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت سے عادی ٹھوساً جبکہ دانتوں میں فہسا (گیپ)

ہو تو تجربہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک ریزے اور پان کے بہت چھوٹے

چھوٹے ٹکڑے اس طرح منہ کے اطراف و اکناف میں جاگیر ہوتے ہیں (یعنی

دینہ

بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۸

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ^{۱۲} گلیاں بھی اُن کے تَصْفِیَہ تام (یعنی مکمل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سو اگلیوں کے کہ پانی منافذ (یعنی سوراخوں) میں داخل ہوتا اور جنبشیں دینے (یعنی ہلانے) سے جمے ہوئے باریک ذروں کو بندرتج چھڑا چھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تحدید (حد بندی) نہیں ہو سکتی اور یہ کامل تَصْفِیہ (یعنی مکمل صفائی) بھی بہت مؤکد (یعنی اس کی سخت تاکید) ہے متعَدِّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز کو کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اُس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

هُوَ رَاکَرَم، نُوْرٍ مُجَسَّم، شَاہِ بَنی آدَم، رَسُوْلِ مُحْتَشَمِ صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مسواک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑھو تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

کر لے کیونکہ جب وہ اپنی نماز میں قراءت (قرائت) کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔^۱ اور طبرانی نے کبیر میں حضرت سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فرشتوں پر اس سے زیادہ کوئی چیز گرا نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کو نماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے ریزے پھنسے ہوں۔^۲

تصوف کا عظیم مدنی نسخہ

حُجَّةُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”وضو سے فراغت کے بعد جب آپ نماز کی طرف متوجہ ہوں اُس وقت یہ تصور کیجئے کہ جن طاہری اعضاء پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے وہ تو بظاہر طاہر (یعنی پاک) ہو چکے مگر

دینہ

^۱ کنز العمال ج ۹ ص ۳۱۹ ^۲ معجم الکبیر ج ۴ ص ۱۷۷۔ فتاویٰ رضویہ ج اول

ص ۶۲۴ تا ۶۲۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء (لاہور)۔

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ صبح اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

دل کو پاک کئے بغیر بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں مناجات کرنا حیا کے خلاف ہے کیوں

کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دلوں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ مزید فرماتے ہیں، ظاہری وضو کر لینے

والے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دل کی طہارت (یعنی صفائی) تو بہ کرنے اور

گناہوں کو چھوڑنے اور عمدہ اخلاق اپنانے سے ہوتی ہے۔ جو شخص دل کو گناہوں

کی آلودگیوں سے پاک نہیں کرتا فقط ظاہری طہارت (یعنی صفائی) اور زیب و زینت

پر اکتفاء کرتا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بادشاہ کو مدعو کرتا ہے اور اپنے

گھربار کو باہر سے خوب چمکاتا ہے اور رنگ و روغن کرتا ہے مگر مکان کے اندرونی حصے

کی صفائی پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ چنانچہ جب بادشاہ اُس کے مکان کے اندر آ کر

گندگیاں دیکھے گا تو وہ ناراض ہوگا یا راضی، یہ ہر ذی شعور خود سمجھ سکتا ہے۔

دینہ

۱۔ ملخص از: احیاء العلوم جلد اول صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ دارصادر بیروت

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و دپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

”صَبْرُكَر“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے ۵ احکام

(۱) خون، پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اسکے بہنے میں

ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس جگہ کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا

رہا۔ (۲) خون اگر چمکایا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ

لگ جاتا ہے اور خون اُبھریا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے

دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز مثلاً سب وغیرہ کا اس پر خون کا اثر ظاہر ہو یا ناک

میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وضو نہیں

ٹوٹا۔ (۳) اگر بہا مگر بہ کر ایسی جگہ نہیں آیا جس کا غسل یا وضو میں دھونا فرض

ہو مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا پیپ یا خون کان کے

دینہ

الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶ ۲ ملخص از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضا

فاؤنڈیشن لاہور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں گھوم پھا تو پاک کھاتا جب تک ہر اہم اس کتاب میں گھما ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سوراخوں کے اندر ہی رہا باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو نہ ٹوٹا۔ (۴) زخم بے

شک بڑا ہے رطوبت چمک رہی ہے مگر جب تک بہے گی نہیں وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۲

(۵) زخم کا خون بار بار پونچھتے رہے کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کر لیجئے کہ اگر

اتنا خون پونچھ لیا ہے کہ اگر نہ پونچھتے تو بہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا نہیں تو نہیں۔ ۳

انجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

(۱) گوشت میں انجکشن لگانے میں صرف اسی صورت میں وضو ٹوٹے

گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے (۲) جب کہ انس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر

کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہذا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳) اسی طرح گلوکوز وغیرہ کی ڈریپ انس میں لگوانے سے وضو ٹوٹ جائیگا کیوں

کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نکلی میں آ جاتا ہے۔ ہاں اگر بالفرض بہنے کی مقدار

دینہ

۱۔ مُنْخَصُ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۸۰ رضا فاؤنڈیشن لاہور ۲۔ ایضاً ۳۔ ایضاً

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

میں خون نلکی میں نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا (۴) سرنج کے ذریعے ٹیسٹ کرنے کے لئے خون نکالنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے اسی لئے یہ خون پیشاب کی طرح ناپاک بھی ہوتا ہے اس خون سے بھری ہوئی شیشی جیب میں رکھ کر نماز نہ پڑھئے۔

دکھتی آنکھ کے آنسو

(۱) آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وضو بھی توڑ دیگا۔ افسوس اکثر لوگ اس مسئلہ (مسئلہ - ۱ - ۲ - ۳) سے ناواقف ہوتے ہیں اور دکھتی آنکھ سے بوجہ مرض بہنے والے آنسو کو اور آنسوؤں کی مانند سمجھ کر آستین یا کرتے کے دامن وغیرہ سے پونچھ کر کپڑے ناپاک کر ڈالتے ہیں۔ (۲) نابینا کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہ مرض نکلتی ہے وہ ناپاک ہے اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے (۳) جو رطوبت انسانی بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ ناپاک

دینہ

۱ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۴ ۲ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۴

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ بنتا ہے۔

نہیں۔ ۱۔ مثلاً خون یا پیپ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منہ بھر نہ ہو پاک ہے۔

چھالا اور پھڑیا

(۱) چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا اور نہ نہیں۔ ۲۔

(۲) پھڑ یا بالکل اچھی ہو گئی اس کی مُردہ کھال باقی ہے جس میں اوپر منہ اور اندر

خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا اور دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہے ۳۔

ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ

پانی بھی ناپاک ہے۔ ۴۔ (۳) خارش یا پھڑیوں میں اگر بہنے والی رطوبت نہ ہو

صرف چپک ہو اور کپڑا اس سے بار بار چھو کر چاہے کتنا ہی سن جائے پاک ہے۔ ۵۔

(۴) ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وضو نہ ٹوٹا، اُنسب (یعنی زیادہ

مناسب) یہ ہے کہ وضو کرے۔ ۶۔

دینہ

۱۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰ ۲۔ فتح القدیر ج ۱ ص ۳۴

۳۔ خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۷ ۴۔ فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۳۵۶ رضا

فاؤنڈیشن ۵۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۱ ص ۲۸۰ ۶۔ ایضاً ص ۲۸۱

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

قے سے کب وضو ٹوٹتا ہے

منہ بھر قے کھانے، پانی یا صُفرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی

وضو توڑ دیتی ہے۔ جو قے تَکَلُّف کے بغیر نہ روکی جاسکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔

منہ بھر قے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اسکے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور

بدن کو بچانا ضروری ہے۔ ۱۔

ہنسنے کے احکام

(۱) رُکوع و سُجود والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے

ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا

کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔ ۲۔

مُسکرانے میں آواز بالکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں۔ (۲) بالغ

نے نماز جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وضو باقی ہے۔ ۳۔ نماز کے علاوہ

دینہ

۱۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۹ ۲۔ مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی ص ۹۱

ابضاً

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نرطین (مہم اسلام) پر زور دیا کہ پر وضو نہ کرنا، پر بھی پر وضو نہ کرنا، پر بھی پر وضو نہ کرنا، پر بھی پر وضو نہ کرنا۔

قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مستحب ہے۔ ۱۔ ہمارے بیٹھے بیٹھے

آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا لہذا ہمیں بھی کوشش کرنی

چاہیے کہ یہ سنت بھی زندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ بنیں۔ **فرمانِ مصطفیٰ**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: التَّبَسُّمُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْقَهْقَهَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ یعنی مسکرانا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور قہقہہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ۲۔

کیا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

عوام میں مشہور ہے کہ گھٹنا یا ستر کھلنے یا اپنا یا پر اپنا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ

جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ ۳۔ ہاں وضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے لے کر

دونوں گھٹنوں سمیت سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجاء کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے۔ ۴۔

کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رکھنا منع اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

دینہ

۱۔ مرقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۸۴ المعجم الصغیر للطبرانی من اسمہ محمد

جز ۲، ص ۱۰۴ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۵۲ رضا فاؤنڈیشن

۴۔ غنیة المستملی ص ۳۰

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُرد و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

غسل کا وضو کافی ہے

غسل کے لیے جو وضو کیا تھا وہی کافی ہے خواہ برہنہ (ب۔ رۃ۔ نہ) نہائیں۔ اب غسل کے بعد دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر وضو نہ بھی کیا ہو تو غسل کر لینے سے اعضاءِ وضو پر بھی پانی بہ جاتا ہے لہذا وضو بھی ہو گیا، کپڑے تبدیل کرنے سے بھی وضو نہیں جاتا۔

تھوک میں خون

- (۱) منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غلبہ کی شناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے گا اور وضو ٹوٹ جائیگا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زرد ہو تو خون پر تھوک غالب مانا جائے گا لہذا نہ وضو ٹوٹے گا نہ یہ زرد تھوک ناپاک۔
- (۲) منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سُرخ ہو گیا اور لوٹے یا گلاس سے منہ لگا کر گلی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کے لئے پانی لیا تو لوٹا گلاس اور کُل پانی نجس ہو گیا لہذا ایسے موقع پر چلو میں پانی لے کر احتیاط سے کُلی کیجئے اور یہ بھی احتیاط فرمائیے کہ چھینٹے اڑ کر آپکے کپڑوں وغیرہ پر نہ پڑیں۔

دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور قے

(۱) ایک دن کے دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے

جس طرح عام لوگوں کا۔ (۲) دودھ پیتے بچے نے دودھ ڈال دیا اور وہ منہ

بھر ہے تو (یہ بھی پیشاب ہی کی طرح) ناپاک ہے ہاں اگر یہ دودھ معدہ تک نہیں

پہنچا صرف سینے تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ ۲

وضو میں شك آنے کے ۵ احکام

(۱) اگر دورانِ وضو کسی عضو کے دھونے میں شك واقع ہو اور اگر یہ

دینہ

۱ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۵۷۴

۲ بہار شریعت حصہ ۲ ص ۲۹ مدینۃ الرشید بریلی شریف

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ دُردِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لیجئے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی

طرف توجہ نہ دیجئے۔ اگر اسی طرح بعدِ وضو بھی شک پڑے تو اس کا کچھ خیال

مت کیجئے۔ ۱۔ (۲) آپ با وضو تھے اب شک آنے لگا کہ پتا نہیں وضو ہے یا

نہیں، ایسی صورت میں آپ با وضو ہیں کیونکہ صرف شک سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ۲۔

(۳) دوسرے کی صورت میں احتیاطاً وضو کرنا احتیاط نہیں اتباعِ شیطان ہے۔

(۴) یقیناً آپ اُس وقت تک با وضو ہیں جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ

ہو جائے کہ قسم کھا سکیں۔ (۵) یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا ہے مگر یہ

یاد نہیں کون سا عضو تھا تو بایاں (یعنی الٹا) پاؤں دھو لیجئے۔ ۳۔

گتّا چھو جائے تو!

گتّا جسم سے چھو جانے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے چاہے گتے کا

دینہ

الدر المختار معہ ردالمختار ج ۱ ص ۳۰۹ ۲ الدر المختار معہ ردالمختار ج ۱ ص ۳۰۹

الدر المختار معہ ردالمختار ج ۱ ص ۳۰۹

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ صبح اور دو مرتبہ شام و روزِ پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

حکمِ تر ہو۔ اے ہاں کتے کا لعاب ناپاک ہے۔ ۲۔

سونے سے وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کا بیان

نیند سے وضو ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں:۔ (۱) دونوں سرین اچھی طرح

جھے ہوئے نہ ہوں۔ (۲) ایسی حالت پر سویا جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ

ہو۔ جب دونوں شرطیں جمع ہوں یعنی سرین بھی اچھی طرح جھے ہوئے نہ ہوں نیز

ایسی حالت میں سویا ہو جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وضو کو توڑ

دیتی ہے۔ اگر ایک شرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو نہیں ٹوٹتا:۔ (۱) اس طرح بیٹھنا کہ

دونوں سرین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں۔ ﴿کری

رئیل، اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی یہی حکم ہے﴾ (۲) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سرین

دینہ

۱۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۵۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور

۲۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۴۲۵

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سرگھٹنوں پر رکھ لے (۳) چار زانو یعنی پالتی (چوڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چار پائی وغیرہ پر ہو (۴) دو زانو سیدھا بیٹھا ہو (۵) گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زمین رکھ کر سوار ہو (۶) نگلی پیٹھ پر سوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھا ہوا یا راستہ ہموار ہو (۷) تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سرین جیسے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے (۸) کھڑا ہو (۹) زُکوع کی حالت میں ہو (۱۰) سنت کے مطابق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جدا ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا علاوہ نماز، وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی فاسد نہ ہوگی اگرچہ قصدِ اسوئے، البتہ جوڑ کن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضروری ہے اور جاگتے ہوئے شروع کیا پھر نیند آگئی تو جو حصہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہو گیا بقیہ ادا کرنا ہوگا۔

سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:- (۱) اُکڑوں یعنی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑھو تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

پاؤں کے تلووں کے بل اس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں (۲) چت یعنی پیٹھ کے بل لیٹا ہو (۳) پٹ یعنی پیٹ کے بل لیٹا ہو (۴) دائیں یا بائیں کروٹ لیٹا ہو۔ (۵) ایک گھنٹی پر ٹیک لگا کر سو جائے (۶) بیٹھ کر اس طرح سویا کہ ایک کروٹ جھکا ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہوں (۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہو اور جانور پستی کی جانب اتر رہا ہو (۸) پیٹ رانوں پر رکھ کر دو زانو اس طرح بیٹھے سویا کہ دونوں سرین جھے نہ رہیں (۹) چار زانو یعنی چوکڑی مار کر اس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو (۱۰) جس طرح عورت سجدہ کرتی ہے اس طرح سجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیاں چکھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا نماز کے علاوہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قصدِ سویا تو نماز فاسد ہوگئی اور بلا قصد سویا تو وضو ٹوٹ جائے گا مگر نماز باقی ہے۔ بعدِ وضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیہ نماز اسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔

دینہ

۱۔ ماخوذ از فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج ۱ ص ۳۶۵ تا ۳۶۶ رضا فاؤنڈیشن

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

مساجد کے وضو خانے

مسواک کرنے سے بعض اوقات دانتوں میں خون آجاتا ہے اور تھوک بھی سُرخ ہونے کی وجہ سے ناپاک ہو جاتا ہے مگر افسوس کہ احتیاط نہیں کی جاتی۔ مساجد کے وضو خانے بھی اکثر کم گہرے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے سُرخ تھوک والی کٹی کے چھینٹے کپڑوں یا بدن پر پڑتے ہیں، نیز گھر کے حمام کے پختہ فرش پر وضو کرتے وقت اس سے بھی زیادہ چھینٹے پڑتے ہیں۔

گھر میں وضو خانہ بنوائیے

آج کل پین (ہاتھ دھونے کی ٹونڈی) پر کھڑے کھڑے وضو کرنے کا رواج ہے جو کہ خلافِ مستحب ہے۔ افسوس! لوگ آسائشوں بھری بڑی بڑی کوٹھیاں تو بناتے ہیں مگر اس میں وضو خانہ نہیں بنواتے! سنتوں کا در در کھنے والے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں مدنی التجا ہے کہ ہو سکے تو اپنے مکان میں کم از کم ایک ٹونٹی کا وضو خانہ ضرور بنوائیے۔ اس میں یہ احتیاط ضرور رکھئے کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ٹوٹی کی دھار براہِ راست فرش پر گرنے کے بجائے ڈھلوان پر گرے ورنہ دانتوں میں خون وغیرہ آنے کی صورت میں وہی چھینٹے اڑنے کا مسئلہ رہے گا اگر آپ محتاط وضو خانہ بنوانا چاہتے ہیں تو اسی رسالے کے پیچھے دئے ہوئے نقشے سے رہنمائی حاصل کیجئے۔ ڈبلیوسی (W.C.) میں پانی سے استنجا کرنے کی صورت میں عموماً دونوں پاؤں کے ٹخنوں کی طرف چھینٹے آتے ہیں لہذا فراغت کے بعد احتیاطاً پاؤں کے یہ حصے دھولینے چاہئیں۔

وضو خانہ بنوانے کا طریقہ

گھریلو وضو خانہ کی کل مساحت یعنی لمبائی چوڑائی چالیس چالیس انچ، اونچائی زمین سے 16 انچ، اس کے اوپر مزید نو انچ اونچی نشست گاہ جس کا عرض ساڑھے دس انچ اور لمبائی ایک سہرے سے دوسرے سہرے تک یعنی زینہ کی مانند، اس نشست گاہ اور سامنے کی دیوار کا درمیانی فاصلہ 26 انچ، آگے کی طرف اس طرح ڈھلوان (slope) بنوائے کہ نالی ساڑھے تین انچ سے زیادہ نہ ہو،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُڑو پاک پڑھو بے شک تمہارا بچہ دُڑو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

پاؤں رکھنے کی جگہ قدم کی لمبائی کی مقدار سے معمولی زیادہ مثلاً گل ساڑھے گیارہ

انچ ہو، دونوں قدموں کے درمیانی حصے میں مزید اندر کی طرف ساڑھے چار انچ کا

کھانچہ ڈھلوان کی صورت میں زمین تک اس طرح لے جائیے کہ نالی ساڑھے

تین انچ³ سے بڑی نہ ہونے پائے۔ پوری ڈھلوان میں کہیں بھی ابھار نہ رکھا جائے۔

L (ایل) ساخت کا مکسچرنل نالی کی زمین سے 32 انچ اوپر ہو، اس پانی کی دھار

کھانچے والی ڈھلوان (slope) پر پڑے گی اور آپکے لئے دانتوں کے خون

وغیرہ نجاست سے بچنا ان شاء اللہ عزوجل آسان ہو جائے گا۔ معمولی ترمیم

کر کے مساجد میں بھی اسی ترکیب سے وضو خانہ بنوایا جاسکتا ہے۔

”یا رسول اللہ“ کے دس حروف کی

نسبت سے وضو خانے کے 10 مدنی پھول

ممکن ہو تو اسی رسالے کے پیچھے دیئے ہوئے وضو خانہ کے نقشے سے

رہنمائی حاصل کر کے اپنے گھر میں وضو خانہ بنوایئے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قبر اچھا اور ایک قبر اچھا پہاڑ بنا ہے۔

معمار کے دلائل سُنے بغیر دیئے ہوئے نقشے کے مطابق بنے ہوئے گھریلو وضو خانے کے بالائی (یعنی پاؤں رکھنے والے) فرش کی ڈھلوان (slope) دو اینچ رکھئے۔

اگر ایک سے زیادہ ٹل لگوانے ہوں تو ڈونلون کے درمیان 25 اینچ کا فاصلہ رکھئے۔

وضو خانے کی ٹونٹی میں حسب ضرورت پلاسٹک کی نپل لگا لیجئے۔

اگر پائپ دیوار کے باہر سے لگوائیں تو حسب ضرورت نشست گاہ ایک یا دو اینچ مزید دُور کر لیجئے۔

بہتر یہ ہے کہ کچا کام کروا کر ایک آدھ بار اس پر بیٹھ کر یا وضو کر کے اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد چُختہ کروائیے۔

وضو خانے یا حمام وغیرہ کے فرش پر ٹائلز لگوانے ہوں تو کھر دُرے (Slip Resistance Tiles) لگوائیے تاکہ پھسلنے کا خطرہ کم ہو جائے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مسئلہ پتھر یہی ہے کہ وضو خانے پر چار خانے دار ٹائلز (CHECK TILES) لگوائے تاکہ پھسلنے کا امکان ہی نہ رہے۔


مسئلہ اگر چار خانے دار ٹائلز نہ مل سکیں تو پاؤں رکھنے کی جگہ کا بسرا اور اس کے بعد والی ڈھلان کم از کم دو دو انچ پتھریلی اور خوب کھر درمی اور گول بنوائے تاکہ ضرورتاً پاؤں رگڑ کر میل ٹھہرایا جاسکے۔

مسئلہ باورچی خانہ، غسل خانہ، بیٹ الخلاء کا فرش، گھلا صحن، چھت، مسجد کا وضو خانہ اور جہاں جہاں پانی بہانے کی ضرورت پڑتی ہے ان مقامات کے فرش کی ڈھلوان (slope) جو بتائے اُس سے بلا جھجک ڈیڑھ گنا (مثلاً ^{معصا}) وہ دو انچ کہے تو آپ تین انچ) رکھوائے۔ معمار تو یہی کہے گا کہ آپ فکر مت کیجئے ایک قطرہ بھی پانی نہیں رُکے گا اگر آپ اس کی باتوں میں آگئے تو ہو سکتا ہے ڈھلوان برابر نہ بنے لہذا اُس کی بات پر اعتماد نہیں کریں گے تو ان شاء اللہ عزوجل اس کا فائدہ آپ خود ہی دیکھ لیں گے کیوں کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مشاہدہ یہی ہے کہ اکثر فرش وغیرہ پر جگہ جگہ پانی کھڑا رہ جاتا ہے۔

جن کا وضو نہ رہتا ہو ان کیلئے 6 احکام

 قطرہ آنے، پیچھے سے ریح خارج ہونے، زخم بہنے، دکھتی آنکھ سے بوجہ

مرض آنسو بہنے، کان، ناف، پستان سے پانی نکلنے، پھوڑے یا ناسور سے


رطوبت بہنے اور دست آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر کسی کو اس طرح کا

مرض مسلسل جاری رہے اور شروع سے آخر تک پورا ایک وقت گزر گیا

کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ شرعاً معذور ہے۔ ایک وضو

سے اُس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ اسکا وضو اس مرض سے

نہیں ٹوٹے گا۔

 فرض نماز کا وقت جاتے ہی معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور یہ مستحکم اس

صورت میں ہوگا جب معذور کا عذر دورانِ وضو یا بعدِ وضو ظاہر ہو اگر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُزد و دُپاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ایسا نہ ہو اور دوسرا کوئی حَدَث بھی لاجق نہ ہو تو فرض نماز کا وقت جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۱۔ فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عَصْر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج غروب ہوتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ ۲۔

مسئلہ جب عذرِ ثابِت ہو گیا تو جب تک نماز کے ایک پورے وقت میں ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا۔ مثلاً کسی کو سارا وقت قطرہ آتا رہا اور اتنی مہلت ہی نہ ملی کہ وضو کر کے فرض ادا کر لے تو معذور ہو گیا۔ اب دوسرے اوقات میں اتنا موقع مل جاتا ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر ایک آدھ دفعہ قطرہ آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔

دینہ

۱۔ مُنَحَصاً الدر المختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۶ ۲۔ الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۱۶۰

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

ہاں اگر پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ایک بار بھی قطرہ نہ آیا تو معذور نہ

رہا پھر جب کبھی پہلی حالت آئی (یعنی سارا وقت مسلسل مرض ہوا) تو پھر

معذور ہو گیا۔

معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر

دوسری کوئی چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو ریح

خارج ہونے کا مرض ہے قطرہ نکلنے سے اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور

جس کو قطرہ کا مرض ہے اس کا ریح خارج ہونے سے وضو جاتا رہے گا۔

معذور نے کسی حدیث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) کے بعد وضو کیا اور

وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے

بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ گیا (یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب

معذور نے اپنے عذر کے بجائے کسی دوسرے سبب کی وجہ سے وضو کیا ہو اگر اپنے

دینہ

۱ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴۱

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور دے شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

عذر کی وجہ سے وضو کیا تو بعد وضو عذر پائے جانے کی صورت میں وضو نہ ٹوٹے گا)

مثلاً جس کو قطرہ آتا تھا اس کی ریح خارج ہوئی اور اس نے وضو کیا اور

وضو کرتے وقت قطرہ بند تھا اور وضو کرنے کے بعد قطرہ آیا تو وضو ٹوٹ

گیا۔ ہاں اگر وضو کے درمیان قطرہ جاری تھا تو نہ گیا۔ ۱

معذور کو ایسا عذر ہو کہ جس کے سبب کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو اگر

ایک ڈرہم سے زیادہ ناپاک ہو گئے اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ

اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو پاک کر کے نماز پڑھنا

فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی ناپاک ہو

جائے گا تو اب دھونا ضروری نہیں۔ اسی سے پڑھے اگرچہ مُصَلِّی بھی

آلودہ ہو جائے تب بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔ ۲

(معذور کے وضو کے تفصیلی مسائل بہارِ شریعت حصہ ۲ سے معلوم کر لیجئے)

دینہ

۱ الدرالمختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۷ الدرالمختار مع ردالمحتار ج ۱ ص ۵۵۶

فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

عرومان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

سات مُتَفَرِّقات

- (۱) پیشاب، پاخانہ، ودی، مذی، منی، کیڑا یا پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں تو وضو جاتا رہیگا۔ ۱۔ (۲) مرد یا عورت کے پیچھے سے معمولی سی ہوا بھی خارج ہوئی وضو ٹوٹ گیا۔ ۲۔ مرد یا عورت کے آگے سے ہوا خارج ہوئی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۳۔ (۳) بے ہوش ہو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ۴۔ (۴) بعض لوگ کہتے ہیں کہ خنزیر کا نام لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ غلط ہے۔ (۵) دورانِ وضو اگر ریح خارج ہو یا کسی سبب سے وضو ٹوٹ جائے تو نئے سرے سے وضو کر لیجئے پہلے دُھلے ہوئے اعضاء بے دُھلے ہو گئے۔ ۵۔ (۶) قرآنِ پاک یا اس کی کسی آیت کو یا کسی بھی زبان میں قرآنِ پاک کا ترجمہ ہوا سکو بے وضو چھونا حرام ہے۔ ۶۔ (۷) آیت کو بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی بے وضو پڑھنے میں خرچ نہیں۔

مدینہ

۱۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶ ۲۔ ألفا ۳۔ الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۸۶ ۴۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲ ۵۔ ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۵۵ رضا فاؤنڈیشن ۶۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸ -

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُز و پاکی نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

يَا رَبَّ الْمَصْطَفَى عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَمَّيْسِ اسْرَافِ سَ
 آمِينَ بِجَاوِزِ النَّبِيِّ
 بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت با وضو رہنا نصیب فرما۔ الامین صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

وضو میں پانی کا اسراف

آج کل اکثر لوگ وضو میں تیز نل کھول کر بے تحاشہ پانی بہاتے ہیں۔
 حتیٰ کہ بعض تو وضو خانے پر آتے ہی پہلے نل کھولتے ہیں اس کے بعد آستین
 چڑھاتے ہیں اتنی دیر تک معاذ اللہ عَزَّ وَجَلَّ پانی ضائع ہوتا رہتا ہے، اسی طرح
 مسح کے دوران اکثریت نل کھلا چھوڑ دیتی ہے! ہم سب کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈر کر
 اسراف سے بچنا چاہئے، قیامت کے روز ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہوگا۔
 اسراف کی مذمت میں چار احادیث مبارکہ سنئے اور خوفِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ سے
 لرزیئے۔

(۱) جاری نہر پر بھی اسراف

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

پھول غَزُو جَلُّ وِصَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے تو وہ وضو کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا، یہ اِسْرَافِ کیسا؟ عرض کی، کیا وضو میں بھی اِسْرَافِ ہے؟ فرمایا، ”ہاں اگرچہ تم جاری نہر پر ہو“۔

اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

میرے آقا علیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں، حدیث نے نہر جاری میں بھی اِسْرَافِ ثابت فرمایا اور اِسْرَافِ شرع میں مذموم ہی ہو کر آیا ہے۔ آیہ کریمہ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (ترجمہ کنز الایمان: بے شک بے جا خرچنے والے اسے پسند نہیں۔ ب ۸ الانعام ۱۴۱) مُطْلَق ہے تو یہ اِسْرَافِ بھی مذموم و ممنوع ہی ہوگا بلکہ خود اِسْرَافِ فِی الْوُضُوِّ مِیْنِ صِغَةِ نَهْیٍ وَاِیْرَ وَاِیْرَ نَهْیٍ حَقِیْقَۃً مُّفِیْدٌ تَحْرِیْمِ۔ (یعنی وضو میں اِسْرَافِ کی نہی (ممانعت) کا حکم آیا ہے اور حقیقت میں ممانعت کا حکم حرام ہونے کو فائدہ دیتا ہے۔) ۲

۱۔ ابن ماجہ، حدیث ۴۲۵، ج ۱ ص ۲۵۴ دار المعرفہ بیروت ۲۔ فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اول ص ۷۳۱

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زود و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مفتی احمد یار خان کی تفسیر

مفسرِ شہیر حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کے فتویٰ میں پیش کردہ سورۃ الْأَنْعَام کی آیت کریمہ نمبر ۱۴۱ کے تحت

بے جا خرچ (یعنی اسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں، ”نا جائز

جگہ پر خرچ کرنا بھی بے جا خرچ ہے اور سارا مال خیرات کر کے بال بچوں کو فقیر بنا

دینا بھی بے جا خرچ ہے، ضرورت سے زیادہ خرچ بھی بے جا خرچ ہے اسی لئے

أَعْضَاءُ وُضُوکُو (بلا اجازت شرعی) چار بار دھونا اسراف مانا گیا ہے۔“

(۲) اسراف نہ کر

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کرے

محبوب، دانائے غیوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا، ”اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔“

دینہ

۱۔ نور العرفان ص ۲۳۲ ۲۔ ابن ماجہ، حدیث ۴۳۴ ج ۱ ص ۲۵۴ دار المعرفہ بیروت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم سر ملین (مہمہ لہم) پہنؤ زود پاک پر وضو تو مجھ پر بھی پر حرم بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

(۳) اِسْرَافِ شَیْطَانِی کَام ہِے

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وُضُو میں بہت

ساپانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔ ۱۔

(۴) جَنَّتِ کَا سَفِیْدِ مَحَلِّ مَانْگِنَا کِیْسَا؟

حضرت سیدنا عبد اللہ ابنِ مُعَقَّلِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کو اس

طرح دعا مانگتے سنا کہ الہی! میں تجھ سے جنت کا وہی طرف والا سفید محل مانگتا

ہوں۔ تو فرمایا کہ اے میرے بچے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اُس

کی پناہ مانگو۔ میں نے رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اس

اُمت میں وہ قوم ہوگی جو وضو اور دعا میں حد سے تجاوز کیا کرے گی۔ ۲۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مفسر شہیر حضرت مفتی

دینہ

۱۔ کنز العمال رقم الحدیث ۲۶۲۵۵ ج ۹ ص ۱۴۴ ابو داؤد حدیث ۹۶ ج ۱ ص ۶۸ دار
احیاء التراث العربی۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

احمد یار خان علیہ رحمۃ الملتان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، ”دعا میں تجاوز (یعنی حد سے بڑھنا) تو یہ ہے کہ ایسی بات کا تعین کیا جائے جس کی ضرورت نہیں جیسے ان کے صابن زیادہ نے کیا۔ فردوس (جو کہ سب سے اعلیٰ جنت ہے اُس کا) مانگنا بہتر ہے کہ اس میں شخصی تعین نہیں نوعی تقرُّر ہے اس کا حکم دیا گیا ہے وضو میں حد سے بڑھنا دو طرح سے ہو سکتا ہے (تین بار دھونے کے بجائے) تعداد میں زیادتی اور عضو کی حد میں زیادتی جیسے پاؤں گھٹنے تک دھونا اور ہاتھ بغل تک کہ یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔ ۱

بُر اکیا ظلم کیا

ایک اعرابی نے خدمتِ اقدس حضورِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر وضو کے بارے میں پوچھا، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا پھر فرمایا، وضو اس

دینہ

۱۔ مرآة ج اول ص ۲۳۹

فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زُور و دِپاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

طرح ہے، تو جو اس سے زائد کرے یا کم کرے اُس نے بُرا کیا اور ظلم کیا۔ ۱۔

عملی طور پر وضو سیکھنے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک

سے معلوم ہوا کہ سکھانے کیلئے خود عملی طور پر وضو کر کے دوسرے کو دکھانا سنت

سے ثابت ہے۔ مُبلَغین کو چاہئے کہ اس پر عمل کرتے ہوئے بغیر

اسراف کے صرف حسبِ ضرورت پانی بہا کر تین تین بار اعضاء دھو کر وضو کر کے

اسلامی بھائیوں کو دکھائیں۔ ہرگز بلا حاجتِ شرعی کوئی عُضْو چار بار نہ ڈھلے اس

کا خیال رکھا جائے، پھر جو بخوشی اپنی اصلاح کروانا چاہے وہ بھی وضو کر کے مبلغ

کو دکھائے اور اپنی غلطیاں دور کروائے۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت

کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں یہ مَدَنی کام اَحْسَن

طریقے پر ہو سکتا ہے۔ دُرست وضو کرنا ضرور ضرور سیکھ لیجئے۔ صرف ایک

دینہ

۱۔ نسائی ج ۱ ص ۸۸ دارالجمیل بیروت

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

آدھ بار وضو کا طریقہ پڑھ لینے سے صحیح معنوں میں وضو کرنا آجائے یہ بہت مشکل ہے۔ بار بار مشق کرنی ہوگی۔

مسجد اور مدرّسہ کے پانی کا اسراف

مسجد و مدرّسہ وغیرہ کے وضو خانہ میں جو پانی ہوتا ہے وہ ”وقف“ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس کے اور اپنے گھر کے پانی کے احکام میں فرق ہوتا ہے۔ جو لوگ مسجد کے وضو خانے پر بے دردی کے ساتھ پانی بہاتے ہیں بلکہ وضو میں بلا ضرورت فقط غفلت یا جہالت کے سبب تین سے زائد مرتبہ اعضاء دھوتے ہیں وہ اس مبارک فتویٰ پر خوب غور فرمائیں، خوفِ خدا غزو و جل سے لرزیں اور آئندہ کیلئے توبہ کر لیں۔ چنانچہ میں آقا علیہ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامی سنت، ماجھی بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت،

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ کجا اور جس مرتبہ شام و روز پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ
رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اگر وقف پانی سے وضو کیا تو زیادہ خرچ کرنا
بالا اتفاق حرام ہے کیوں کہ اس میں زیادہ خرچ کرنے کی اجازت
نہیں دی گئی اور مدارس کا پانی اسی قسم کا ہوتا ہے جو کہ صرف ان ہی
لوگوں کیلئے وقف ہوتا ہے جو شرعی وضو کرتے ہیں۔“

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! جو اپنے آپ کو اسراف

سے نہیں بچا پاتا اُسے چاہئے کہ مملوکہ (یعنی اپنی ملکیت کے) مثلاً اپنے گھر کے پانی
سے وضو کرے۔ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ذاتی پانی کے اسراف
کی کھلی چھوٹ ہے بلکہ گھر میں خوب مُشَق کر کے شرعی وضو سیکھ لے تا کہ مسجد کے
پانی کا اسراف کر کے حرام کام تکب نہ ہو۔

دینہ

۱۔ فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اول ص ۶۵۸ رضا فاؤنڈیشن

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

”احمد رضا“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے

اعلیٰ حضرت کی طرف سے اِسراف سے بچنے کی 7 تدابیر

مسئلہ بعض لوگ چُلُو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو

گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے۔

مسئلہ ہر چُلُو بھرا ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کام کیلئے لیں اُس کا اندازہ رکھیں

مثلاً ناک میں نرَم بانسے تک پانی چڑھانے کو پورا چُلُو کیا ضرور نصف

(یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھرا چُلُو کُلّی کیلئے بھی درکار نہیں۔

مسئلہ لوٹے کی ٹُونٹی مُتَوَسِّط مُعْتَدِل چاہئے کہ نہ ایسی تنگ کہ پانی بدیر (یعنی

دیر میں) دے نہ فراخ (یعنی کُشادہ) کہ حاجت سے زیادہ گرائے، اس کا

فَرْق یوں معلوم ہو سکتا ہے کہ کٹوروں میں پانی لے کر وضو کیجئے تو بہت

خَرْج ہوگا یونہی فراخ (یعنی کُشادہ ٹُونٹی) سے بہانا زیادہ خَرْج کا باعث

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کتاب میں لکھ دیا کہ تو جب تک میرا ہاتھ کتاب میں لکھا ہے گا نہیں اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہے۔ اگر لوٹا ایسا (یعنی کشادہ ٹونٹی والا) ہو تو احتیاط کرے پوری دھار نہ

گرائے بلکہ باریک۔ (نل کھولنے میں بھی انہیں باتوں کا خیال رکھئے)

اعضاء دھونے سے پہلے اُن پر بھیگا ہاتھ پھیر لے کہ پانی جلد دوڑتا

ہے اور تھوڑا (پانی)، بہت (پانی) کا کام دیتا ہے خصوصاً موسمِ سرما (یعنی

سردیوں) میں اس کی زیادہ حاجت ہے کہ اعضاء میں خشکی ہوتی ہے اور

بہتی دھار بیچ میں جگہ خالی چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ مشاہدہ (یعنی دیکھی

بھالی بات) ہے۔

کلائیوں پر بال ہوں تو تر شواہدیں کہ اُن کا ہونا پانی زیادہ چاہتا ہے

اور مونڈنے سے سخت ہو جاتے ہیں اور تراشنا مشین سے بہتر کہ خوب

صاف کر دیتی ہے اور سب سے احسن و افضل نورہ (ایک طرح کا بال صفا

پاؤڈر) ہے کہ ان اعضاء میں یہی سنت سے ثابت۔ چٹناچہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزدِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزدِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب نوره کا استعمال فرماتے تو سترِ مقدّس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر آڑ و آجِ مُطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن لگا دیتیں۔ اور ایسا نہ کریں تو دھونے سے پہلے پانی سے خوب بھگو لیں کہ سب بال بچھ جائیں ورنہ کھڑے بال کی جڑ میں پانی گزر گیا اور نوک سے نہ بہا تو وضو نہ ہوگا۔

دست و پا (ہاتھ و پاؤں) پر اگر لوٹے سے دھار ڈالیں تو ناخنوں سے

کہنیوں یا (پاؤں کے) گتوں کے اوپر تک عَلیّ الْإِتِّصَالِ (یعنی

مسل) اتاریں کہ ایک بار میں ہر جگہ پر ایک ہی بار گرے پانی جبکہ

گر رہا ہے اور ہاتھ کی روانی (ہل جُل) میں دیر ہوگی تو ایک جگہ پر مکرّر

(یعنی بار بار) گرے گا۔ (اور اس طرح اسراف کی صورت پیدا ہو سکتی ہے)

بعض لوگ یوں ہی کرتے ہیں کہ ناخن سے گہنی تک یا (پاؤں کے) رگٹے

دینہ

ابن ماجہ، حدیث ۳۷۱۵، ج ۴، ص ۲۲۵ دار المعرفہ بیروت

فرومان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

تک بہاتے لائے پھر دوبارہ سہ بارہ کیلئے جو ناخن کی طرف لے گئے تو ہاتھ نہ روکا بلکہ دھار جاری رکھی ایسا نہ کریں کہ تثلیث کے عوض (یعنی تین بار کے عوض) پانچ بار ہو جائے گا بلکہ ہر بار گھنی یا (پاؤں کے) گٹے تک لا کر دھار روک لیں اور رُکا ہوا ہاتھ ناخنوں تک لے جا کر وہاں سے پھر اجراء (پانی بہانا شروع) کریں کہ سنت یہی ہے کہ ناخن سے گھنیوں یا گتوں تک پانی بہے نہ اس کا عکس۔ (یعنی گھنی یا گٹے سے ناخنوں کی طرف پانی بہاتے ہوئے لے جانا سنت نہیں)

قول جامع یہ ہے کہ سلیقے سے کام لیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا، ”سلیقے سے اٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقگی پر تو بہت (سا) بھی کفایت نہیں کرتا۔“

دینہ

از افادات: فتاویٰ رضویہ شریف تخریج شدہ ج اول ص ۷۶۵ تا ۷۷۰
رضافاؤنڈیشن

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

”یا رب اسراف سے بچا“ کے چودہ حروف کی نسبت سے اسراف سے بچنے کیلئے 14 مَدَنی پھول

آج تک جتنا بھی ناجائز اسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔

غور و فکر کیجئے کہ ایسی صورت متعین ہو جائے کہ وضو اور غسل بھی سنت کے مطابق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرائیے کہ قیامت میں ایک ایک ذرہ اور قطرہ قطرہ کا حساب ہونا ہے۔

وضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دورانِ وضو ممکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے۔

نل کے مقابلے میں لوٹے سے وضو کرنے میں پانی کم خرچ ہوتا ہے جس کیلئے ممکن ہو وہ لوٹے سے وضو کرے، اگر نل کے بغیر گزارہ نہیں تو ممکنہ صورت میں یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ جن جن اعضاء میں آسانی ہو وہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم نرطین (مہمہ اسلام) پر زور و پاک پرہو تو مجھ پر بھی پرہو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

لوٹے سے دھولے۔ نل سے وضو کرنا جائز ہے، بس کسی طرح بھی اسراف سے بچنے کی صورت نکالنی چاہئے۔

مسواک، گلی، غرغره، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے۔

بالخصوص سردیوں میں وضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے ہول کی خاطر پائپ میں جمع شدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔

ہاتھ یا منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔ مثلاً ہاتھ دھونے کیلئے چلو میں پانی کے تھوڑے قطرے ڈال کر صابون لیکر جھاگ بنایا جاسکتا ہے اگر پہلے سے صابون ہاتھ میں لیکر پانی ڈالیں گے تو پانی زیادہ خرچ ہو سکتا ہے۔

فروغین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُز و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مسئلہ ۱۸ استعمال کے بعد ایسی صابون دانی میں صابون رکھے جس میں پانی

بالکل نہ ہو، جان بوجھ کر پانی میں رکھ دینے سے صابون گھل کر ضائع

ہوگا۔ ہاتھ دھونے کے بیسن کے کناروں پر بھی صابون نہ رکھا جائے کہ

پانی کی وجہ سے جلدی گھل جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۹ پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پینک دینے کے بجائے دوسرے

کو پلا دیجیے یا کسی اور استعمال میں لے لیجیے۔

مسئلہ ۲۰ پھل، کپڑے، برتن اور فرش بلکہ چائے کا کپ یا ایک چمچ بھی دھوتے

وقت اس قدر زیادہ غیر ضروری پانی بہانے کا آج کل رواج ہے کہ

خُتاس اور دل جلے آدمی سے دیکھا نہیں جاتا!!! اے کاش!

دل میں اُتر جائے مری بات

مسئلہ ۲۱ اکثر کمروں میں خواہ مخواہ دن رات بچیاں جلتی اور نکلے چلتے رہتے ہیں،

ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بچیاں اور نکلے وغیرہ بند کر دینے کی

مردان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر دو زخم دو ہار زرد پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

عادت بنائیے، ہم سبھی کو حسابِ آخرت سے ڈرنا اور ہر معاملے میں اِسراف سے بچتے رہنا چاہئے۔

استنجاء خانہ میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلود ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک کو چاہئے کہ ہر بار پیشاب کرنے کے بعد ایک لوٹا پانی لیکر W.C. کے کناروں پر تھوڑا سا بہائے پھر قدرے اوپر سے (مگر چھینٹوں سے بچتے ہوئے) بڑے سوراخ میں ڈال دیا کرے ان شاء اللہ عزوجل بدبو اور جراثیم کی افزائش میں کمی ہوگی۔ ”فلش ٹینک“ سے صفائی میں پانی بہت زیادہ صرف ہوتا ہے۔

صل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اسکا حل نکالنے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔ بسا اوقات مساجد و مدارس کے ٹل ٹپکتے رہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا انتظامیہ کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخرت کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

کھانا کھانے، چائے یا کوئی مشروب پینے، پھل کاٹنے وغیرہ معاملات میں خوب احتیاط فرمائیے تاکہ ہر دانہ، ہر غذائی ذرہ اور ہر قطرہ استعمال ہو جائے۔

یارِ پِ مِصْطَفٰی عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اسراف سے بچتے ہوئے شرعی وضو کے ساتھ ہر وقت با وضو رہنا نصیب فرما۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی ڈکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سٹوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

وُضُو اور سائِنس



- | | | | |
|----|-----------------------------------|----|----------------------------------|
| 82 | •• اندھا پن سے تحفظ | 67 | •• وضو کی حکمت کے سبب قبول اسلام |
| 84 | •• پاگلوں کا ڈاکٹر | 69 | •• وضو اور ہائی بلڈ پریشر |
| 87 | •• انسان چاند پر | 72 | •• قوتِ حافظہ کیلئے |
| 89 | •• نور کا کھلونا | 73 | •• منہ کے چھالے کا علاج |
| 94 | •• باطنی وضو | 73 | •• ٹوتھ برش کے نقصانات |
| 95 | •• سنت سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں | 77 | •• ہاتھ دھونے کی حکمتیں |

وَرَقِ اللّٰہِ

قُفِّلَ مَدِينَةَ

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بِقِيَمَةٍ

وضو اور سانس (تخریق شدہ)

اس رسالے میں ملاحظہ فرمائیے۔

قوت حافظہ کیلئے

وضو اور ہائی بلڈ پریشر

ٹوتھ برش کے نقصانات

منہ کے چھالے

باطنی وضو

اندھا پن سے تحفظ

ورق الیئے۔۔۔۔۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وضو اور سائنتس

صرف 32 صفحات پر مبنی یہ بیان مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل
آپ وضو کے بارے میں حیرت انگیز معلومات سے مالا مال ہوں گے

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّهٌ عَنِ الْعُيُوبِ عَزَّوَجَلَّ و

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِر مَانِ عِظَمَتِ نِشَانِ هِيَ، ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كِي خَاطِرِ آپْسِ مِيں

مَحَبَّتِ رَكْنِي وَآلِي جِبِ بَاهِم مَلِيں اور مُصَافِحَه كَرِيں اور نَبِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

پَرْدُ رُودِ پَاكِ پَر هِيں تُوَانِ كِي جِدَا هُونِي سِي پِهَلِي دُونُونِ كِي اَكَلِي پَكْچھلِي گَنَاهِ بَخْشِ

دِيئِي جَاتِي هِيں۔“ (مُسْنَدِ اِبِي بَعْلِي ج 3 ص 90 حَدِيث 2901 دَارِ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَةِ بِيْرُوتِ)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

۱۔ یہ بیان امیر اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت
اسلامی کے طلباء کے دوروزہ اجتماع (محرم الحرام ۱۴۲۱ھ) نواب شاہ پاکستان میں فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ
تحریر حاضر خدمت ہے۔ - عبید الرضا ابن عطار

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

وضو کی حکمت کے سبب قبولِ اسلام

ایک صاحبِ کابیان ہے، میں نے بیلجیئم میں یونیورسٹی کے ایک طالبِ علم کو اسلام کی دعوت دی۔ اُس نے سوال کیا، وضو میں کیا کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ میں لا جواب ہو گیا۔ اُس کو ایک عالم کے پاس لے گیا لیکن اُن کو بھی اس کی معلومات نہ تھیں۔ یہاں تک کہ سائنسی معلومات رکھنے والے ایک شخص نے اُس کو وضو کی کافی خوبیاں بتائیں مگر گردن کے مسح کی حکمت بتانے سے وہ بھی قاصر رہا۔ وہ چلا گیا۔ کچھ عرصے کے بعد آیا اور کہنے لگا، ہمارے پروفیسر نے دورانِ لیکچر بتایا، ”اگر گردن کی پشت اور اطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرے لگا دیئے جائیں تو ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے امراض سے محفوظ حاصل ہو جاتا ہے“۔ یہ سن کر وضو میں گردن کے مسح کی حکمت میری سمجھ میں آ گئی لہذا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں اور وہ مسلمان ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مغربی جرمنی کا سیمینار

مغربی ممالک میں مایوسی یعنی (DEPRESSION) کا مرض ترقی پر ہے، دماغ فیل ہو رہے ہیں، پاگل خانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ نفسیاتی امراض کے ماہرین کے یہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ مغربی جرمنی کے ڈپلومہ ہولڈر ایک پاکستانی فز یوتھراپسٹ کا کہنا ہے، مغربی جرمنی میں ایک سیمینار ہوا جس کا موضوع تھا ”مایوسی (DEPRESSION) کا علاج ادویات کے علاوہ اور کن کن طریقوں سے ممکن ہے۔“ ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ ”میں نے ڈپریشن کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار منہ دھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہو گئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ کے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ اور پاؤں دھلوائے تو مرض میں بہت افاقہ ہو گیا۔ یہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخر میں اعتراف کرتا ہے، مسلمانوں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وضو کرتے) ہیں۔“

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

وضو اور ہانی بلڈ پریشر

ایک ہارٹ اسپیشلسٹ کا بڑے وثوق کے ساتھ کہنا ہے، ہانی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرواؤ پھر اس کا بلڈ پریشر چیک کر دلازما کم ہوگا۔ ایک مسلمان ماہرِ نفسیات ڈاکٹر کا قول ہے ”نفسیاتی امراض کا بہترین علاج وضو ہے۔“ مغربی ماہرینِ نفسیاتی مریضوں کو وضو کی طرح روزانہ کئی بار بدن پر پانی لگواتے ہیں۔

وضو اور فالج

وضو میں جو ترتیب وار اعضاء دھوئے جاتے ہیں یہ بھی حکمت سے خالی نہیں۔ پہلے ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے سے جسم کا اعصابی نظام مطلع ہو جاتا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُور دُور پڑھو تمہارا دُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہے اور پھر آہستہ آہستہ چہرے اور دماغ کی رگوں کی طرف اسکے اثرات پہنچتے ہیں۔ وضو میں پہلے ہاتھ دھونے پھر کئی کرنے پھر ناک میں پانی ڈالنے پھر چہرہ اور دیگر اعضاء دھونے کی ترتیب فالج کی روک تھام کیلئے مفید ہے۔ اگر چہرہ دھونے اور مسح کرنے سے آغاز کیا جائے تو بدن کئی بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے!

مسواک کا قدردان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وضو میں متعَدِّد سنتیں ہیں اور ہر سنت

مخزنِ حکمت ہے۔ مسواک ہی کو لے لیجئے! بچہ بچہ جانتا ہے کہ وضو میں مسواک

کرنا سنت ہے اور اس سنت کی بَرَکتوں کا کیا کہنا! ایک بیوپاری کا کہنا ہے،

”سوئیزر لینڈ میں ایک نو مسلم سے میری ملاقات ہوئی، اس کو میں نے تحفہ

مسواک پیش کی، اُس نے خوش ہو کر اسے لیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا اور

ایک دم اُس کی آنکھوں سے آنسو پھلک پڑے، اُس نے جیب سے ایک رومال

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نکالا اس کی تہ کھولی تو اس میں سے تقریباً دو انچ کا چھوٹا سا مسواک کا ٹکڑا برآمد ہوا۔ کہنے لگا میری اسلام آوری کے وقت مسلمانوں نے مجھے یہ تحفہ دیا تھا۔ میں بہت سنبھال سنبھال کر اس کو استعمال کر رہا تھا یہ ختم ہونے کو تھا لہذا مجھے تشویش تھی کہ اللہ عزوجل نے کرم فرمایا اور آپ نے مجھے مسواک عنایت فرمادی۔ پھر اُس نے بتایا کہ ایک عرصے سے میں دانتوں اور مسوڑھوں کی تکلیف سے دوچار تھا۔ ہمارے یہاں کہ ڈینٹسٹ سے ان کا علاج بن نہیں پڑ رہا تھا۔ میں نے اس مسواک کا استعمال شروع کیا تھوڑے ہی دنوں میں مجھے افاقہ ہو گیا۔ میں ڈاکٹر کے پاس گیا تو وہ حیران رہ گیا اور پوچھنے لگا، میری دوا سے اتنی جلدی تمہارا مرض دور نہیں ہو سکتا، سوچو کوئی اور وجہ ہوگی۔ میں نے جب ذہن پر زور دیا تو خیال آیا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور یہ ساری برکت مسواک ہی کی ہے۔ جب میں نے ڈاکٹر کو مسواک دکھائی تو وہ حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرو پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

قوتِ حافظہ کیلئے

ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! مسواک میں بیشمار دینی و دنیوی فوائد ہیں۔

اس میں متحدہ دیکمیاوی اجزاء ہیں جو دانتوں کو ہر طرح کی بیماری سے بچاتے ہیں۔

حاشیۃ الطَّحطاوی میں ہے:

”مسواک سے قوتِ حافظہ بڑھتی، درِ دُور دور ہوتا اور سر کی

رگوں کو سکون ملتا ہے، اس سے بلغمِ دُور، نظر تیز، معدہ دُرست اور کھانا

ہضم ہوتا ہے، عقل بڑھتی، بچوں کی پیدائش میں اضافہ ہوتا، بڑھا پا دیر

میں آتا اور پیٹھ مضبوط ہوتی ہے۔“

(ملخصاً حاشیۃ الطَّحطاوی ص ۶۸)

مسواک کے بارے میں تین احادیثِ مبارکہ

(۱) جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے مبارک گھر میں داخل ہوتے تو

سب سے پہلے مسواک کرتے۔ (صحیح مسلم شریف ج ۱ ص ۱۲۸ افغانستان)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا، مجھے اس کیلئے استغفار کرنے رہیں گے۔

(۲) جب سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک

کرتے۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۳۶ حدیث ۵۷ دارِ احیاء التراث العربی) (۳) تم مسواک کو

لازم پکڑ لو کہ یہ منہ کو پاک کرنے والی اور رب تعالیٰ کو راضی کرنے والی ہے۔

(مُسند امام احمد ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹ دار الفکر بیروت)

منہ کے چھالے کا علاج

اطباء کا کہنا ہے، ”بعض اوقات گرمی اور معدہ کی تیز ابیت سے منہ

میں چھالے پڑ جاتے ہیں اور اس مرض سے خاص قسم کے جراثیم منہ میں پھیل

جاتے ہیں۔ اس کیلئے منہ میں تازہ مسواک ملیں اور اس کے لعاب کو کچھ دیر تک

منہ کے اندر پھراتے رہیں۔ اس طرح کئی مریض ٹھیک ہو چکے ہیں۔“

ٹوٹہ برش کے نقصانات

ماہرین کی تحقیق کے مطابق ”80 فیصد امراض معدہ اور دانتوں کی

خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔“ ”عموماً دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرد پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرد پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

مُسُوڑھوں میں طرح طرح کے جراثیم پرورش پاتے پھر معدے میں جاتے اور طرح طرح کے امراض کا سبب بنتے ہیں۔ یاد رہے! ”ٹوتھ برش“ مسواک کا نَعْمُ البَدَل نہیں۔ بلکہ ماہرین نے اعتراف کیا ہے:- (۱) جب برش کو ایک بار استعمال کر لیا جاتا ہے تو اُس میں جراثیم کی تہ جم جاتی ہے پانی سے دُھلنے پر بھی وہ جراثیم نہیں جاتے بلکہ وہیں نشوونما پاتے رہتے ہیں۔ (۲) برش کے باعث دانتوں کی اوپری قَد رتی چمکیلی تہ اُتر جاتی ہے (۳) برش کے استعمال سے مُسُوڑھے آہستہ آہستہ اپنی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں جس سے دانتوں اور مُسُوڑھوں کے درمیان خلاء (GAP) پیدا ہو جاتا ہے اور اس میں غذا کے ذرات پھنستے، سڑتے اور جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں اس سے دیگر بیماریوں کے علاوہ آنکھوں کے طرح طرح کے امراض بھی جنم لیتے ہیں۔ اس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے بلکہ بعض اوقات آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔

کیا آپ کو مسواک کرنا آتا ہے؟

ہو سکتا ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط پہاڑ جتنا ہے۔

مسواک استعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں! میرے بھولے بھالے اسلامی بھائی! اس میں مسواک کا نہیں آپ کا اپنا قصور ہے۔ میں (سب مدینہ غلمیٰ عنہ) اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اصولوں کے مطابق مسواک استعمال کرتا ہو، ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مسواک مل کر وضو کر کے چل پڑتے ہیں۔ یعنی یوں کہتے کہ ہم مسواک نہیں بلکہ ”رسم مسواک“ ادا کرتے ہیں۔

”مسواک کرنا سنت ہے“ کے ۱۴ حروف

کی نسبت سے مسواک کے 14 مدنی پھول

(۱) مسواک کی موٹائی چھنکلیا یعنی چھوٹی انگلی کے برابر ہو (۲) مسواک

ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے (۳) اس کے

ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خلاء (GAP) کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

باعث بنتے ہیں (۴) مسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کر لیجئے (۵) اس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ ریشے اُس وقت تک کارآمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے (۶) دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے (۷) جب بھی مسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے (۸) ہر بار دھو لیجئے (۹) مسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھن گلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو (۱۰) پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر الٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر نیچے پھر الٹی طرف نیچے مسواک کیجئے (۱۱) چت لیٹ کر مسواک کرنے سے تلی بڑھ جانے اور (۱۲) مُٹھی باندھ کر کرنے سے بوا سیر ہو جانے کا اندیشہ ہے (۱۳) مسواک وُضُو کی سُنَّتِ قَبْلِیَہ ہے البتَّہ سُنَّتِ مُوْکَدَّہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۲۳ رضا فائونڈیشن) (۱۴) مُسْتَعْمَل (یعنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نرطین (جیہا سلام) پر زود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

استعمال شدہ) مسواک کے ریشے نیز جب یہ ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ اداۓ سنت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا سمندر میں ڈال دیجئے۔

(نفیصلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ ص 17 تا 18 کا مطالعہ فرمائیجئے)

ہاتھ دھونے کی حکمتیں

وضو میں سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اس کی حکمتیں ملاحظہ ہوں۔ مختلف چیزوں میں ہاتھ ڈالتے رہنے سے ہاتھوں میں مختلف کیمیاوی اجزاء اور جراثیم لگ جاتے ہیں اگر سارا دن نہ دھوئے جائیں تو جلد ہی ہاتھ ان جلدی امراض میں مبتلا ہو سکتے ہیں:- (۱) ہاتھوں کے گرمی دانے (۲) جلدی سوزش (۳) ایگزیمیا (۴) پھپھوندی کی بیماریاں (۵) جلد کی رنگت تبدیل ہو جانا وغیرہ۔ جب ہم ہاتھ دھوتے ہیں تو انگلیوں کے پوروں سے شعائیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(RAYS) نکل کر ایک ایسا حلقہ بناتی ہیں جس سے ہمارا اندرونی برقی نظام

مُتحرک ہو جاتا ہے اور ایک حد تک برقی رَو ہمارے ہاتھوں میں سمٹ آتی

ہے اس سے ہمارے ہاتھوں میں حُسن پیدا ہو جاتا ہے۔

کُلّی کرنے کی حکمتیں

پہلے ہاتھ دھولے جاتے ہیں جس سے وہ جراثیم سے پاک ہو جاتے

ہیں ورنہ یہ گلّی کے ذرّے مُنہ میں اور پھر پیٹ میں جا کر مُتعدّد امراض کا باعث

بن سکتے ہیں۔ ہوا کے ذرّے لا تعداد مُہلک جراثیم نیز غذا کے اجزاء ہمارے مُنہ

اور دانتوں میں لُعب کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ چُنانچہ وُضُو میں مسواک اور

گُلّیوں کے ذرّے مُنہ کی بہترین صفائی ہو جاتی ہے۔ اگر مُنہ کو صاف نہ کیا جائے

تو ان امراض کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے:- (۱) ایڈز کہ اس کی ابتدائی علامات میں

مُنہ کا پکنا بھی شامل ہے (۲) مُنہ کے کناروں کا پھٹنا (۳) مُنہ اور ہونٹوں کی داد

مرصان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُرد پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

توبا (MONILIASIS) (۴) منہ میں پھپھوندی کی بیماریاں اور چھالے وغیرہ۔ نیز روزہ نہ ہو تو کھٹی کے ساتھ غرغره کرنا بھی سنت ہے۔ اور پابندی کے ساتھ غرغره کرنے والا کٹوے (TONSIL) بڑھنے اور گلے کے بہت سارے امراض حتیٰ کہ گلے کے کینسر سے محفوظ رہتا ہے۔

ناک میں پانی ڈالنے کی حکمتیں

پھیپھڑوں کو ایسی ہو اور کار ہوتی ہے جو جراثیم، دھوئیں اور گرد و غبار سے پاک ہو اور اس میں 80 فیصد رطوبت یعنی تری ہو اور جس کا درجہ حرارت نوے درجہ فارن ہائٹ سے زائد ہو۔ ایسی ہو اور فراہم کرنے کیلئے اللہ عزوجل نے ہمیں ناک کی نعمت سے نوازا ہے۔ ہوا کو مرطوب یعنی نم بنانے کیلئے ناک روزانہ تقریباً چوتھائی گیلن نمی پیدا کرتی ہے۔ صفائی اور دیگر سخت کام نتھنوں کے بال سر انجام دیتے ہیں۔ ناک کے اندر ایک خوردبین (MICROSCOPIC) جھاڑو ہے۔ اس جھاڑو میں غیر مرئی یعنی نظر نہ آنے والے رُوئیں ہوتے ہیں جو ہوا کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈرود پاک نہ پڑھے۔

ذریعے داخل ہونے والے جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ نیز ان غیر مرئی رُوؤں کے ذمے ایک اور دفاعی نظام بھی ہے جسے انگریزی میں LYSOZUIM کہتے ہیں، ناک اس کے ذریعے سے آنکھوں کو INFECTION سے محفوظ رکھتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! وُضُو کرنے والا ناک میں پانی چڑھاتا ہے جس سے جسم کے اس اہم ترین آلے ناک کی صفائی ہو جاتی ہے اور پانی کے اندر کام کرنے والی برقی رُو سے ناک کے اندر رُونی غیر مرئی رُوؤں کی کارکردگی کو تقویت پہنچتی ہے اور مسلمان وُضُو کی بَرَکت سے ناک کے بیشتر پیچیدہ امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ دائمی نزلہ اور ناک کے زخم کے مریضوں کیلئے ناک کا غَسَل (یعنی وُضُو کی طرح ناک میں پانی چڑھانا) بے حد مفید ہے۔

چہرہ دھونے کی حکمتیں

آج کل فضاؤں میں دھوئیں وغیرہ کی آلودگیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔

مختلف کیمیاوی مادے، سیسہ وغیرہ میل کچیل کی شکل میں آنکھوں اور چہرے وغیرہ

فرمان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زبرد شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

پر جمتا رہتا ہے۔ اگر چہرہ نہ دھویا جائے تو چہرے اور آنکھیں کئی امراض سے دوچار ہو جائیں ایک یورپین ڈاکٹر نے ایک مقالہ لکھا جس کا نام تھا، آنکھ، پانی، صحت (EYE, WATER, HEALTH) اس میں اس نے اس بات پر زور دیا کہ ”اپنی آنکھوں کو دن میں کئی بار دھوتے رہو ورنہ تمہیں خطرناک بیماریوں سے دوچار ہونا پڑیگا۔“ چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں۔ ماہرینِ حُسن و صحت اس بات پر متفق ہیں کہ ہر طرح کے CREAM اور LOTION وغیرہ چہرے پر داغ چھوڑتے ہیں۔ چہرے کو خوبصورت بنانے کیلئے چہرے کو کئی بار دھونا لازمی ہے۔ ”امریکن کونسل فار بیوٹی“ کی سرکردہ ممبر ”بیچر“ نے کیا خوب انکشاف کیا ہے کہتی ہے، ”مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیاوی لوشن کی حاجت نہیں وُضُو سے انکا چہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔“ محکمہ ماحولیات کے ماہرین کا کہنا ہے، ”چہرے کی اِرجی سے بچنے کیلئے اس کو بار بار دھونا چاہئے۔“ - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ! ایسا صرف وُضُو کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

ذریعے ہی ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اُوُضُو میں چہرہ دھونے سے چہرے کا مساج ہو جاتا، خون کا دوران چہرے کی طرف رواں ہو جاتا، میل کچیل بھی اُتر جاتا اور چہرے کا خُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

اندھا پن سے تحفظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میں آنکھوں کے ایک ایسے مرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس میں آنکھوں کی رطوبتِ اَصْلِیَّہ یعنی اصلی تری کم یا ختم ہو جاتی اور مریض آہستہ آہستہ اندھا ہو جاتا ہے۔ طبی اُصول کے مطابق اگر بھنوؤں کو وقتاً فوقتاً تر کیا جاتا رہے تو اس خوفناک مرض سے تحفظ حاصل ہو سکتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اُوُضُو کرنے والا منہ دھوتا ہے اور اس طرح اس کی بھنویں تر ہوتی رہتی ہیں۔ جو خوش نصیب اپنے چہرے پر داڑھی مبارک سجاتے ہیں وہ سُنیں، ڈاکٹر پروفیسر جارج ایل کہتا ہے ”منہ دھونے سے داڑھی میں اُلجھے ہوئے جراثیم بہ جاتے ہیں۔ جڑ تک پانی پہنچنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

خلال (کی سنت ادا کرنے کی برکت) سے جوؤں کا خطرہ دُور ہوتا ہے۔ مزید داڑھی میں پانی کی تری کے ٹھہراؤ سے گردن کے ہاتھوں، تھائی رائیڈ گلینڈ اور گلے کے امراض سے حفاظت ہوتی ہے۔“

گہنیاں دھونے کی حکمتیں

گہنی پر تین بڑی رگیں ہیں جن کا تعلق دل، جگر

اور دماغ سے ہے اور جسم کا یہ حصہ عموماً ماڈھکا رہتا ہے اگر اس کو پانی اور ہوا

نہ لگے تو متعدّد دماغی اور اعصابی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ وضو میں گہنیوں سمیت ہاتھ دھونے سے دل، جگر اور دماغ کو تقویت پہنچتی ہے اور اس طرح

ان شاء اللہ عزوجل وہ ان کے امراض سے محفوظ رہیں گے۔ مزید یہ کہ گہنیوں

سمیت ہاتھ دھونے سے سینے کے اندر ذخیرہ شدہ روشنیوں سے براہ راست انسان

کا تعلق قائم ہو جاتا ہے اور روشنیوں کا جُوم ایک بہاؤ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

اس عمل سے ہاتھوں کے عضلات یعنی کل پُرزے مزید طاقتور ہو جاتے ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم مرتین (بیمہ اسرار) پر زور پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو۔ شک میں تمام جانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مَسْحُ كِي حَكْمَتِيں

سر اور گردن کے درمیان ”حَبْلُ الْوَرِيدِ“ یعنی شہ رگ واقع ہے اس کا تعلق ریڑھ کی ہڈی اور حرامِ مَعْرُور اور جسم کے تمام تر جوڑوں سے ہے۔ جب وضو کرنے والا گردن کا مَسْحُ کرتا ہے تو ہاتھوں کے ذریعے برقی رَوْنِکَل کر شہ رگ میں ذخیرہ ہو جاتی ہے اور ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی جسم کے تمام اعصابی نظام میں پھیل جاتی ہے اور اس سے اعصابی نظام کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔

پاگلوں کا ڈاکٹر

ایک صاحب کا بیان ہے ”میں فرانس میں ایک جگہ وضو کر رہا تھا۔ ایک شخص کھڑا بڑے غور سے مجھے دیکھتا رہا۔ جب میں فارغ ہوا تو اُس نے مجھ سے پوچھا، آپ کون اور کہاں کے وطنی ہیں؟ میں نے جواب دیا، میں پاکستانی مسلمان ہوں۔ پوچھا، پاکستان میں کتنے پاگل خانے ہیں؟ اس عجیب و غریب سوال پر میں چونکا مگر میں نے کہہ دیا، دو چار ہوں گے۔ پوچھا، ابھی تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

وضو۔ کہنے لگا، کیا روزانہ کرتے ہو؟ میں نے کہا، ہاں بلکہ پانچ وقت۔ وہ بڑا حیران ہوا اور بولا میں MENTAL HOSPITAL میں سرجن ہوں اور پاگل پن کے اسباب کی تحقیق میرا مشغلہ ہے میری تحقیق یہ ہے کہ دماغ سے سارے بدن میں سکنل جاتے ہیں اور اعضاء کام کرتے ہیں ہمارا دماغ ہر وقت FLUID (مائع) کے اندر FLOAT (یعنی تیرنا) کر رہا ہے۔ اس لئے ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں اور دماغ کو کچھ نہیں ہوتا اگر وہ کوئی RIGID (سخت) شے ہوتی تو اب تک ٹوٹ چکی ہوتی۔ دماغ سے چند باریک رگیں (CONDUCTOR) (موصول) بن کر ہمارے گردن کی پشت سے سارے جسم کو جاتی ہیں۔ اگر بال بہت بڑھا دیئے جائیں اور گردن کی پشت کو خشک رکھا جائے تو ان رگوں یعنی (CONDUCTOR) میں خشکی پیدا ہو جانے کا خطرہ کھڑا ہو جاتا ہے اور بار بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ پاگل ہو جاتا ہے لہذا میں نے سوچا کہ گردن کی پشت کو دن میں دو چار بار ضرور تڑکیا جائے ابھی میں نے دیکھا کہ ہاتھ منہ دھونے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر س مرتبہ زُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

کے ساتھ ساتھ گردن کے پیچھے بھی آپ نے کچھ کیا ہے۔ واقعی آپ لوگ پاگل نہیں ہو سکتے۔ مزید یہ کہ مَسْح کرنے سے لو لگنے اور گردن توڑ بخار سے بھی بچت ہوتی ہے۔

پاؤں دھونے کی حکمتیں

پاؤں سب سے زیادہ دُھول آلود ہوتے ہیں۔ پہلے پہل INFECTION

پاؤں کی انگلیوں کے درمیانی حصہ سے شروع ہوتا ہے۔ وُضُو میں پاؤں دھونے سے گرد و غبار اور جراثیم بہ جاتے ہیں اور بچے گھچے جراثیم پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے نکل جاتے ہیں۔ لہذا وُضُو میں سنت کے مطابق پاؤں دھونے سے نیند کی کمی، دماغی خشکی، گھبراہٹ اور مایوسی (DEPRESSION) جیسے پریشان کن امراض دُور ہوتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

وُضُو کا بچا ہوا پانی

وُضُو کا بچا ہوا پانی پینے میں شفاء ہے۔ اس سلسلے میں ایک مسلمان

ڈاکٹر کا کہنا ہے۔ (۱) اس کا پہلا اثر مٹانے پر پڑتا، پیشاب کی رُکاوٹ دُور ہوتی

اور خوب گھل کر پیشاب آتا ہے۔ (۲) اس سے ناجائز شہوت سے خلاصی حاصل

ہوتی ہے (۳) جگر، معدہ اور مٹانے کی گرمی دُور ہوتی ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں

”کسی برتن یا لوٹے سے وُضُو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی قبلہ رُو کھڑے ہو کر پینا

مستحب ہے۔ (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۴۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

انسان چاند پر

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! وُضُو اور سائنس کا موضوع چل رہا تھا اور

آج کل سائنسی تحقیقات کی طرف لوگوں کا زیادہ رُجحان (رُجح - جان) ہے بلکہ

کئی ایسے بھی افراد اس مُعاشرے میں پائے جاتے ہیں جو انگریز مُحَقِّقین اور

سائنسدانوں سے کافی مرعوب ہوتے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ سج اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بہت سارے حقائق ایسے ہیں جن کی تلاش میں سائنسدان آج سر ٹکرا رہے ہیں اور میرے بیٹھے بیٹھے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کو پہلے ہی بیان فرما چکے ہیں۔ دیکھئے اپنے دعوے کے مطابق سائنسدان اب چاند پر پہنچے ہیں مگر میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آج سے تقریباً ۱۴۵۰ سال پہلے سفرِ معراج میں چاند سے بھی وراء الوراء (یعنی دور سے دور) تشریف لے جا چکے ہیں۔ میرے آقا علیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس شریف کے موقع پر دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ باب المدینہ کراچی میں منعقد ہونے والے ایک مشاعرہ میں شرکت کا موقع ملا جس میں حدائقِ بخشش شریف سے یہ ”مصرعِ طرح“ رکھا گیا تھا،

سرؤ ہی سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

حضرت صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا

المفتی محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے مفسرِ قرآن حضرت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مشاعرہ میں اپنا جو کلام پیش کیا تھا اس کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

کہتے ہیں سطح پہ چاند کی انسان گیا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
عرشِ اعظم سے وراءِ طیبہ کا سلطان گیا

یعنی صرف دعویٰ کیا جا رہا کہ اب انسان چاند پر پہنچ گیا ہے! سچ پوچھو

تو چاند بہت ہی قریب ہے، میرے بیٹھے مدینے کے عظمت والے سلطان، شہنشاہِ زمین و آسمان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات چاند کو پیچھے چھوڑتے ہوئے عرشِ اعظم سے بھی بہت اُد پر تشریف لے گئے۔

عرش کی عقلِ دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

نور کا کھلونا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! رہا چاند جس پر سانسندان اب پہنچنے کا دعویٰ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر اور پاک کلمات تک میرا نام کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

کر رہا ہے وہ چاند تو میرے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تابع فرمان ہے۔ چنانچہ الْخَصَائِصُ الْكُبْرَى میں ہے، ”سلطانِ دُوجہانِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ (کے بچپن شریف میں آپ) میں ایسی بات دیکھی جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی تھی اور میرے ایمان لانے کے اسباب میں سے یہ بھی ایک سبب تھا۔ چنانچہ، ”میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گہوارے (یعنی پنگھوڑے) میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُنگی سے اشارہ فرماتے چاند اُسی طرف ہو جاتا تھا۔“ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”میں اُس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اُس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرشِ الہی عَزَّوَجَلَّ کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔“

(الخصائص الكبرى ج ۱ ص ۹۱ دارالکتب العلمیة بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزدِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزدِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

چاند جھک جاتا چدرنگلی اٹھاتے مہد میں کیا ہی چلتا تھا! اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک مَحَبَّت والے نے کہا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا! سنے یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا

مُعْجَزَةُ شِقِّ الْقَمَرِ

جب کفارِ مکہ کو یہ معلوم ہوا کہ جادو کا اثر اجرامِ فلکی (یعنی چاند سورج

ستارے وغیرہ) پر نہیں ہوتا تو چُونکہ وہ اپنے زُعمِ باطل میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ جادو گر سمجھتے تھے اسلئے ایک روز جمع ہو کر آپ کی خدمت

میں حاضر ہوئے اور نشانِ نبوُّت طلب کیا۔ فرمایا، کیا چاہتے ہو؟ کہنے لگے، اگر آپ سچے ہیں تو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیے۔ فرمایا، آسمان کی طرف دیکھو

اور اپنی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ فرمایا، گواہ رہو!

حضرت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور ایک لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

انہوں نے کہا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری نظر بندی کر دی ہے۔
اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۷، سورۃ القمر کی پہلی اور دوسری آیت میں ارشاد فرماتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ ①	سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔
وَاِنْ يَّرَوْا آیَةً يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا	قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند
سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ① (پ ۲۷ القمر ۱، ۲)	اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے
	اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

(ماخوذ از تفسیر البحر المحیط ج ۸ ص ۱۷۱ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اشارے سے چاند چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب و توال تمہارے لئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صِرْفِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كِيلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وضو کے طہی فوائد سن کر آپ خوش تو ہو گئے

ہوں گے مگر عرض کرتا چلوں کہ سارے کا سارا فتنِ طِبِّ ظَنِّیَّاتِ پر مبنی ہے۔

سائنسی تحقیقات بھی حتمی نہیں ہوتیں، بدلتی رہتی ہیں۔ ہاں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں سنتوں پر

عملِ طہی فوائد پانے کیلئے نہیں صرف و صرف رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کرنا

چاہئے۔ لہذا اس لئے وضو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم

ہو جاؤں گا یا ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں۔ سفرِ مدینہ

اسلئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جہن جھٹ

سے بھی کچھ دن سکون ملے گا۔ یا دینی مطالعہ اس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس

ہو جائے گا۔ اس طرح کی نیتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب کہاں سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ملے گا؟ اگر ہم عمل اللہ عزوجل کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضمناً اس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہذا ظاہری اور باطنی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے وضو بھی ہمیں اللہ عزوجل کی رضا کیلئے ہی کرنا چاہئے۔

باطنی وضو

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ الْعُلُومِ میں فرماتے ہیں ”جب وضو سے فارغ ہو کر نماز کی طرف متوجہ ہو تو غور کرے کہ جسم کے وہ حصے جن پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے ان کی ظاہری پاکیزگی تو حاصل کر لی ہے اب دل جو کہ رب تعالیٰ کے دیکھنے کی جگہ ہے اس کو پاک کئے بغیر اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے میں حیا کرنی چاہئے، دل کی طہارت تو بہ کرنے اور بُری عادتیں ترک کرنے سے ہوتی ہے اور اچھے اخلاق اپنانا زیادہ بہتر ہے۔ ظاہری پاکی حاصل کر کے باطنی طہارت سے محروم رہنے والے کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر سب زُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے بادشاہ کو اپنے یہاں تشریف لانے کی دعوت دی اور اُس کے خیر مقدم کیلئے گھر کے باہری حصے پر رنگ و روغن کیا مگر اندرونی حصے کی صفائی کی کوئی پرواہ نہ کی اور اسے گندگیوں سے لٹھڑا ہوا چھوڑ دیا تو ایسا شخص انعام و اکرام کا نہیں بلکہ بادشاہ کے غصے اور ناراضگی کا مُستحق ہے۔

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سُنّتِ سائنسی تحقیق کی مُحتاج نہیں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کی سُنّتِ سائنسی تحقیق کی محتاج نہیں اور ہمارا مقصود اِتِّباعِ سائنس نہیں اِتِّباعِ سُنّتِ ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ جب یورپین ماہرین برہا برس کی عرق ریزی کے بعد نتیجے کا دریچہ کھولتے ہیں تو انہیں سامنے مُسکراتی نور برساتی سُنّتِ مُصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی نظر آتی ہے۔ دنیا میں لاکھ سیر و سیاحت کیجئے، جتنا چاہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

عیش و عشرت کیجئے، مگر آپ کے دل کو حقیقی راحت میسر نہیں آئے گی، سکونِ قلب صرف و صرف یادِ خدا عزوجل میں ملے گا۔ دل کا چین عشقِ سرور کو نین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی میں حاصل ہوگا۔ دنیا و آخرت کی راحتیں سانسِ آلاتِ T.V. اور V.C.R. اور INTER NET کے زور و نہیں اتباعِ سنت میں ہی نصیب ہوں گی۔ اگر آپ واقعی میں دونوں جہاں کی بھلائیاں چاہتے ہیں تو نمازوں اور سنتوں کو مضبوطی سے تھام لیجئے اور انہیں سیکھنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ہر اسلامی بھائی نیت کرے کہ میں زندگی میں کم از کم ایک بار یکمشت ۱۲ ماہ، ہر ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور ہر ماہ ۳ دن سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کیا کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

غُسل کا طریقہ



- 116 98 •• ایک غُسل میں مختلف نیتیں
- 116 106 •• بارش میں غُسل
- 118 107 •• غُسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟
- 124 111 •• بچہ کب بالغ ہوتا ہے
- 124 113 •• کتابیں رکھنے کی ترتیب
- 128 114 •• تیمم کا طریقہ (حنفی)
- انوکھی سزا
- مستورات کیلئے 16 احتیاطیں
- غُسل فرض ہونے کے 5 اسباب
- مُشّت زنی کا عذاب
- فوارے کے احتیاطیں
- W.C کا رخ درست کیجئے

وَرَق اللّٰہی

(حقیقی)

غُحْسَلِ كَا طَرِيقَه

اس رسالے میں ---

انوکھی سزا ---

مصلے پر کعبۃ اللہ کی تصویر ---

تعمیم کا طریقہ ---

مُشت زنی کا عذاب ---

بارش میں غسل ---

ورق ایٹنے ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

غسل کا طریقہ (حنفی)

پہرس آخری صفحہ پر دیکھئے۔

یہ رسالہ (40 صفحات) مکمل پڑھ لیجئے، قوی

امکان ہے کہ کئی غلطیاں آپکے سامنے آجائیں۔

دُرُودِ شَرِيفِ كِي فَضِيلَت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعْطَر

پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بیداد ہے، ”مجھ پر دُرُودِ پاک کی

کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

انوکھی سزا

حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں ابنِ کُریب

دینہ

۱۔ مُسْنَدِ ابی یعلیٰ ج ۵ ص ۴۵۸ رقم الحدیث ۶۳۸۳ دارالکتب العلمیہ بیروت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

علیہ رحمۃ اللہ القوی کہتے ہیں، ایک بار مجھے اِحْتِلَام ہو گیا۔ میں نے ارادہ کیا اسی وقت غسل کر لوں۔ چونکہ سخت سردی کی رات تھی نفس نے سُستی کی اور مشورہ دیا، ”ابھی کافی رات باقی ہے اتنی جلدی بھی کیا ہے! صبح اطمینان سے غسل کر لینا۔“ میں نے فوراً نفس کو انوکھی سزا دینے کیلئے قسم کھائی کہ اسی وقت کپڑوں سمیت نہاؤں گا اور نہانے کے بعد کپڑے نچوڑوں گا بھی نہیں اور ان کو اپنے بدن ہی پر خشک کروں گا۔ پُتاناچہ میں نے ایسا ہی کیا واقعی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کام میں ڈھیل کرے ایسے سرکش نفس کی یہی سزا ہے۔ (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۸۹۲ کتب خانہ علمی ایران)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَجَمَهُمُ اللہُ

تعالیٰ اپنے نفس کی چالوں کو ناکام بنانے کیلئے کیسی کیسی مصیبتیں جھیلتے تھے۔ اس سے وہ اسلامی بھائی درس حاصل کریں جو رات کو اِحْتِلَام ہو جانے کی صورت میں آخرت کی خوفناک شرم کو بھلا کر محض گھر والوں سے شرم کر یا غسل کے معاملے میں سُستی کر کے، نماز فجر کی جماعت ضائع بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز تک قہا کر ڈالتے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہیں! جب بھی غسل فرض ہو جائے تو نماز کا وقت آجائے پر فوراً غسل کر لینا چاہئے۔ حدیث پاک میں آنا

ہے، فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اور کتا اور بُجْب (یعنی

جس پر جماع یا اِحتلام یا شہوت کے ساتھ منی خارج ہونے کی وجہ سے غسل فرض ہو گیا ہو) ہو۔

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۴)

غسل کا طریقہ (حنفی)

غیر زبان ہلائے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ میں پاکی حاصل

کرنے کیلئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھویئے،

پھر استنجے کی جگہ دھویئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو، پھر جسم پر اگر کہیں نجاست ہو تو اُس

کو دور کیجئے پھر نماز کا ساؤضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھویئے، ہاں اگر چوکی وغیرہ پر غسل

کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑ لیجئے، خصوصاً

سردیوں میں (اس دروان صابن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی

بھائیئے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔
 نہانے میں قبلہ رخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے۔ ایسی جگہ
 نہائیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو مرد اپنا ستر (ناف سے لے کر
 دونوں گھٹنوں سمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حسبِ ضرورت
 دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چپک جائے
 گا اور معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی۔ عورت کو تو اور
 بھی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دورانِ غسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دعا
 بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تولیہ وغیرہ سے بدن پونچھنے میں حرج نہیں۔ نہانے
 کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب
 ہے۔

(عامہ کتب فقہ حنفی)

غسل کے تین فرائض

(۱) گلّی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زُور و پڑھو تمہارا زُور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

(۱) گلی کرنا

منہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پیچ کر کے ڈال دینے کا نام گلی نہیں بلکہ

منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔

(مُحَلَّصَةُ الْفَتَاوَى ج ۱ ص ۲۱)

اسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور

جڑوں اور زبان کی ہر کروٹ پر بلکہ حلق کے کنارے تک پانی بہے۔ (الدر المختار

مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۵۴) روزہ نہ ہو تو غرغره بھی کر لیجئے کہ سنت ہے۔

دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھڑانا ضروری

ہے۔ ہاں اگر چھڑانے میں ضرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو معاف ہے۔ (فتاویٰ

رضویہ ج ۱ ص ۴۴۱، رضا فاؤنڈیشن لاہور) غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس

نہ ہوئے اور رہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا فرض

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ نماز اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ہے۔ پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہوگئی۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۰۶) جو پھلتا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو معاف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۴۵۳) جس طرح کی ایک گلی غسل کیلئے فرض ہے اسی طرح کی تین گلیاں وضو کیلئے سنت ہیں۔

(۲) ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگا لینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں

تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ

ج ۱ ص ۲۱) اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال

برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر ریٹھ

سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳) نیز ناک کے

بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(۳) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پرزے اور ہر ہر ونگٹے پر پانی بہانا ضروری ہے، جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۴)

”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ“ کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے مرد و عورت دونوں کیلئے غسل کی ۲۱ احتیاطیں

(۱) اگر مَرْد کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ

سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے اور (۲) عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا

ضروری نہیں۔ ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں

گی تو کھولنا ضروری ہے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳) (۳) اگر کانوں میں بالی یا

ناک میں نتھ کا چھید (سوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے۔

وَضُو میں صرف ناک کے نتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں

میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں (۴) بھنوں، مونچھوں اور داڑھی کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا رشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضروری ہے (۵) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ دھوئیں (۶) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں (۷) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اٹھائے بغیر نہ دھلے گا (۸) ہاتھوں کو اچھی طرح اٹھا کر بغلیں دھوئیں (۹) بازو کا ہر پہلو دھوئیں (۱۰) پٹھ کا ہر ذرہ دھوئیں (۱۱) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں (۱۲) ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں (۱۳) جسم کا ہر رُوں گٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں (۱۴) ران اور پیڑ و (ناف سے نیچے کے حصے) کا جوڑ دھوئیں (۱۵) جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں (۱۶) دونوں سریرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں، خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں (۱۷) رانوں کی گولائی اور (۱۸) پنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں (۱۹) ذُکْر و اُنثیٰ (نوطوں) کی نچلی سطح جوڑ تک اور (۲۰) اُنثیٰ کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہو، وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔

(مُلَخَّص از: بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۴)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرد پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرد پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

مستورات کیلئے 6 احتیاطیں

(۱) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر پانی بہائیں (۲) پستان اور پیٹ کے جوڑ کی لکیر دھوئیں (۳) فرجِ خارج (یعنی عورت کی شرم گاہ کے باہر کے حصے) کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا اوپر نیچے خوب احتیاط سے دھوئیں (۴) فرجِ داخل (یعنی شرم گاہ کے اندرونی حصے) میں انگلی ڈال کر دھونا فرض نہیں مستحب ہے (۵) اگر حیض یا نفاس سے فارغ ہو کر غسل کریں تو کسی پُرانے کپڑے سے فرجِ داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۵) (۶) اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا بھی چھڑانا فرض ہے ورنہ غسل نہیں ہوگا، ہاں مہندی کے رنگ میں حرج نہیں۔

زخم کی پٹی

زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حرج ہو تو پٹی پر ہی مسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا دُرود کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دہ ہو تو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط اور ایک قیراط پھاڑتا ہے۔

اُس پورے عُضْوِ پَرْمَسَّح کر لیجئے۔ پٹی ضرورت سے زیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسَّح کافی نہ ہوگا۔ اگر ضرورت سے زیادہ جگہ گھیرے بغیر پٹی باندھنا ممکن نہ ہو مثلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچھا حصہ بھی پٹی کے اندر چھپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکن ہو تو کھول کر اُس حصے کو دھونا فرض ہے۔ اگر ناممکن ہے یا کھولنا تو ممکن ہے مگر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پَرْمَسَّح کر لینا کافی ہے۔ بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائیگا۔

(حاشیۃ الطحاوی ومراقی الفلاح ص ۱۴۳)

غسل فرض ہونے کے 5 اسباب

- (۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضْو سے نکلنا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۴) (۲) اِحْتِلَام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۳)
- (۳) شَرْمُگاہ میں کُشف (سپاری) داخل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

دونوں پر غسل فرض ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۹۷) (۴) حیض سے

فارغ ہونا (ایضاً ص ۹۷) (۵) نفاس (یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارغ

ہونا۔

(تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۷)

اکثر عورتوں میں یہ مشہور ہے کہ بچہ جننے کے بعد عورت چالیس دن

تک لازمی طور پر ناپاک رہتی ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ برائے کرم! نفاس کی

ضروری وضاحت پڑھ لیجئے:-

نفاس کی ضروری وضاحت

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اُس کو نفاس کہتے ہیں اسکی زیادہ

سے زیادہ مدت چالیس دن ہے یعنی اگر چالیس دن کے بعد بھی بند نہ ہو تو مرض

ہے۔ لہذا چالیس دن پورے ہوتے ہی غسل کر لے اور چالیس دن سے پہلے

بند ہو جائے خواہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک منٹ ہی میں بند ہو جائے تو جس

وقت بھی بند ہو غسل کر لے اور نماز و روزہ شروع ہو گئے۔ اگر چالیس دن کے

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم سلیمن (طیہ اسلام) پر زود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

اندر اندر دوبارہ خون آگیا تو شروعِ ولادت سے ختمِ خون تک سب دنِ نفاس ہی کے شمار ہوں گے۔ مثلاً ولادت کے بعد دو منٹ تک خون آ کر بند ہو گیا اور عورت غسل کر کے نماز روزہ وغیرہ کرتی رہی، چالیس دن پورے ہونے میں فقط دو منٹ باقی تھے کہ پھر خون آگیا تو سارا چلہ یعنی مکمل چالیس دنِ نفاس کے ٹھہریں گے۔ جو بھی نمازیں پڑھیں یا روزے رکھے سب بیکار گئے، یہاں تک کہ اگر اس دوران فرض و واجب نمازیں یا روزے قضا کئے تھے تو وہ بھی پھر سے ادا کرے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۵۴ تا ۳۵۶ رضافاؤنڈیشن لاہور)

5 ضروری احکام

منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے یا فصلہ خارج کرنے کیلئے زور لگانے کی صورت میں خارج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وضو بہر حال ٹوٹ جائے گا۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۶)

عمر بن مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

مسئلہ ۲ اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا ویسے ہی بلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہو اور وضو ٹوٹ جائیگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۸ مکتبہ رضویہ)

مسئلہ ۳ اگر احتلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵)

مسئلہ ۴ نماز میں شہوت تھی اور منی اترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہر نکلنے سے قبل ہی نماز پوری کر لی اب خارج ہوئی تو نماز ہو گئی مگر اب غسل فرض ہو گیا۔

(فتح القدیر ج ۱ ص ۵۴)

مسئلہ ۵ اپنے ہاتھوں سے مادہ خارج کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ کا

کام ہے۔ حدیث پاک میں ایسا کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے۔ (مراقی)

الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۹۶) ایسا کرنے سے مردانہ کمزوری پیدا ہوتی

ہے اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ بالآخر آدمی شادی کے لائق نہیں رہتا۔

عمر بن مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُرو دِپاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

مُشْتِ زَنِي كَاعْذَاب

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی

خدمت میں عرض کیا گیا، ایک شخص مجھوق (مُشْتِ زَنِي کرنے والا) ہے وہ اس فعل سے

نہیں مانتا ہے، ہر چند اس کو سمجھایا ہے، آپ تحریر فرمائیں، اس کا کیا حشر ہوگا اور

اُس کو کیا دعا پڑھنا چاہئے جس سے اُس کی عادت چھوٹ جائے؟

ارشادِ اعلیٰ حضرت: وہ گنہگار ہے، عاصی ہے، اصرار کے سبب مُرْتِکِبِ کبیرہ ہے

، فاسق ہے، حشر میں ایسوں کی (یعنی مُشْتِ زَنِي کرنے والوں کی) ہتھیلیاں گا بھن (یعنی

حاملہ) اٹھیں گی جس سے مجمعِ اعظم میں اُن کی رسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں تو اور

اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعَافِ فرماتا ہے جسے چاہے، اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے۔ اُسے

چاہئے کہ لا حَوْلَ شَرِيفِ کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے تو

نورِ اَدَل سے متوجہ بخدا عَزَّوَجَلَّ ہو کر لا حَوْلَ پڑھے۔ نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے۔ نمازِ صُبح

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈرود پاک نہ پڑھے۔

کے بعد بلا ناغہ سورۃِ اِخْلَاصِ شَرِيفِ کا وِرْدِ رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱

(شجرۂ عطار یہ ص ۱۶ پر ہے ہر صُبح سورۃِ اِخْلَاصِ گیارہ بار پڑھے اگر شیطان مع لشکر

کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔) ۲

بہتے پانی میں غسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے

تین بار دھونے، ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضرورت

نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو

اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تھلیٹ (تھ۔ لپی۔ ٹ) یعنی تین

بار دھونے کی سنت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (یا نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا

بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی

۱۔

۱ فتاویٰ رضویہ شریف ج ۲۲ ص ۲۴۴ ۲ جَلْتِ کے ہو شرہا نقصانات کی تفصیلی معلومات

کلیئے سب مدینہ عفی عنہ کا صرف 18 صفحات کا رسالہ "امرد پسندی کی نباہ کارہاں" پڑھ لیجئے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

دیر اس میں عُضْوُ کَوْرَہِنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۲۰) وضو اور غسل کی ان تمام صورتوں میں گلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فَوَّارِہِ جَارِی پَانِی کے حُکْم میں ہے

فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ) میں ہے، فَوَّارِہِ (یانل) کے نیچے غسل کرنا جاری پانی میں غسل کرنے کے حکم میں ہے لہذا اسکے نیچے غسل کرتے ہوئے وضو اور غسل کرتے وقت کی مُدَّت تک ٹھہرا تو تَشْلِیْث کی سنت ادا ہو جائے گی چنانچہ درمختار میں ہے، ”اگر جاری پانی، بڑے حوض یا بارش میں وضو اور غسل کرنے کے وقت کی مُدَّت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سنت ادا کی۔ (درمختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۲۹۱) یاد رہے غسل یا وَضُوْکَلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

فَوَّارِہِ کی اِحْتِیَاطِیں

اگر آپ کے حمام میں فَوَّارِہِ (SHOWER) ہو تو اسے اچھی طرح دیکھ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

لیجئے کہ اُس کی طرف مُنہ کر کے ننگے نہانے میں مُنہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی۔ استنجا خانے میں بھی اسی طرح احتیاط فرمائیے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنی یہ ہے کہ 45 درجے کے زاویہ کے اندر اندر ہو۔ لہذا یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ 45 ڈگری کے زاویہ کے باہر ہو۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔

W.C. کا رُخ دُرست کیجئے

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو۔سی (W.C.) اور فوارے کا رُخ پر کار یا کسی آلے کے ذریعے معلوم کر کے دیکھ لیجئے اگر غلط ہو تو اس کی اصلاح فرما لیجئے

زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ W.C. قبلہ سے 90 کے درجے پر یعنی نماز پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رُخ کر دیجئے۔ معماری عموماً تعمیراتی سہولت اور خوبصورتی کا لحاظ کرتے ہیں آداب قبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

بجائے آخرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

بھائی نہیں بھروسہ ہے کوئی زندگی کا

کب کب غسل کرنا سنت ہے

جُمُعہ، عیدُ الفِطْر، بقر عید، عَرَفہ کے دن (یعنی 9 ذوالحجَّة الحرام)

اور اِحرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶)

کب کب غسل کرنا مستحب ہے

(۱) اُوقُوفِ عَرَفَات (۲) اُوقُوفِ مُزدَلِجہ (۳) حاضری حرم (۴) حاضری

سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (۵) طواف (۶) دُخُولِ مِئْمِنِی (۷) جَمْرُوں پر

کنکریاں مارنے کیلئے تینوں دن (۸) شپِ بَرَاءت (۹) شپِ قَدَر (۱۰) عَرَفہ کی

رات (۱۱) مجلسِ میلاد شریف (۱۲) دیگر مجالسِ خیر کیلئے (۱۳) مُردہ نہلانے کے بعد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(۱۴) مجنون کو جنون جانے کے بعد (۱۵) غشی سے افاقہ کے بعد (۱۶) نشہ جاتے رہنے کے بعد (۱۷) گناہ سے توبہ کرنے (۱۸) نئے کپڑے پہننے کیلئے (۱۹) سفر سے آنے والے کیلئے (۲۰) استِحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد (۲۱) نمازِ کُوف و خُوف (۲۲) نمازِ استِسْتِقَا کیلئے (۲۳) خوف و تاریکی اور سخت آندھی کیلئے (۲۴) بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس جگہ لگی ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۱)

ایک غسل میں مختلف نیتیں

جس پر چند غسل ہوں مثلاً اِحْتِلَام بھی ہو، عید بھی ہے اور جُمُعہ کا دن بھی، تو تینوں کی نیت کر کے ایک غسل کر لیا، سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔

(الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۴۱)

بارش میں غسل

لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مرتین (مہمہ اسلام) پر زور و پاک پر محو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

ص ۰۶) بارش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پاجامہ یا شلوار کے اوپر مزید موٹی چادر لپیٹ

لیجئے تاکہ پاجامہ پانی سے چپک بھی جائے تو رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر نہ ہو۔

تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟

لباس تنگ ہو یا زور سے ہوا چلی یا بارش یا ساحلِ سمندر یا نہر وغیرہ

میں اگرچہ موٹے کپڑے میں نہائے اور کپڑا اس طرح چپک جائے کہ ستر کے کسی

کامل عضو مثلاً ران کی مکمل گولائی کی ہیئت (اُبھار) ظاہر ہو جائے ایسی صورت

میں اُس عضو (مخصوص) کی طرف دوسرے کا نظر کرنے کی اجازت نہیں۔ یہی حکم تنگ لباس والے

کے ستر کے اُبھرے ہوئے عضو کا میل کی طرف نظر کرنے کا ہے۔

تنگ نہاتے وقت خوب احتیاط

حمام میں تنہا تنگ نہائیں یا ایسا پاجامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چپک

جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

منہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

غسل سے نزلہ ہو جاتا ہو تو؟

زُکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض

بڑھ جائے گا یا دیگر امراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کیجئے، ناک میں پانی چڑھائیے

اور گردن سے نہائیے۔ اور سر کے ہر حصے پر بھینچا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے، غسل ہو جائے گا۔

بعدِ صحت سردھو ڈالنے پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط

اگر بالٹی کے ذریعے غسل کریں تو احتیاطاً اسے تپائی (STOOL) وغیرہ

پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غسل میں استعمال کرنے کا لگ بھی

فرش پر نہ رکھئے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ اور دس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

بال کی گرہ

بال میں گرہ پڑ جائے تو غسل میں اسے کھول کر پانی بہانا ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

”قرآن مقدس ہے“ کے دس حروف کی نسبت سے ناپاکی

کی حالت میں قرآن پاک پڑھنے یا چھونے کے 10 آداب

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو اُس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن پاک چھونا،

بے چھوئے زبانی پڑھنا، کسی آیت کا لکھنا، آیت کا تعویذ لکھنا (یہ اس

صورت میں حرام ہے جس میں کاغذ کا چھونا پایا جائے، اگر کاغذ کو نہ چھوئے تو

لکھنا جائز ہے) (غیر مطبوعہ، فتاویٰ اہلسنت) ایسا تعویذ چھونا، ایسی

انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر آیت یا حروفِ مقطعات لکھے ہوں حرام ہے۔

(الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۴۳) (موم جامے والے یا پلاسٹک میں

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

لیٹ کر کپڑے یا چمڑے وغیرہ میں سلسے ہوئے تعویذ کو پہننے یا چھونے میں مُصایقہ

نہیں۔

مسئلہ اگر قرآنِ پاک جُردان میں ہو تو بے وضو یا بے غسل جُردان پر ہاتھ لگانے

میں حرج نہیں۔ (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۱۴۹)

مسئلہ اسی طرح کسی ایسے کپڑے یا رُومال وغیرہ سے قرآنِ پاک پکڑنا جائز

ہے جو نہ اپنے تابع ہو نہ قرآنِ پاک کے۔ (ماخوذ از رد المحتار ج ۱ ص ۲۴۸)

مسئلہ گرتے کی آستین، دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا

اس کے کندھے پر ہے تو چادر کے دوسرے کونے سے قرآنِ پاک کو چھونا

حرام ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے تابع ہیں۔ (الدر المختار معہ رد المحتار

ج ۱ ص ۵۳۷، بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مسئلہ قرآنِ پاک کی آیت دُعا کی نیت سے یا تَبْرُک کیلئے مثلاً

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑو تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا اِدَائِے شُکْرِ کَلِیْمِے الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
یا کسی مسلمان کی موت یا کسی قسم کے نقصان کی خبر پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ
رَاجِعُوْنَ یا ثَنَاء کی نیت سے پوری سورۃ الْفَاتِحَہ یا آیۃ الْکُرْسِی یا سورۃ
الْحَشْرِ کی آخری تین آیات پڑھیں اور ان سب سُوْرَتُوں میں قرآن پڑھنے
کی نیت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

مذہب
تینوں قُلِّ بِاَلْفِظِ قُلِّ بہ نیتِ ثَنَاء پڑھ سکتے ہیں۔ لَفِظِ قُلِّ کیساتھ ثَنَاء کی
نیت سے بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا مُتَعَمِّنٌ
ہے، نیت کو کچھ دَخْل نہیں۔ (بہارِ شَرِیْعَتِ حِصَّہ ۲ ص ۴۳ بریلی شریف)

مذہب
بے وُضُو کو قرآن شریف یا کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بغیر چھوئے
زبانی یاد لیکھ کر پڑھنے میں مُضَایَقَہ نہیں۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۲، بہارِ
شَرِیْعَتِ حِصَّہ ۲ ص ۴۳ مَدِیْنَةُ الْمُرْشِدِ بَرِیْلِی شَرِیْفِ)

مذہب
جس برتن یا کٹورے پر سورۃ یا آیت قرآنی لکھی ہو بے وُضُو اور بے غُسْلِ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کر دے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کو اس کا چھونا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۹)

اس کا استعمال سب کیلئے مکروہ ہے۔ ہاں خاص بہ نیتِ شفا اس میں

پانی وغیرہ ڈال کر پینے میں حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳)

قرآنِ پاک کا ترجمہ فارسی یا اُردو یا کسی دوسری زبان میں ہو اس کو بھی پڑھنے یا چھونے میں قرآنِ پاک ہی کا سا حکم ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۹)

بے وُضُو دینی کتابیں چھونا

بے وُضُو یا وہ جس پر غُسل فرض ہو ان کو فِئْتَه، تفسیر و حدیث کی کتابوں کا

چھونا مکْرُوہِ تنزیہی ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۹) اور اگر ان کو کسی کپڑے

سے چھو اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو مُضَایَقَہ نہیں۔ مگر آیتِ قرآنی

یا اس کے ترجمے پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳ مدینۃ الرشد بریلی شریف)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں لکھا ہے کہ کتاب میں لکھا ہے کہ لکھنے والے کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

بے وضو اسلامی کتابیں پڑھنے والے بلکہ اخبارات و رسائل چھونے

والے بھی احتیاط فرمایا کریں کہ عموماً ان میں آیات و ترجمے شامل ہوتے ہیں۔

ناپاکی کی حالت میں دُرود شریف پڑھنا

مسئلہ ۱ جن پر غسل فرض ہو ان کو دُرود شریف اور دعائیں پڑھنے میں حرج نہیں۔

مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کھلی کر کے پڑھیں۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۴۳)

مسئلہ ۲ اذان کا جواب دینا انکو جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۳۸)

انگلی میں INK کی تہ جمی ہوئی ہو تو؟

پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن میں سیاہی کا جرم،

عام لوگوں کیلئے مکھی، چھھر کی پیٹ لگی ہوئی رہ گئی اور توجہ نہ رہی تو غسل ہو جائیگا۔

(الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۱۶) ہاں معلوم ہو جانے کے بعد جُدا کرنا اور اس

جگہ کا دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی وہ ہوگئی۔ (جدد المختار ج ۱ ص ۱۱۱)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پڑھو بے شک تمہارا بھروسہ دُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بچے کب بالغ ہوتا ہے

لڑکے کو بارہ سے ^{۱۲} پندرہ سال کی عمر کے دوران اور لڑکی کو نو سے ^۹ پندرہ ^{۱۵} سال کی عمر کے دوران جب پہلی بار احتلام ہو بالغ ہو گئے۔ اب ان پر احکامِ شریعت کی پابندی عائد ہو گئی۔ لہذا احتلام کے ذریعے بالغ ہونے کی صورت میں ان پر غسل فرض ہو گیا۔ اور اگر کوئی علامت بلوغ کی نہ پائی گئی تو دونوں بچری سن کے حساب سے پورے پندرہ سال ^{۱۵} کی عمر کے جب ہوں گے تو بالغ مانے جائیں گے۔

(اللباب فی شرح الكتاب ج ۲ ص ۱۶)

کتابیں رکھنے کی ترتیب

قرآن پاک سب کتابوں کے اوپر رکھے پھر تفسیر پھر حدیث پھر فقہ پھر

دیگر اسلامی کتابیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج ۱ ص ۳۵۴)

کتاب پر کوئی دوسری چیز یہاں تک کہ قلم بھی مت رکھے بلکہ جس صندوق

میں کتاب ہو اس پر بھی کوئی چیز نہ رکھے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پڑھتا ہے۔

أوراق میں پڑ یا باندھنا

مسئلہ ۱ مسائلِ یادِ بینات کے اوراق میں پڑ یا باندھنا، جس دسترخوان یا بچھونے پر اشعار یا کسی بھی زبان میں عبارات (جیسا کہ کمپنی کا نام وغیرہ) تحریر ہوں انکا استعمال مُنْع ہے۔

(ماخوذ از: الدرالمختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۵-۳۵۶)

مسئلہ ۲ ہر زبان کے حُرُوفِ تَرْجَمِی کا ادب کرنا چاہئے۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۶۰۷)
(مزید تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنت کے باب ”فیضانِ بسم اللہ“ ص ۱۱۳ سے ص ۱۲۳ تک کا مطالعہ فرمائیے۔)

مسئلہ ۳ مُصَلَّے کے کونے میں عموماً کمپنی کے نام کی چٹِ سِلّائی کی ہوئی ہوتی ہے اس کو نکال دیا کریں۔

مُصَلَّے پر کعبۃ اللہ شریف کی تصویر

ایسے مُصَلَّے جن پر کعبۃ اللہ شریف یا گنبدِ خضر ابنا ہوا ہو ان کو نماز میں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

استعمال کرنے سے مقدّس شے پر پاؤں یا گھٹنا پڑنے کا امکان رہتا ہے لہذا نماز میں ایسے مصلے کا استعمال کرنا مناسب نہیں۔
(فتاویٰ اہلسنت)

وَسْوَءُ سَبَبٍ

غُسلِ خانے میں پیشاب کرنے سے وَسْوَءُ سَبَبٍ سے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت
سیدنا عبد اللہ بن مُعَقَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم، رءوف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتّسليم نے اس سے مُنَع فرمایا کہ کوئی شخص غُسلِ خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا، ”بیشک عموماً اس سے وَسْوَءُ سَبَبٍ سے پیدا ہوتے ہیں۔“

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۵)

تَيَمُّمِ كَا بَيَان

تَيَمُّمِ كِے فَرَاغِضِ

تَيَمُّمِ میں تین فرض ہیں (۱) نیت (۲) سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُڑود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُڑود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(۳) گہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

”تیمم سیکھ لو“ کے دس

حروف کی نسبت سے تیمم کی 10 سنٹینیں

(۱) بسم اللہ شریف کہنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ

دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا) (۴) انگلیاں گھلی ہوئی رکھنا (۵) ہاتھوں کو جھاڑ لینا

یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا مگر یہ

احتیاط رہے کہ تالی کی آواز پیدا نہ ہو (۶) پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مسح کرنا (۷) دونوں

کا مسح پے در پے ہونا (۸) پہلے سیدھے پھر اُلٹے ہاتھ کا مسح کرنا (۹) داڑھی کا

خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا جبکہ غبار پہنچ گیا ہو۔ اگر غبار نہ پہنچا ہو مثلاً

پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے خلال کیلئے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُروا شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

دوبارہ زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

تیمم کا طریقہ (حنفی)

تیمم کی نیت کیجئے (نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے بھی کہہ لیں

تو بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہئے بے وضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز

جائز ہونے کے لئے تیمم کرتا ہوں) بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں گشادہ

کر کے کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مثلاً پتھر، پھونا، اینٹ، دیوار، مٹی وغیرہ)

سے ہومار کر لوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھائیے اور پیچھے لائیے)۔ اور اگر زیادہ گرد لگ

جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے منہ کا اس طرح مسح کیجئے کہ کوئی حصہ رہ نہ

جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔ پھر دوسری بار اسی طرح

ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لیکر گہنیوں سمیت مسح کیجئے، اس کا

بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے

عمر بن مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک لے جائیے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مس کرتے ہوئے گتے تک لائیے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مس کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مس کیجئے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲۲۷)

اور اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مس کر لیا تب بھی تیمم ہو گیا چاہے کہنی سے انگلیوں کی طرف لائے یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گئے مگر سنت کے خلاف ہوا۔ تیمم میں سر اور پاؤں کا مس نہیں ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

”میرے اعلیٰ حضرت کی پچیسویں شریف کے پچیس

حروف کی نسبت سے تیمم کے 25 مدنی پھول

مسکتے جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ

زمین کی چنس (یعنی قسم) سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔ ریتا، پھونا،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُود پاک نہ پڑھے۔

سُرمہ، گندھک، پتھر، زَبَر جَد، فیر وزہ، عقیق، وغیرہ جو اہر سے تِیْمَم

جائز ہے چاہے ان پر غبار ہو یا نہ ہو۔ (البحر الرائق ج ۱ ص ۲۵۶)

پکی اینٹ، چینی یا مٹی کے برتن سے تِیْمَم جائز ہے۔ ہاں اگر ان پر کسی

ایسی چیز کا جِرم (یعنی جسمِ یابِتہ) ہو جو جنسِ زمین سے نہیں مثلاً کانچ کا جِرم

ہو تو تِیْمَم جائز نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

جس مٹی، پتھر وغیرہ سے تِیْمَم کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضروری ہے

یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صرف خشک ہونے سے نجاست

کا اثر جاتا رہا ہو۔ (الدر المختار معہ رد المختار ج ۱ ص ۴۳۵) زمین، دیوار اور

وہ گرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے

سُکھ جائے اور نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز جائز

ہے مگر اس سے تِیْمَم نہیں ہو سکتا۔

یہ شک کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

فرضاً (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

مسجد اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا ڈری وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا

نشان بن جائے تو اس سے تیمم جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۷)

مسجد چونا، مٹی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجد کی اس سے تیمم جائز

ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور میٹ فٹش یا وال پیپر وغیرہ

کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنس زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل

ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسجد جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وضو

اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔ (فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)

مسجد ایسی بیماری کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں لہتھا ہونے

کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تاجر بہ ہو کہ جب بھی وضو یا غسل کیا بیماری بڑھ

گئی یا یوں کہ کوئی مسلمان لہتھا قابل طبیب جو ظاہری طور پر فاسق نہ

ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔ تو ان صورتوں میں تیمم کر سکتے

(الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۴۴۱)

ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

اگر سر سے نہانے میں پانی نقصان کرتا ہو تو گلے سے نہائیں اور پورے

سر کا مسح کریں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۰ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

جہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتانہ ہو وہاں بھی تِیْمَم

کر سکتے ہیں۔ (الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۱ ص ۴۴۱)

اگر اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے جو وُضُو کیلئے کافی ہے تو تِیْمَم جائز

نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور

نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تِیْمَم جائز ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)

قیدی کو قید خانے والے وُضُو نہ کرنے دیں تو تِیْمَم کر کے نماز پڑھ

لے بعد میں اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانے والے نماز بھی نہ

پڑھنے دیں تو اشارے سے پڑھے اور بعد میں اعادہ کرے۔ (ایضاً)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

مسجد ۱۷ اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے

گا (یاثرین چھوٹ جائیگی) تو تیمم جائز ہے۔ (ایضاً)

مسجد ۱۸ مسجد میں سو رہا تھا کہ غسل فرض ہو گیا تو جہاں تھا وہیں فوراً تیمم

کر لے یہی احوط (یعنی احتیاط کے زیادہ قریب) ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ

رضویہ ج ۳ ص ۴۹۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور) پھر باہر نکل آئے تاخیر کرنا حرام

ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۸)

مسجد ۱۹ وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائیگی تو تیمم

کرتے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۰۷)

مسجد ۲۰ عورت حیض و نفاس سے پاک ہوگئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

مسجد ۲۱ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ ہی تیمم کیلئے پاک مٹی تو

اسے چاہئے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و دپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نمازِ بلا نیتِ نمازِ بجالائے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۵) مگر پاک پانی یا مٹی پر قادر ہونے پر وضو یا تیمم کر کے نماز پڑھنی ہوگی۔


مذہب ۱ وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ (ایضاً ص ۶۵)
مذہب ۲ جس پر غسل فرض ہے اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وضو اور غسل دونوں کیلئے دو تیمم کرے بلکہ دونوں میں ایک ہی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۵۳)


مذہب ۳ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا غسل فرض ہو جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔
(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۱ ص ۲۴۹ ادارۃ القرآن)

مذہب ۴ عورت نے اگر ناک میں پھول وغیرہ پہنے ہوں تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ مسح نہیں ہو سکے گا۔
(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا، جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ہونٹوں کا وہ حصہ جو عادتاً منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے  اس پر **مَسْحٌ** ہونا ضروری ہے اگر منہ پر ہاتھ پھیرتے وقت کسی نے ہونٹوں کو زور سے دبایا کہ کچھ حصہ **مَسْحٌ** ہونے سے رہ گیا تو **تَيْمُمٌ** نہیں ہوگا۔ اسی طرح زور سے آنکھیں بند کر لیں جب بھی نہ ہوگا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۶۶)

انگوٹھی، گھڑی وغیرہ پہنے ہوں تو اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔  (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۲۰) اسلامی بہنیں بھی چوڑیاں وغیرہ ہٹا کر ان کے نیچے **مَسْحٌ** کریں۔ **تَيْمُمٌ** کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں۔ **پیارے دست و پا خود تَيْمُمٌ** نہیں کر سکتا تو کوئی دوسرا کروادے اس میں **تَيْمُمٌ** کروانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں، جس کو **تَيْمُمٌ** کروایا جا رہا ہے اس کو نیت کرنا ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۶)

مَدَنی مشورہ: وضو کے احکام سیکھنے کیلئے میرا رسالہ ”وضو کا طریقہ“

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پر صومبے شک تمہارا مجھ پر دُزود پاک پڑھا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اور نماز کے احکام سیکھنے کیلئے رسالہ ”نماز کا طریقہ“ کا مطالعہ مفید ہے۔

یارِ پُ مصطفیٰ! عَزَّوَجَلَّ وِصَلَى اللّٰهِ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں بار بار غسل کے مسائل

پڑھنے، سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے اور سنتوں کے مطابق غسل کرنے کی توفیق عطا

فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



طالبِ غمِ مدینہ

و بقیع و مغفرت



۱۴ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ

کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے۔ گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی

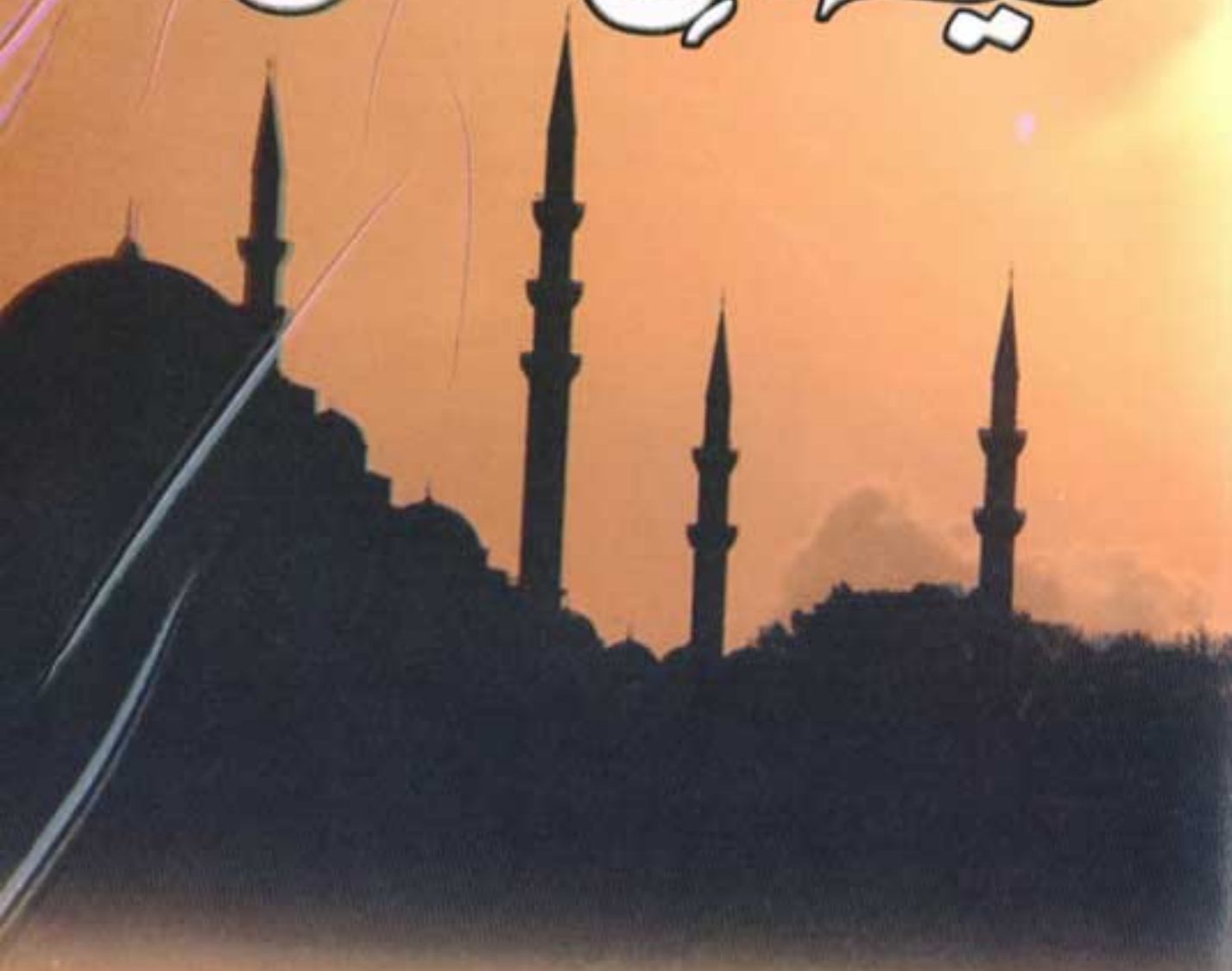
دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر

گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْ مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ !

فیضانِ اذان



- | | | | |
|-----|----------------------------------|-----|------------------------------------|
| 144 | اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ | 139 | قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے |
| 153 | اقامت کے 7 نڈنی پھول | 139 | موتی کے گنبد |
| 157 | سوشہیدوں کا ثواب کمائیے | 140 | گزشتہ گناہ معاف |
| 165 | اذان کی دُعا | 140 | مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں |
| 166 | ایمانِ مَفْضَل / ایمانِ مُجَمَّل | 141 | 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے |
| 167 | 6 کلمے | 143 | اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا |

وَرَقِ اللّٰہِ

فیضانِ اذان

اس رسالے میں ---

ایمان مفصل، ایمان مجمل، چھ کلمے

قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

مچھلیاں استغفار کرتی ہیں

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائے

سوشہیدوں کا ثواب کمائے

اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

ورق الٹئے ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

فیضانِ اذان

یہ رسالہ اول تا آخر پورا پڑھئے۔ قوی امکان
 ہے کہ آپکی کئی غلطیاں سامنے آجائیں۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صاحبِ مُعْطَر

پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ رحمتِ بُنیاد ہے، ”جس نے قرآنِ پاک پڑھا،

رَبِّ تَعَالَى کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود شریف پڑھا نیز اپنے

رَبِّ سے مَغْفِرَاتِ طَلَب کی تو اُس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کر لیا۔“۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ ! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

”اذان“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے

اذان کے فضائل پر مُشتمل 4 روایات

(۱) قَبْر میں کیڑے نہیں پڑیں گے

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ”ثواب

کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لٹھڑا ہوا ہے اور جب

مرے گا، قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔“

(التَّرغِيبُ وَالتَّرْهِيْبُ ج ۱ ص ۱۱۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۲) موتی کے گنبد

رَحْمَتِ عَالَمٍ، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کا فرمانِ معظّم ہے، میں جنت میں گیا، اُس میں موتی کے گنبد دیکھے اُس کی

خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا، اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عرض کی، آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت کے مُؤذِنوں اور اماموں کیلئے۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۰۸۹۶ دارالکتب العلمیہ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(۳) گزشتہ گناہ مُعاف

سلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جس نے پانچوں نمازوں کی اذانِ ایمان کی بنا پر بہ نیتِ ثواب کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۰۹۰۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۴) مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں

منقول ہے، اذان دینے والوں کیلئے ہر ایک چیز مغفرت کی دعا کرتی ہے یہاں تک کہ دریا میں مچھلیاں بھی۔ مُؤذِّن جس وقت اذان کہتا ہے فرشتے بھی دوہراتے جاتے ہیں اور جب فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے قیامت تک اُس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ جو مُؤذِّن کی حالت میں مر جاتا ہے اُسے عذابِ قبر نہیں ہوتا اور مُؤذِّن نَزَع کی سختیوں سے بچ جاتا ہے۔ قبر کی سختی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُزود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

اور تنگی سے بھی مامون (یعنی محفوظ) رہتا ہے۔

(ملخص از تفسیر سورہ یوسف للغزالی مترجم ص ۲۱ مرکز اولیاء لاہور)

اذان کے جواب کی فضیلت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار فرمایا، ”اے عورتو! جب تم ہلال کو اذان و اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔“ خواتین نے یہ سن کر عرض کی، یہ تو عورتوں کیلئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟ فرمایا، ”مردوں کیلئے دُگنا۔“

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۸۷ حدیث ۲۱۰۰۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں کمائیے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی رحمت پر قربان! اُس نے

ہمارے لئے نیکیاں کمانا، اپنے درجات بڑھوانا اور گناہ بخشوانا کس قدر آسان

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

فرما دیا ہے۔ مگر افسوس! اتنی آسانیوں کے باوجود بھی ہم غفلت کا شکار رہتے ہیں۔ پیش کردہ حدیثِ مبارک میں جوابِ اذان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے اُس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“ یہ دو کلمات ہیں اس طرح پوری اذان میں

۱۵ کلمات ہیں۔ اگر کوئی اسلامی بہن ایک اذان کا جواب دے یعنی مُؤذِّن جو

کہتا جائے اسلامی بہن بھی دوہراتی جائے تو اُس کو ۱۵ لاکھ نیکیاں ملیں گی۔

۱۵ ہزار درجات بلند ہونگے اور ۱۵ ہزار گناہ مُعَاف ہونگے۔ اور اسلامی بھائیوں

کیلئے یہ سب دُگنا ہے۔ فجر کی اذان میں دو مرتبہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے

تو فجر کی اذان میں ۱۷ کلمات ہو گئے اور یوں فجر کی اذان کے جواب میں ۱۷

لاکھ نیکیاں، ۱۷ ہزار درجات کی بلندی اور ۱۷ ہزار گناہوں کی مُعَافِی مِلی اور

اسلامی بھائیوں کیلئے دُگنا۔ اِقَامَت میں دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ بھی ہے

یوں اِقَامَت میں بھی ۱۷ کلمات ہوئے تو اِقَامَت کے جواب کا ثواب بھی فجر کی

اذان کے جواب جتنا ہوا۔ الحَاصِل اگر کوئی اسلامی بہن اہتمام کیساتھ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام اور دو پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

روزانہ پانچوں نمازوں کی اذانوں اور پانچوں اقامتوں کا جواب دینے میں کامیاب ہو جائے تو اسے روزانہ ایک کروڑ باسٹھ لاکھ نیکیاں ملیں گی، ایک لاکھ باسٹھ ہزار درجہ جات بلند ہونگے اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار گناہ مُعاف ہونگے اور اسلامی بھائی کو ڈگنا یعنی 3 کروڑ 24 لاکھ نیکیاں ملیں گی، 3 لاکھ 24 ہزار درجہ جات بلند ہونگے اور 3 لاکھ 24 ہزار گناہ مُعاف ہونگے۔

اذان کا جواب دینے والا جنتی ہو گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے،

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھ پر زور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

تو انہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضرور دیتے تھے۔

(ملخص از ابن عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲، ۴۱۳ دار الفکر، بیروت)

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

گنہ گدا کا حساب کیا وہ اگرچہ لاکھ سے ہیں سوا

مگر اے عفو ترے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

اذان و اقامت کے جواب کا طریقہ

مُؤَذِّن صاحب کو چاہئے کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہیں۔ **اللَّهُ أَكْبَرُ**

اللَّهُ أَكْبَرُ دونوں مل کر (بغیر سکتے کئے ایک ساتھ پڑھنے کے اعتبار سے) ایک کلمہ ہیں

دونوں کے بعد سکتے کرے (یعنی چپ ہو جائے) اور سکتے کی مقداریہ ہے کہ

جواب دینے والا جواب دے لے، سکتے کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ

مُسْتَحَب ہے۔ (الذُّرُّ الْمُخْتَارُ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۶) جواب دینے والے کو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

چاہئے کہ جب مُؤذِّن صَاحِبِ اللّٰهِ اَكْبَرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ کہہ کر سکتہ کریں یعنی خاموش

ہوں اُس وقت اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ اسی طرح دیگر کلمات کا جواب

دے۔ جب مُؤذِّن پہلی بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہے یہ کہے:-

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ترجمہ: آپ پر دُرُود ہو یا رسول اللہ ﷺ

(ردالمختار ج ۱ ص ۲۹۳ مصطفیٰ البابی مصر)

جب دوبارہ کہے یہ کہے:-

قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (ایضاً) یا رسول اللہ! آپ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

اور ہر بار انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں سے لگالے آخر میں کہے۔

اَللّٰهُمَّ مَتَّعِنِيْ بِالسَّمْعِ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ میری سننے اور دیکھنے کی

وَالْبَصَرِ۔ (ایضاً) قُوْت سے مجھے نفع عطا فرما۔

جو ایسا کرے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنے پیچھے پیچھے

جنت میں لے جائیں گے۔ (ایضاً)

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں (چاروں بار)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے (یعنی مُؤَذِّن نے جو کہا وہ بھی کہے اور لا حول بھی) بلکہ مزید یہ بھی ملا لے:-

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ
ترجمہ: جو اللہ عزوجل نے چاہا ہوا، جو نہیں
کَم يَكُنْ (در مختار مع رد المحتار ج ۲ چاہا نہ ہوا۔

ص ۸۲، عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں کہے،

صَدَقْتَ وَبَرَّرْتَ وَبِالْحَقِّ
ترجمہ: ٹو سچا اور نیکو کار ہے اور تو نے حق
نَطَقْتَ۔ (ایضاً ص ۸۳) کہا ہے۔

إِقَامَتِ كَا جَوَابِ مُسْتَحَبِّ هِيَ۔ اس کا جواب بھی اسی طرح ہے

فرق اتنا ہے کہ قَدَامَتِ الصَّلَاةِ کے جواب میں کہے،

أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا مَا دَامَتِ
ترجمہ: اللہ عزوجل اس کو قائم رکھے جب تک

آسمان اور زمین ہیں۔

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور کماتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

”صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ کے ۱۴ حُرُوف

کی نسبت سے اذان کے 14 مَدَنی پھول

مسجد ۱ پانچوں فرض نمازیں ان میں جمعہ بھی شامل ہے جب جماعتِ اولیٰ

کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنتِ مؤکدہ

ہے اور اس کا حکم مثلِ واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام

لوگ گنہگار ہونگے۔ (درمختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۶۰)

مسجد ۲ اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو وہاں کی مسجد کی اذان

اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مستحب ہے۔ (ایضاً ص ۶۲)


مسجد ۳ اگر کوئی شخص شہر کے باہر یا گاؤں، باغ یا کھیت وغیرہ میں ہے اور وہ

جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کافی ہے پھر بھی اذان کہہ لینا

بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی


اذان کی آواز وہاں پہنچتی ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

 مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے

اور اگر صرف اقامت کہہ لی تو کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ اذان بھی کہہ لے۔ چاہے تنہا ہو یا اس کے دیگر ہمراہی وہیں موجود ہوں۔

(درمختار معہ درمختار ج ۲ ص ۷۸)

 وقت شروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وقت سے پہلے کہہ دی یا وقت

سے پہلے شروع کی اور دورانِ اذان وقت آ گیا۔ دونوں صورتوں میں

اذان دوبارہ کہئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴) مُؤَذِّن صَاحِبَانِ كُو چاہئے کہ


وہ نقشہ **نِظَامُ الْاَوْقَاتِ** دیکھتے رہا کریں۔ کہیں کہیں مُؤَذِّن صَاحِبَانِ

وقت سے پہلے ہی اذان شروع کر دیتے ہیں۔ امام صاحبان اور انتظامیہ


کی خدمت میں بھی مَدَنِي التَّجَاہُے کہ وہ بھی اس مسئلہ (مَسْـَـئَـلَہ) پر نظر

رکھیں۔


فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم ارضین (بلکہ تمام) پر زود پاک پر ہو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔


مدینہ  خواتین اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان و اقامت

کہنا مکروہ ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۴۸)

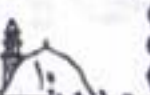
مدینہ  عورتوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا ناجائز ہے۔

(البحر الرائق ج ۱ ص ۶۱۴)

مدینہ  سمجھدار بچہ بھی اذان دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)


مدینہ  بے وضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وضو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی

الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۱۹۹ / فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۷۳)

مدینہ  خُنْشِی، فاسق اگرچہ عالم ہی ہو، نشہ والا، پاگل، بے غسل اور نا سمجھ

بچے کی اذان مکروہ ہے۔ ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔

(دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۷۵)

مدینہ  اگر مُؤَذِّنٌ ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۸۸ / عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

عمر بن مصعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مسجد کے باہر قبلہ رُوکھڑے ہو کر، کانوں میں انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے اذان کہی جائے مگر طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۵۵)

حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ سِيدِي طرف منہ کر کے کہے اور حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ اُلٹی طرف منہ کر کے، اگرچہ اذان نماز کیلئے نہ ہو مثلاً بچے کے کان میں کہی۔ یہ پھر ناقط منہ کا ہے سارے بدن سے نہ پھرے۔ (دُرِّمُحْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۶۶) بعض مُؤَدِّينِ ”صلوٰۃ“ اور ”فلاح“ پر پہنچنے پر نزاکت کے ساتھ دائیں بائیں چہرے کو تھوڑا سا ہلادیتے ہیں، یہ طریقہ غلط ہے۔ دُرِّسْت انداز یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح دائیں بائیں چہرہ کر لیا جائے اس کے بعد لفظ ”حَتَّىٰ“ کہنے کی ابتدا ہو۔

فجر کی اذان میں حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہنا مُسْتَحَب ہے۔ (دُرِّمُحْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۶۷) اگر نہ کہا جب

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

بھی اذان ہو جائیگی۔ (قانونِ شریعت ص ۷۷)

”اذانِ بلائی“ کے نو حروف کی نسبت سے جوابِ اذان کے ۹ مَدَنی پھول

مَدَنی اذانِ نماز کے علاوہ دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مثلاً بچہ

پیدا ہوتے وقت کی اذان۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۸۲)

مَدَنی مقتدیوں کو ٹھپے کی اذان کا جواب ہرگز نہ دینا چاہئے یہی احوط

(یعنی احتیاط سے قریب) ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دو خطبوں کے

درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زَبان سے تَلْفُظْ اَصْلًا نہ ہو تو کوئی حَرَج

نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زَبان سے بھی جوابِ اذان دے یا دُعا

کرے بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۳۰-۳۰۱)

مَدَنی اذانِ سُننے والے کیلئے اذان کا جواب دینے کا حَکْم ہے۔ (عالمگیری

ج ۱ ص ۵۷) جُب (یعنی جسے جماع یا احتلام کی وجہ سے غسل کی حاجت ہو) بھی

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔

اذان کا جواب دے۔ البتہ حیض و نفاس والی عورت، خطبہ سننے والے،

نمازِ جنازہ پڑھنے والے، جماع میں مشغول یا جو قضاے حاجت میں

ہوں اُن پر جواب نہیں۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۲۰۳)

جب اذان ہو تو اتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جوابِ سلام اور تمام کام

موقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے

اور جواب دیجئے اقامت میں بھی اسی طرح کیجئے۔

(دُرِّ مُخْتَارٍ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۸۶ / عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

اذان کے دوران چلنا، پھرنا، غذا، برتن کوئی سی چیز اٹھانا، رکھنا،

چھوٹے بچوں سے کھیلنا، اشاروں میں گفتگو کرنا وغیرہ سب کچھ

موقوف کر دینا ہی مناسب ہے۔

جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس کا معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ

برا ہونے کا خوف ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۳۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

راتے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو بہتر یہ ہے کہ اتنی دیر کھڑا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

ہو جائے چپ چاپ سُنے اور جواب دے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

مسجد اگر چند اذانیں سُنے تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ

سب کا جواب دے۔ (دُرِّ الْمُحْتَارِ مَعَ رَدِّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۸۲)

مسجد اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب

دے لے۔ (رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۸۱)

”یا مصطفیٰ“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے اِقامت کے ۷ مَدَنی پھول

مسجد اِقامت مسجد میں امام کے عین پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے اگر


عین پیچھے موقع نہ ملے تو سیدھی طرف مناسب ہے۔


(ملخص از: فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۷۲)

مسجد اِقامت اذان سے بھی زیادہ تاکیدِ سنت ہے۔

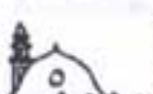
(دُرِّ الْمُحْتَارِ مَعَ رَدِّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۶۸)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔


۳  اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷)

۴  اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتے نہ کریں۔

(دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۸)


۵  اقامت میں بھی حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ میں

دائیں بائیں منہ پھیریں۔ (دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۶)

۶  اقامت اسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے اذان دینے والے کی

اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور مُؤَذِّنٌ (یعنی جس

نے اذان دی تھی اُس) کونا گوارا ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۵۴)

۷  اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ

ہے بلکہ بیٹھ جائے اسی طرح جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے

رہیں اور اُس وقت کھڑے ہوں جب مُكَبَّرٌ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ

نورمان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُو و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

پر پہنچے یہی حکم امام کیلئے ہے۔ (ایضاً ص ۵۵)

”میرے غوث اعظم“ کے گیارہ حُرُوف کی

نسبت سے اذان دینے کے 11 مُسْتَحَبِّ مَوَاقِع

(۱) بچے (۲) مغموم (۳) مرگی والے (۴) غضبناک اور بد مزاج آدمی اور (۵)

بد مزاج جانور کے کان میں (۶) لڑائی کی شدت کے وقت (۷) آتش زدگی

(آگ لگنے) کے وقت (۸) میت دفن کرنے کے بعد (۹) جن کی سرکشی کے وقت

(یا کسی پر جن سوار ہو) (۱۰) جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس

وقت۔ نیز (۱۱) وِبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مُسْتَحَبِّ ہے۔

(ذُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۵۰)

مسجد میں اذان دینا خلافِ سنت ہے

آج کل اکثر مسجد کے اندر ہی اذان دینے کا رواج پڑ گیا ہے جو کہ

خلافِ سنت ہے۔ ”عالمگیری“ وغیرہ میں ہے اذان خارجِ مسجد میں کہی جائے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مسجد میں اذان نہ کہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۵۵) میرے آقا
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عظیم البرکت، عظیم
المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین وملت، حامیِ سنت، ماحی
بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ
مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے
ہیں ”ایکبار بھی ثابت نہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے
اندر اذان دلوائی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۲۱۴) سید کی اعلیٰ حضرت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں، مسجد میں اذان دینی مسجد و دربارِ الہی کی گستاخی و بے ادبی
ہے۔ (ایضاً ص ۴۱۱) صحنِ مسجد کے نیچے جہاں جوتے اتارے جاتے ہیں۔ وہ
جگہ خارجِ مسجد ہوتی ہے وہاں اذان دینا بلا تکلف مطابق سنت ہے۔ (ایضاً ص
۴۰۸) جمعہ کی اذانِ ثانی جو آج کل (خطبہ سے قبل) مسجد میں خطیب کے منبر کے
سامنے مسجد کے اندر دی جاتی ہے یہ بھی خلافِ سنت ہے، جمعہ کی اذانِ ثانی بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم سرطین (میہا لہام) پر ذرود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مسجد کے باہر دی جائے مگر مؤذنِ خطیب کے سامنے ہو۔

(فتح القدیر ج ۲ ص ۲۹)

سو شہیدوں کا ثواب کمائیے

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اِحیائے سنتِ علماء کا تو خاص فرضِ منحصی ہے اور جس مسلمان سے ممکن ہو اس کیلئے حکم عام ہے، ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں (اذان اور جمعہ کی اذانِ ثانی مسجد کے باہر دینے کی) اس سنت کو زندہ کریں اور سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ (فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۴۰۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے، ”جو فسادِ امت کے وقت میری سنت کو مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔“ اسے ”بیہتی“ نے زہد میں روایت کی ہے (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۰) اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے فتاویٰ رضویہ ج ۵ ”باب الاذان والاقامة“ (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن) کا مطالعہ فرمائیے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

اذان سے پہلے یہ دُرُودِ پاک پڑھئے

اذان و اقامت سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دُرُود

وسلام کے یہ چار صغیے پڑھ لیجئے۔

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰی اِلٰكِ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ

وَعَلٰی اِلٰكِ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

پھر دُرُودِ وسلام اور اذان میں فَصْل (یعنی گپ) کرنے کے لیے یہ اعلان

کیجئے، ”اذان کا احترام کرتے ہوئے گفتگو اور کام کاج روک کر اذان کا جواب

دیتے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے“۔ اس کے بعد اذان دیتے۔ دُرُودِ وسلام اور

اقامت کے درمیان یہ اعلان کیجئے ”اعتراف کی نیت کر لیجئے، موبائل فون ہو تو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بند کر دیجئے۔“ اذان و اقامت سے قبل تَسْمِیَہ اور دُرُودِ وسلام کے مخصوص چار صیغوں کی مَدَنی التجا اس شوق میں کر رہا ہوں کہ اس طرح میرے لئے بھی کچھ ثواب جاریہ کا سامان ہو جائے اور فَضْل (یعنی گپ رکھنے) کا مشورہ فتاویٰ رضویہ کے فیضان سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک اِسْتِثْنَاء کے جواب میں امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”دُرُودِ شریف قبل اقامت پڑھنے میں حرج نہیں مگر اقامت سے فَضْل (یعنی فاصلہ یا علیحدگی) چاہئے یا دُرُودِ شریف کی آواز، آوازِ اقامت سے ایسی جدا (مَثَلًا دُرُودِ شریف کی آواز اقامت کی بہ نسبت کچھ پست) ہو کہ امتیاز رہے اور عوام کو دُرُودِ شریف جُزْءِ اقامت (یعنی اقامت کا حصہ) نہ معلوم ہو“

(فتاویٰ رضویہ تخریج شدہ ج ۵ ص ۳۸۶)

وَسْوَسَہ: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری اور دَوْرِ خُلَفَاۓ رَاشِدِیْنَ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ مِیْلِ اَذَانَ سے پہلے دُرُودِ شریف نہیں پڑھا جاتا تھا لہذا ایسا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور دو مجھ تک پہنچتا ہے۔

کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے۔ (معاذ اللہ عزوجل)

جوابِ وَسْوَسہ: اگر یہ قاعدہ تسلیم کر لیا جائے کہ جو کام اُس دور میں نہیں

ہوتا تھا وہ اب کرنا بُری بدعت اور گناہ ہے تو پھر فی زمانہ نظامِ درہم برہم ہو جائیگا۔

بے شمار مثالوں میں سے فقط ۱۲ مثالیں پیش کرتا ہوں کہ یہ کام اُس مبارک دور

میں نہیں تھے اور اب ان کو سب نے اپنایا ہوا ہے۔ (۱) قرآنِ پاک پر نُقْطے اور

اِغْرَابِ حُجَّاجِ بْنِ یُوسُفِ نے ۹۵ھ میں لگوائے۔ (۲) اسی نے ختمِ آیات

پر علامات کے طور پر نُقْطے لگوائے۔ (۳) قرآنِ پاک کی چھپائی (۴) مسجد کے

وَسْطِ میں امام کے کھڑے رہنے کیلئے طاقِ نما محراب پہلے نہ تھی و لیدِ مروانی کے

دور میں سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کی۔ آج کوئی مسجد اس

سے خالی نہیں۔ (۵) چھ کلمے (۶) علمِ صَرَفِ و نَحْوُ (۷) علمِ حدیث اور احادیث کی

اَقْسَامِ (۸) درسِ نظامی (۹) شریعت و طریقت کے چار سلسلے (۱۰) زبان سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر کسی مرتبہ نماز اور کسی مرتبہ نماز اور دو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نماز کی نیت (۱۱) ہوائی جہاز کے ذریعہ سفرِ حج (۱۲) جدید سائنسی ہتھیاروں کے ذریعے جہاد۔ یہ سارے کام اس مبارک دور میں نہیں تھے لیکن اب انہیں کوئی گناہ نہیں کہتا تو آخر اذان و اقامت سے پہلے بیٹھے بیٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرو و سلام پڑھنا ہی کیوں بُری بدعت اور گناہ ہو گیا! یاد رکھئے کسی معاملے میں عدمِ جواز کی دلیل نہ ہونا خود دلیلِ جواز ہے۔ یقیناً، یقیناً، یقیناً ہر وہ نئی چیز جس کو شریعت نے منع نہیں کیا وہ مباح اور جائز ہے اور یہ امرِ مسلم ہے کہ اذان سے پہلے دُرو و شریف پڑھنے کو کسی بھی حدیث میں منع نہیں کیا گیا لہذا منع نہ ہونا خود بخود ”اجازت“ بن گیا اور اچھی اچھی باتیں اسلام میں ایجاد کرنے کی تو خود مدینے کے تاجور، نبیوں کے سرور، حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور مسلم کے باب ”کتاب العلم“ میں سلطانِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانِ اجازت

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نشان موجود ہے،

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً

جس شخص نے مسلمانوں میں کوئی نیک

حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ

طریقہ جاری کیا اور اسکے بعد اس طریقہ پر

لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا

عمل کیا گیا تو اس طریقہ پر عمل کرنے والوں

يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ۔

کا اجر بھی اسکے (یعنی جاری کرنے والے) کے نامہ

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۱)

اعمال میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں

کے اجر میں کمی نہیں ہوگی۔

مطلب یہ کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے وہ بڑے ثواب کا

حقدار ہے تو بلاشبہ جس خوش نصیب نے اذان و اقامت سے قبل دُور و سلام کا

رَوَاج ڈالا ہے وہ بھی ثوابِ جاریہ کا مُستحق ہے، قیامت تک جو مسلمان اس

طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اُن کو بھی ثواب ملے گا اور جاری کرنے والے کو بھی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

ملتا رہے گا اور دونوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال ہو کہ حدیثِ پاک میں ہے، ”کُلُّ

بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ“ یعنی ہر بدعت (نئی بات) گمراہی ہے اور

ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) اس حدیث شریف

کے کیا معنی ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ پاک حق ہے۔ یہاں بدعت

سے مراد بدعتِ سیئۃ یعنی بُری بدعت ہے اور یقیناً ہر وہ بدعت بُری ہے جو کسی

سنت کے خلاف یا سنت کو مٹانے والی ہو۔ چنانچہ سپدنا شیخ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو بدعت کہ اصول اور قواعدِ سنت کے مُوافق

اور اُس کے مطابق قیاس کی ہوئی ہے (یعنی شریعت و سنت سے نہیں ٹکراتی) اُس کو

بدعتِ حَسَنہ کہتے ہیں اور جو اس کے خلاف ہو وہ بدعتِ گمراہی کہلاتی ہے۔

(أَشِعَّةُ اللَّمَعَاتِ ج ۱ ص ۱۲۵)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُروودِ پاک پڑھو، تمہارا مجھ پر دُروودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اذان

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ

نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی

أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ

دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کیلئے آؤ۔

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔ نجات پانے کے لئے آؤ۔

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

نجات پانے کے لئے آؤ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ

أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

اذان کی دُعاء

اذان کے بعد مُؤذِن و سامِعین دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں:-

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّائِمَةُ وَالصَّلَاةُ

اے اللہ! اس دعا و تائمتہ اور صلوٰۃ

الْقَائِمَةِ اِتِّسَيْدَنَا مُحَمَّدًا لِّوَسِيلَةٍ

قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِيلَةِ وَالذَّرَجَةِ الرَّفِيعَةِ وَابْعَثْهُ

اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور اُن کو

مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاَرْزُقْنَا

مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت

شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما۔ بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں

الْمِيعَادَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

کرتا۔ ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

ایمانِ مفصل اَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَأَكْتِهَ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور

کُتِبَهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرًا

اسکی کتابوں پر اور اسکی رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ ابھی اور

وَشِرْكَاهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبَعَثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

بڑی تقدیر اللہ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل اَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ إِقْرَارًا

اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اسکی تمام احکام قبول کئے زبان

بِاللِّسَانِ وَتَصَدِّيقًا بِالْقَلْبِ ط

سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُورِ پاک پڑھو، تمہارا بھروسہ دُورِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

شش کلمے

صلی اللہ علیہ وسلم

اَوَّلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

دُوسرا کلمہ شہادت اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط

(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تحمید سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے جو سب سے بڑا حکمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

ترجمہ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُرد شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اس کا کوئی شریک نہیں اُس کیلئے ہے بادشاہی اور اُس کے لئے حمد ہے

يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ

دُہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اُس کو ہرگز کبھی موت

أَبَدًا أَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

نہیں آئے گی۔ بڑے جلال اور بزرگی والا ہے۔

بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پَا نِحْوَا كَلِمَةً اسْتَغْفَارُ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ رَبِّي مِنْ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا ہر دنگار ہے

كُلِّ ذَنْبٍ أَدْنَبْتُهُ عَمَلًا أَوْ خَطَا سِرًّا

ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا

أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ

ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اُس گناہ

الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا

سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں

أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ

جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور غیبوں کا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

الْعِيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ وَلَا حَوْلَ وَ

چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت

لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو سب سے بڑھتے والا ہے۔

چَهَّطَا كَلِمَةً يَكْفُرُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے

أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَ

کہ میں کس شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور

أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبْتُ عَنْهُ وَ

بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جیلو میں نہیں جانتا اور میں نے

تَبَّرَاتُ مِنْ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ وَ

اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور

الْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْفَوَاحِشِ

غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بیجائیوں سے

وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسْأَلُكَ وَقَوْلُ

اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں،

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

پان گٹکے کی تباہ کاریاں

از شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ
 افسوس! آج کل پان، گڑکا، خوشبودار سونف سپاری مین پوڑی اور سگریٹ نوشی وغیرہ عام ہے۔ اگر خدا نخواستہ
 آپ ان میں سے کسی چیز کے عادی ہیں تو ڈاکٹر کے کہنے پر بصد ندامت چھوڑنا پڑ جائے اس سے قبل بیٹھے محبوب صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ والہ وسلم کی امت کے ادنیٰ نعمتوار سگ مدینہ غنی عنہ کی درد بھری درخواست مان کر چھوڑ دیجئے۔

بعض اوقات اسلامی بھائی کو پان گٹکے سے منہ لال کئے ہوئے دیکھ کر دل جلتا ہے، اور جب کوئی آکر بتاتا ہے کہ میں
 نے پان، گڑکا یا سگریٹ کی عادت ترک کر دی ہے تو دل خوش ہوتا ہے۔ امت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت عرض
 ہے، بکثرت پان، گڑکا وغیرہ کھانے والے کاسب سے پہلے منہ متاثر ہوتا ہے۔ ایک اسلامی بھائی جنہوں نے گڑکا کھا کھا
 کر منہ لال کیا ہوا تھا ان سے میں نے (یعنی سگ مدینہ غنی عنہ نے) منہ کھولنے کو کہا تو بمشکل تھوڑا سا کھول پائے، زبان باہر
 نکالنے کی درخواست کی تو صحیح طرح سے نہ نکال سکے۔ پوچھا، منہ میں چھالا ہو گیا ہے؟ بولے، جی ہاں۔ میں نے اُنکو پان
 بند کر دینے کا مشورہ عرض کیا۔ الحمد للہ عزوجل انہوں نے مجھ غریب کی بات مان کر گڑکا کھانے کی عادت ترک کر
 دی۔ ہر پان یا گڑکا کھانے والا اپنے منہ کا اسی طرح ضرور امتحان کرے۔ کیوں کہ اس کا زیادہ استعمال منہ کے نرم گوشت
 کو سخت کر دیتا ہے جس کے سبب منہ پورا کھولنا اور زبان ہونٹوں کے باہر نکالنا دشوار ہو جاتا ہے، نیز چونے کا مسلسل
 استعمال منہ کی جلد کو پھاڑ کر چھالا بنا دیتا ہے اور یہی منہ کا سر ہے، ایسے شخص کو چھالیہ، گڑکا، مین پوڑی اور پان وغیرہ سے
 فوراً جان چھڑا لینی چاہئے ورنہ یہی السر آگے چل کر معاذ اللہ غزوہ جمل کینسر کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

پان گڑکا اور پیٹ کا کینسر

یہ بھی غور فرمائیے کہ جو پوٹو نامہ کے گوشت کو کاٹ سکتا ہے وہ پیٹ کے اندر جا کر نہ جانے کیا کیا تباہی مچاتا
 ہوگا! چونکہ آنتوں اور معدے میں بھی بعض اوقات کٹ لگا دیتا ہے۔ فوری طور پر اس کا پتا نہیں چلتا۔ جب السر حد سے
 زیادہ بڑھ جاتا ہے تب کہیں معلوم ہوتا ہے۔ یہی السر آگے بڑھ کر پیٹ کے کینسر کا بھیا تک روپ دھار سکتا ہے۔

پان یا گڑکا اور گلے کا کینسر

پان یا گڑکا بکثرت کھانے والے کی پہلے پہل آواز میں خرابی پیدا ہوتی اور گلا بیمار ہو جاتا ہے، اگر وہ اس
 تکلیف کو تنبیہ (NOTICE) تصور کر کے پان یا گڑکا سے باز نہیں آتا تو بڑھتے بڑھتے معاذ اللہ غزوہ جمل گلے کے
 کینسر (THROAT CENCER) تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے گلے کے کینسر کے مریضوں میں سے
 60 فیصد سے لیکر 70 فیصد تعداد پان یا گڑکا کھانے والوں کی ہوتی ہے۔

یا اللہ! عزوجل ہم سب سے ہمیشہ کیلئے راضی ہو اور پان، گٹکے اور تمباکو نوشی وغیرہ کی تباہ کاریوں سے بچائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نماز کا طریقہ



- | | | | |
|-----|--------------------------------|-----|--------------------------------------|
| 237 | گرد آلود پیشانی کی فضیلت | 174 | قیامت کا سب سے پہلا سوال |
| 239 | نماز توڑنے والی 29 باتیں | 176 | شدید زخمی حالت میں نماز |
| 256 | گدھے جیسا منہ | 179 | چور کی دو قسمیں |
| 263 | ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟ | 191 | اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق |
| 292 | صاحب مزار کی انفرادی کوشش! | 215 | کار پیٹ کے نقصانات |
| 294 | ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی! | 233 | سُنّتوں کا ایک اہم مسئلہ |

وَرَقِ اللّٰہِ

نماز کا طریقہ (حقیقی)

اس رسالے میں ---

چور کی دو قسمیں ---

شدید زخمی حالت میں ---

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

کار پیٹ کے نقصانات ---

صاحب مزار کی انفرادی کوشش۔

گدھے جیسا منہ ---

ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی ---

ورق ایٹھے ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

نماز کا طریقہ (خفی)

شیطان لاکھ روکے! یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے ،
 ان شاء اللہ عزوجل اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے ۔

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم نے نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرود شریف پڑھنے والے سے فرمایا، ”دعا مانگ قبول

کی جائے گی سوال کر، دیا جائے گا۔“ (سنن النسائی ج ۱ ص ۱۸۹ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ ا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کے بے شمار

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

فضائل اور نہ پڑھنے کی سخت سزائیں وارد ہیں، چنانچہ پارہ ۲۸ سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ کی آیت نمبر ۹ میں ارشادِ باری ہے،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ
أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۹﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو!
تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں
اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے اور جو ایسا
کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نقل کرتے
ہیں، مفسرین کرام رَحْمَتُهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ
تعالیٰ کے ذکر سے پانچ نمازیں مراد ہیں، پس جو شخص اپنے مال یعنی خرید و
فروخت، معیشت و روزگار، ساز و سامان اور اولاد میں مصروف رہے اور وقت پر
نماز نہ پڑھے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے۔

(کتاب الکبائر ص ۲۰ دار مکتبة الحياة بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

قیامت کا سب سے پہلا سوال

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے، ”قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب

سے پہلے نماز کا سوال ہوگا۔ اگر وہ دُرست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر

اس میں کمی ہوئی تو وہ رُسا ہوا اور اُس نے نقصان اُٹھایا۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۱۱۵ حدیث ۱۸۸۸۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نمازی کیلئے نور

سرکارِ دُعا عالم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے، ”جو شخص نماز کی حفاظت کرے، اس کے لیے

نمازِ قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے، اس

کے لیے بروزِ قیامت نہ نور ہوگا اور نہ دلیل اور نہ ہی نجات۔ اور وہ شخص قیامت

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۱ حدیث ۱۶۱۱ دارالفکر بیروت)

کس کا کس کے ساتھ حشر ہوگا!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ

اللہ القوی نقل کرتے ہیں، بعض علمائے کرام زحمتہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

نماز کے تارک کو ان چار (فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف) کے ساتھ اس لیے

اٹھایا جائے گا کہ لوگ عموماً دولت، حکومت، وزارت اور تجارت کی وجہ سے نماز کو

ترک کرتے ہیں۔ جو حکومت کی مشغولیت کے سبب نماز نہیں پڑھے گا اس کا

حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جو دولت کے باعث نماز ترک کریگا تو اس کا قارون

کے ساتھ حشر ہوگا، اگر ترک نماز کا سبب وزارت ہوگی تو فرعون کے وزیر ہامان

کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر تجارت کی مصروفیت کی وجہ سے نماز چھوڑے گا تو اس کو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود پڑھو تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

مکہ مکرمہ کے بہت بڑے کافر تاجر اُبی بن خلف کے ساتھ بروز قیامت اٹھایا جائے گا۔
(کتاب الکبائر ص ۲۱ دار مکتبۃ الحیاء بیروت)

شدید زخمی حالت میں نماز

جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو عرض کی گئی، اے امیر المؤمنین! نماز (کا وقت ہے) فرمایا، جی ہاں، سنئے! ”جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔“ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدید زخمی ہونے کے باوجود نماز ادا فرمائی۔ (ایضاً)

نماز پر نور یا تاریکی کے اسباب

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت، شفیع امت، شہنشاہ نبوت، تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، ”جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کے لیے کھڑا ہو، اس کے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جس نے مجھ پر صبح اور شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رُکوع، سُجود اور قرآت کو مکمل کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تُو نے میری حفاظت کی۔ پھر اس نماز کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے چمک اور نور ہوتا ہے۔ پس اس کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے اور وہ نماز اس نمازی کی شفاعت کرتی ہے۔ اور اگر وہ اس کا رُکوع، سُجود اور قرآت مکمل نہ کرے تو نماز کہتی ہے، اللہ تعالیٰ تجھے چھوڑ دے جس طرح تُو نے مجھے ضائع کیا۔ پھر اس نماز کو اس طرح آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے کہ اس پر تاریکی چھائی ہوتی ہے اور اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر اس کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر مارا جاتا ہے۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۹ حدیث ۱۹۰۴۹)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

برے خاتمے کا ایک سبب

حضرت سیدنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھتے ہوئے رکوع اور سُجود پورے ادا نہیں کرتا تھا۔ تو اُس سے فرمایا، ”تم نے جو نماز پڑھی اگر اسی نماز کی حالت میں انتقال کر جاؤ تو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طریقہ پر تمہاری موت واقع نہیں ہوگی (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱۲) سنن نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، ”تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا، چالیس سال سے۔ فرمایا، تم نے چالیس سال سے بالکل نماز ہی نہیں پڑھی اور اگر اسی حالت میں تمہیں موت آگئی تو دین محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر نہیں مرو گے۔“

(سنن نسائی ج ۲ ص ۵۸ دار الحیل بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس نے کتاب میں مجھ پر اور ہر ایک نماز پر کتاب میں لکھا ہے کہ تم اس کتاب میں لکھا ہے گا کہ اسے اس لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

نماز کا چور

حضرت سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ،
قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّرِ پَیئِنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ
باقرینہ ہے، ”لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے“، عرض
کی گئی، ”یا رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! نماز کا چور کون ہے؟“ فرمایا،
” (وہ جو نماز کے) رُکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔“

(مسندِ امام احمد بن حنبل ج ۸ ص ۳۸۶ حدیث ۲۲۷۰۵ دار الفکر بیروت)

چور کی دو قسمیں

مفسرِ شہیرِ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان اس حدیث

کے تحت فرماتے ہیں، معلوم ہو امال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیوں کہ

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُورِ پاک پڑھو، تمہارا مجھ پر دُورِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

مال کا چور اگر سزا بھی پاتا ہے تو کچھ نہ کچھ نفع بھی اٹھالیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا اس کے لئے نفع کی کوئی صورت نہیں۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے جبکہ نماز کا چور اللہ عز و جل کا حق، یہ حالت ان کی ہے جو نماز کو ناقص پڑھتے ہیں اس سے وہ لوگ درسِ عبرت حاصل کریں جو سرے سے نماز پڑھتے ہی نہیں۔

(میراۃ ج ۲ ص ۷۸ صیاء القرآن پبلی کیشنز)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اول تو لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں ان کی اکثریت سنتیں سیکھنے کے جذبے کی کمی کے باعث آج کل صحیح طریقے سے نماز پڑھنے سے محروم رہتی ہے۔ یہاں مختصر نماز پڑھنے کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے۔ برائے مدینہ! بہت زیادہ غور سے پڑھئے اور اپنی نمازوں کی اصلاح فرمائیے:-

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ رُو دُشرف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے قیر اطاز رکھتا اور ایک قیر اطاحہ بہاڑ جتا ہے۔

نماز کا طریقہ (حنفی)

باؤٹھو قبلہ رُو اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلی کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائیے کہ انگوٹھے کان کی نو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی ہوں نہ خوب کھلی بلکہ اپنی حالت پر (NORMAL) رکھیں اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں نظر سجدہ کی جگہ ہو۔ اب جو نماز پڑھنا ہے اُس کی نیت یعنی دل میں اس کا پکا ارادہ کیجئے ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لیجئے کہ زیادہ اچھا ہے (مثلاً نیت کی میں نے آج کی ظہر کی چار رکعت فرض نماز کی، اگر باجماعت پڑھ رہے ہیں تو یہ بھی کہہ لیں پیچھے اس امام کے) اب تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ نیچے لائیے اور ناف کے نیچے اس طرح باندھئے کہ سیدھی ہتھیلی کی گدی الٹی کلائی کے سرے پر اور بیچ کی تین انگلیاں الٹی کلائی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) مجھ پر زود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کی پیٹھ پر اور اُنگوٹھا اور چھننگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کلائی کے اُغل بَغل۔ اب اس طرح شَاء پڑھئے:-

سُبْحٰنَكَ اللَّهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

پاک ہے تو اے اللہ عزوجل اور میں
تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام بَرَکت والا
ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے
سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تَعَوُّذ پڑھئے:-

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر تَسْمِيَةَ پڑھئے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جب تم نزلین (شہادہ اسلام) پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو۔ تم میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

پھر مکمل سورۃ فاتحہ پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١﴾

ترجمہ کنز الایمان: سب

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿٢﴾

خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے

جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴿٣﴾

والا، روزِ جزا کا مالک۔ ہم تجھی کو

پوچھیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿٤﴾

سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿٥﴾

نے احسان کیا، نہ اُن کا جن پر غضب

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

وَالضَّالِّينَ ﴿٦﴾

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

سُورَةُ فَاتِحَةٍ ختم کر کے آہستہ سے آمین کہئے۔ پھر تین آیا

ت یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا کوئی سورت مثلاً

سورۃِ اخلاص پڑھئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ترجمہ کنز الایمان: اللہ عزوجل

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ^ج کے نام سے شروع جو بہت مہربان

اللّٰهُ الصَّمَدُ^ج لَمْ یَلِدْ^ج رحمت والا۔ تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ

وَلَمْ یُولَدْ^ج ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُسکی

کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ^ج

اور نہ اُس کے جوڑ کا کوئی۔

اب اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور گھٹنوں کو اس

طرح ہاتھ سے پکڑیے کہ ہتھیلیاں گھٹنوں پر اور انگلیاں اچھی طرح پھیلی ہوئی

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

ہوں۔ پیٹھ نکھی ہوئی اور سر پیٹھ کی سیدھ میں ہو اور نچا نچا نہ ہو اور نظر قدموں پر ہو۔

کم از کم تین بار رکوع کی تسبیح یعنی **سُبْحَانَ رَبِّكَ الْعَظِيمِ**

کہئے۔ پھر تسبیح (تس۔ میع) یعنی **سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**

کہتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیے، اس کھڑے ہونے کو **قَوْمہ** کہتے

ہیں۔ اگر آپ **مُنْفِرِد** ہیں یعنی اکیلے نماز پڑھ رہے ہیں تو اس کے بعد کہئے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتے ہوئے اس طرح

سجدے میں جائیے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ ہاتھ دونوں ہاتھوں کے بیچ

میں اس طرح سر رکھے کہ پہلے ناک پھر پیشانی اور یہ خاص خیال رکھے کہ

ناک کی نوک نہیں بلکہ ہڈی لگے اور پیشانی زمین پر جم جائے، نظر ناک پر

دینہ

۱ یعنی پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار ۲ یعنی اللہ عزوجل نے اُس کی سُن لی جس نے اُس کی تعریف کی

۳ اے اللہ! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔

مرصان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

رہے، بازوؤں کو کروٹوں سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پینڈ لیوں سے جُدا

رکھے۔ (ہاں اگر صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے لگائے رکھے) اور دونوں پاؤں کی

دسوں انگلیوں کا رُخ اس طرح قبلہ کی طرف رہے کہ دسوں انگلیوں کے

پیٹ (یعنی انگلیوں کے تلووں کے ابھرے ہوئے حصے) زمین پر لگے رہیں۔ ہتھیلیاں

پچھی رہیں اور انگلیاں قبلہ رُور ہیں مگر کلائیوں زمین سے لگی ہوئی مت رکھے۔ اور اب

کم از کم تین بار سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

پڑھئے پھر سر اس طرح اٹھائیے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں۔

پھر سیدھا قدم کھڑا کر کے اُس کی انگلیاں قبلہ رُخ کر دیجئے اور اُلٹا قدم بچھا کر

اس پر خوب سیدھے بیٹھ جائیے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس

دینہ

اے پاک ہے پروردگار سب سے بلند۔

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

رکھئے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی جانب اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں

کے پاس ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ پھر کم از کم

ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی مقدار ٹھہریے (اس وقت میں اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

یعنی اے اللہ عزوجل میری مغفرت فرما کہہ لینا مستحب ہے) پھر اللَّهُ اکبر کہتے ہوئے پہلے

سجدے ہی کی طرح دوسرا سجدہ کیجئے۔ اب اسی طرح پہلے سر اٹھائیے پھر

ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑے ہو جائیے۔ اٹھتے وقت بغیر مجبوری

زمین پر ہاتھ سے ٹیک مت لگائیے۔ یہ آپ کی ایک رُكْعَت پوری ہوئی۔ اب

دوسری رُكْعَت میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر الحمد اور

سورۃ پڑھئے اور پہلے کی طرح رُكُوع اور سجدے کیجئے دوسرے سجدے سے

سر اٹھانے کے بعد سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلْتَا قَدَمِ بَجْحَا کر بیٹھ جائیے دُور رُكْعَت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

کے دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا قَعْدَہ کہلاتا ہے اب قَعْدَہ میں

تَشْهِدُ (ت - شَہ - ہُد) پڑھئے:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ

وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ

عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

جب تَشَهُد میں لَفِظِ لَا کے قریب پہنچیں تو سیدھے ہاتھ کی بیچ کی

اُنگلی اور اُنگھوٹھے کا حلقہ بنا لیجئے اور چھنکلیا (یعنی چھوٹی اُنگلی) اور بِنَصْر یعنی اس

کے برابر والی اُنگلی کو ہتھیلی سے ملا دیجئے اور (اَشْهَدُ اَلَّ کے فوراً بعد) لَفِظِ لَا کہتے

ہی کلمے کی اُنگلی اٹھائیے مگر اس کو ادھر ادھر مت ہلایئے اور لَفِظِ اَلَّا پر گر دیجئے

اور فوراً سب اُنگلیاں سیدھی کر لیجئے۔ اب اگر دو سے زیادہ رَکعتیں پڑھنی ہیں تو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیئے۔ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہیں تو تیسری

اور چوتھی رَکعت کے قیام میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اور اَلْحَمْدُ شریف پڑھے، سُورَتِ مَلَانِے کی ضرورت نہیں۔ باقی اَفْعَالِ اِسی

طرح بجالیئے اور اگر سُنَّتِ وَنَفْلِ ہوں تو سُورَةُ فَاتِحَةِ کے بعد سُورَتِ بھی ملایئے

(ہاں اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو کسی بھی رَکعت کے قیام میں قِرَاءَتِ نہ کیجئے)

مرمن مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

خاموش کھڑے رہئے) پھر چار رکعتیں پوری کر کے **قَعْدَةُ آخِرِهِ** میں تَشَهُد

کے بعد **دُرُودِ اِبْرَاهِيمَ** علیہ الصلوٰۃ والسلام، پڑھئے:-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ اے اللہ عزوجل دُرُودِ بھیج (ہمارے سردار)

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا محمد پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے

صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ دُرُودِ بھیجا (سپَدَنَّا) ابراہیم پر اور انکی آل

وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ

پر۔ بیشک تو سُر اہا ہوا بڑ رگ ہے۔ اے

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

اللہ! عزوجل بَرَکَت نازل کر ہمارے

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى

مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ سردار پر اور انکی آل پر جس طرح تُو نے

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ بَرَکَت نازل کی (سپَدَنَّا) ابراہیم اور انکی

وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ

آل پر بیشک تو سُر اہا ہوا بڑ رگ ہے۔

حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تم سر ملین (جہاں ہم پر زود پاک ہو) سمجھو مجھ پر بھی پر صوبے ملک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

پھر کوئی سی دُعائے ماثورہ پڑھئے، مثلاً یہ دُعا پڑھ لیجئے:

اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا

اے اللہ! عزوجل اے رب ہمارے

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي

ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور

الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں

عَذَابَ النَّارِ

عذابِ دوزخ سے بچا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے پہلے دائیں کندھے کی طرف منہ کر کے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كَهَيْئَةِ أَسَى طَرِحَ بَأَيْمِنِ طَرَفٍ۔ اب نماز

ختم ہوئی۔ (مرافی الفلاح معہ حاشیہ الطحطاوی ص ۲۷۸۔ غنیۃ المستملی ص ۲۶۱ کراچی)

اسلامی بہنوں کی نماز میں چند جگہ فرق ہے

مذکورہ نماز کا طریقہ امام یا تنہا مرد کا ہے۔ اسلامی بہنیں تکبیر تحریمہ

کے وقت ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں اور چادر سے باہر نہ نکالیں۔ (الہدایۃ معہ فتح

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

القدیر ج ۱ ص ۲۴۶) قیام میں الٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اسکے اوپر سیدھی ہتھیلی رکھیں۔ رُکوع میں تھوڑا جھکیں یعنی اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیں زور نہ دیں اور گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور انگلیاں ملی ہوئی اور پاؤں جھکے ہوئے رکھیں مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں۔ سجدہ سمٹ کر کریں یعنی بازو کروٹوں سے پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دیں، سجدے اور قعدے دونوں میں پاؤں سیدھی طرف نکال دیں۔ قعدے میں الٹی سرین پر بیٹھیں اور سیدھا ہاتھ سیدھی ران کے بیچ میں اور الٹا ہاتھ الٹی ران کے بیچ میں رکھیں۔ باقی سب طریقہ اسی طرح ہے۔

(ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۲۵۹، عالمگیری ج ۱ ص ۷۴ وغیرہ)

دونوں مُتَوَجِّه ہوں!

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے دیئے ہوئے اس طریقہ نماز

فرمانِ مصطفیٰ! (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زُروءِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

میں بعض باتیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ

اس کا جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور توبہ کرنا اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول

کر چھٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنتِ مؤکدہ ہیں کہ جس کے چھوڑنے

کی عادت بنا لینا گناہ ہے اور بعض مُستحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا

گناہ نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۶۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

”یا اللہ“ کے چھ حُرُوف

کی نسبت سے نماز کی 6 شرائط

(۱) طہارت: نمازی کا بدن لباس اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہے اُس جگہ کا ہر

قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے (مرفی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۰۷)

(۲) سترِ عورت: (۱) مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں

سمیت بدن کا سارا حصہ چھپا ہوا ہونا ضروری ہے جبکہ عورت کے لئے ان پانچ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور و پڑھو تمہارا زور و مجھ تک پہنچتا ہے۔

أَعْضَاءُ: منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازمی ہے البتہ اگر دونوں ہاتھ (گتوں تک)، پاؤں (ٹخنوں تک) مکمل

ظاہر ہوں تو ایک مُفْتِي یہ قول پر نماز دُرست ہے (الدر المختار معہ رد المحتار ج ۲

ص ۹۳) (۲) اگر ایسا باریک کپڑا پہنا جس سے بدن کا وہ حصہ جس کا نماز

میں چھپانا فرض ہے نظر آئے یا چلد کارنگ ظاہر ہو نماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری

ج ۱ ص ۵۸) (۳) آج کل باریک کپڑوں کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے باریک

کپڑے کا پا جامہ پہننا جس سے ران یا ستر کا کوئی حصہ چمکتا ہو علاوہ نماز کے بھی

پہننا حرام ہے (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) (۴) ڈیز

(یعنی موٹا) کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے ایسا چپکا ہوا ہو کہ

دیکھنے سے عُضْو کی ہیئت (ہے۔ اٹ) معلوم ہوتی ہو۔ ایسے کپڑے سے اگرچہ نماز

ہو جائیگی مگر اُس عُضْو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں (رد المحتار ج ۲ ص

﴿مَرْحَمًا مَّحَلًّا﴾: (سَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) جس نے کچھ پردوں مرتبہ میں اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

(۱۰۳) ایسا لباس لوگوں کے سامنے پہننا منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرجہٴ اُولیٰ مُمَاتَعَتْ۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) (۵) بعض خواتین مَلَمَل وغیرہ کی باریک چادر نماز میں اُوڑھتی ہیں جس سے بالوں کی سیاہی چمکتی ہے یا ایسا لباس پہنتی ہیں جس سے اَعْضَاءِ کَارَنگ نظر آتا ہے ایسے لباس میں بھی نماز نہیں ہوتی۔

(۳) **اِسْتِقْبَالِ قِبْلَہ** یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا (۱) نمازی نے بلا عذر جان بوجھ کر قبلہ سے سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی اور اگر بلا قصد پھیر گیا اور بَقْدَرَتِین^۳ بار ”سُبْحٰنَ اللّٰہ“ کہنے کے وقفہ سے پہلے واپس قبلہ رُخ ہو گیا تو فاسد نہ ہوئی (البحر الرائق ج ۱ ص ۴۹۷) (۲) اگر صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۲ کراچی)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(۳) اگر ایسی جگہ پر ہیں جہاں قبلہ کی شناخت کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نہ کوئی ایسا

مسلمان ہے جس سے پوچھ کر معلوم کیا جاسکے تو تَحْرِي (ت - حُر - رِی) کیجئے یعنی

سوچئے اور چدھر قبلہ ہونا دل پر تجھے اُدھر ہی رُخ کر لیجئے آپ کے حق میں وہی

قبلہ ہے۔ (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۳۶) (۴) تَحْرِي کر کے نماز پڑھی

بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، نماز ہو گئی لوٹانے کی حاجت

نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۴) (۵) ایک مُخَصَّص تَحْرِي کر کے (سوچ

کر) نماز پڑھ رہا ہو دوسرا اس کی دیکھا دیکھی اسی سمت نماز پڑھے

گا تو نہیں ہوگی دوسرے کے لئے بھی تَحْرِي کرنے کا حکم ہے۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۱۴۳)

(۴) وَقْتُ: یعنی جو نماز پڑھنی ہے اُس کا وقت ہونا ضروری ہے۔ مثلاً آج

کی نمازِ عَصْر ادا کرنا ہے تو یہ ضروری ہے کہ عَصْر کا وقت شروع ہو جائے اگر وقت

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں کلمہ پڑھا اور وہ پاک کلمہ تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

عصر شروع ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۲۴)

(۱) عموماً مساجد میں نظامِ الأوقات کے نقشے آویزاں ہوتے ہیں ان میں

جو مُسْتَنْدِ تَوْقِیْتِ دَا (تو۔ قیّت۔ داں) کے مرتب کردہ اور علمائے اہلسنت کے

مُصَدِّقہ ہوں ان سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنے میں سہولت رہتی ہے (۲)

اسلامی بہنوں کے لئے اول وقت میں نماز فجر ادا کرنا مُسْتَحَب ہے اور باقی

نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے

(ذُرِّمَخْتَارِ مَعَهُ رَدِّ الْمَخْتَارِ ج ۲ ص ۳۰)

پھر پڑھیں۔

تین اوقات مکروہہ: (۱) طُلُوعِ آفتاب سے لے کر بیس^{۲۰}

مِنٹ بعد تک (۲) غُرُوبِ آفتاب سے بیس^{۲۰} مِنٹ پہلے (۳) نِصْفِ النَّهَارِ یعنی

ضُحُوہِ کُبْرٰی سے لے کر زوالِ آفتاب تک۔ ان تینوں اوقات میں کوئی نماز جائز

نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ قضا۔ ہاں اگر اس دن کی نماز عصر نہیں پڑھی تھی اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزدِ پاک پر صوبے ٹک تمہارا مجھ پر دُزدِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

مکروہ وقت شروع ہو گیا تو پڑھ لے البتہ اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ (ذکر مختار معہ

ردالمحتار ج ۲ ص ۴۰۔ بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۳ مدینۃ العرشید بریلی شریف)

دورانِ نماز مکروہ وقت داخل ہو جائے تو؟

غروبِ آفتاب سے کم سے کم 20 منٹ قبل نمازِ عصر کا سلام پھر جانا

چاہئے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”نمازِ

عصر میں جتنی تاخیر ہو افضل ہے جبکہ وقتِ کراہت سے پہلے ختم ہو جائے۔“

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج ۵ ص ۱۵۶) پھر اگر اس نے احتیاط کی اور نماز میں

تطویل کی (یعنی طول دیا) کہ وقتِ کراہت وسطِ نماز میں آ گیا جب بھی اس پر

اعتراض نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ شریف جدید ج ۵ ص ۱۳۹)

(۵) نیت: نیتِ دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۱۵

کراچی) (۱) زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ دل میں نیت حاضر ہوتے

ہوئے زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۵) عَزَبِي میں کہنا بھی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

ضروری نہیں اردو وغیرہ کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں۔ (مُلَخَّصٌ از دُرِّ مَخْتَارٍ مَعَهُ

رَدُّ الْمَخْتَارِ ج ۲ ص ۱۱۳) (۲) نیت میں زبان سے کہنے کا اِعتِبَار نہیں یعنی اگر دل

میں مَثَلًا ظہر کی نیت ہو اور زبان سے لَفْظِ عَصْرٍ نِکَاتِب بھی ظہر کی نماز ہو گئی (در مختار

ردالمختار ج ۲ ص ۱۱۲) (۳) نیت کا ادنیٰ دَرَجَہ یہ ہے کہ اگر اُس وقت کوئی پوچھے

کہ کون سی نماز پڑھتے ہو؟ تو فوراً بتا دے۔ اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے

گا تو نماز نہ ہوئی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۵) (۴) فرض نماز میں نیت فرض بھی

ضروری ہے مَثَلًا دل میں یہ نیت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ (در

مختار 'ردالمختار ج ۲ ص ۱۱۶) (۵) اَصْح (یعنی دُرست ترین) یہ ہے کہ نفل سنت

اور تراویح میں مُطْلَق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا

سنتِ وَقْت کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ

وَالہِ وَسَلَّمَ کی مُتَابَعَت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لئے کہ بَعْضُ مَشَارِحِ رِجْمَتِہُمْ

اللہُ تَعَالَى ان میں مُطْلَق نماز کی نیت کونا کافی قرار دیتے ہیں۔ (منیۃ المصلیٰ معہ عنیۃ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

المستملی ص ۲۴۵) (۶) نمازِ نفل میں مُطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل نیت

میں نہ ہو۔ (در مختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۶) (۷) یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ شریف

کی طرف ہے شرط نہیں۔ (ایضاً) (۸) اِثْتِدَا میں مُقتدی کا اس طرح نیت کرنا بھی

جائز ہے کہ جو نماز امام کی ہے وہی نماز میری ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۶۶) (۹) نمازِ

جنازہ کی نیت یہ ہے، ”نماز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور دُعا اس مپیٹ

کیلئے“۔ (در مختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۶) (۱۰) واجب میں واجب کی نیت کرنا

ضروری ہے اور اسے مُعَيَّن بھی کیجئے مثلاً عیدُ الفِطْرِ، عیدُ الاَضْحٰی، نَذْرُ نمازِ بعدِ

طواف (واجب الطَّوَّاف) یا وہ نفل نماز جس کو جان بوجھ کر فاسد کیا ہو کہ اُس کی قضا

بھی واجب ہو جاتی ہے (حاشیة الطحطاوی ص ۲۲۲) (۱۱) سَجْدَةُ شُکْرٍ اگرچہ نفل

ہے مگر اس میں بھی نیت ضروری ہے مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ میں سَجْدَةُ شُکْرٍ کرتا

ہوں۔ (الدر المختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۰) (۱۲) سَجْدَةُ مَسْهُوٍ میں بھی ”صاحب

نہر الفایق“ کے نزدیک نیت ضروری ہے (ایضاً) یعنی اُس وقت دل میں یہ نیت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہو کہ میں سجدہ سہو کرتا ہوں۔

(۶) **تکبیر تحریمہ**: یعنی نماز کو ”اللہ اکبر“ کہہ کر شروع کرنا

ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۸)

”بِسْمِ اللّٰهِ“ کے سات حروف کی نسبت سے نماز کے ۷ فرائض

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قراءت (۴) رُکوع (۵) سُجود (۶) قَعْدَةُ

أخیره (۷) خُرُوج بِصُنْعِهِ۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۵۳ تا ۲۸۶)

(۱) **تکبیر تحریمہ**: درحقیقت تکبیر تحریمہ (یعنی تکبیر اولیٰ) شرائطِ نماز

میں سے ہے مگر نماز کے افعال سے بالکل ملی ہوئی ہے اس لئے اسے نماز کے

فرائض سے بھی شمار کیا گیا ہے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۵۳) (۱) مقتدی نے تکبیر

تحریمہ کا لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا مگر ”اکبر“ امام سے پہلے ختم کر لیا تو نماز نہ ہو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے زور و پاکِ ذمہ بے شک تمہارا مجھ پر زور و پاکِ ذمہ تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۸) (۲) امام کو زکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا زکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے نماز نہ ہو گی۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۸۳) (ایسے موقع پر قاعدے کے مطابق پہلے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لیجئے اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے زکوع کیجئے، امام کے ساتھ اگر زکوع میں معمولی سی بھی شرکت ہوگئی تو رکعت مل گئی اگر آپ کے زکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔ (۳) جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہوگئی ہو اس پر تلفظ لازم نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔ (نبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۰۹)

(۴) لَفِظِ اللّٰهِ كَوِ اللّٰهُ يََا اَكْبَرُ كَوِ اَكْبَارِ

کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معنی فاسدہ سمجھ کر جان بوجھ کر کہے تو کافر ہے۔

(درمختار بردالمختار ج ۲ ص ۱۷۷) نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کی صورت میں

عمر بن مصعب (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زور و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

پچھے آواز پہنچانے والے مکبروں کی اکثریتِ علم کی کمی کے باعث آج کل ”اکبر“ کو ”اکبار“ کہتی سنائی دیتی ہے۔ اس طرح ان کی اپنی نماز بھی ٹوٹی اور ان کی آواز پر جو لوگ انتقالات کرتے یعنی نماز کی ارکان ادا کرتے ہیں ان کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے۔ لہذا بغیر سیکھے کبھی مُکبّر نہیں بننا چاہئے (۵) پہلی رُکعت کا رُکوع مل گیا تو تکبیر اُوّلیٰ کی فضیلت پا گیا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۲) قیام: (۱) کمی کی جانب قیام کی حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں

تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۳)

(۲) قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہے۔ بقدر قراءت فرض قیام

بھی فرض، بقدر واجب واجب، اور بقدر سنت سنت۔ (ایضاً) (۳) فرض، وتر،

عیدین اور سنت فجر میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا عذر صحیح کوئی یہ نمازیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ نعتہ دو سو بار زور و پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

بیٹھ کر ادا کرے گا تو نہ ہوں گی۔ (ایضاً) (۴) کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف

ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اُس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا

کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے

یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوہیں کھڑا ہو سکتا ہے

مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابل برداشت

تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیۃ المستمل ص ۲۵۸) (۵) اگر عَصَا (یا بیساکھی)

خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا ممکن ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے (غنیۃ

المستملی ص ۲۵۸) (۶) اگر صرف اتنا کھڑا ہونا ممکن ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیر

تحریمہ کہہ لے گا تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے اور اب کھڑا رہنا ممکن

نہیں تو بیٹھ جائے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۵۹)

خبردار! بعض لوگ معمولی سی تکلیف (یا زخم) کی وجہ سے فرض

ترجمان مصنفہ (علی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ذرود پاک نہ پڑھے۔

نمازیں بیٹھ کر پڑھتے ہیں وہ اس حکم شرعی پر غور فرمائیں، جتنی نمازیں قدرتِ قیام کے باوجود بیٹھ کر ادا کی ہوں ان کو لوٹانا فرض ہے۔ اسی طرح ویسے ہی کھڑے نہ رہ سکتے تھے مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے ہونا ممکن تھا مگر بیٹھ کر پڑھتے رہے تو ان کی بھی نمازیں نہ ہوئیں ان کا لوٹانا فرض ہے۔ (مُلَحَّصٌ اَزْ بَہَارِ شَرِيعَتِ

حَقَّہ ۳ ص ۶۴ مَدِیْنَةُ الْمَرَشِدِ بَرِیلِی شَرِيف) عورتوں کیلئے بھی یہی حکم ہے یہ بھی بغیر شرعی

اجازت کے بیٹھ کر نمازیں نہیں پڑھ سکتیں۔

بعض مساجد میں گرسیوں کا انتظام بھی ہوتا ہے بعض بوڑھے وغیرہ ان

پر بیٹھ کر فرض نماز پڑھتے ہیں حالانکہ چل کر آئے ہوتے ہیں، نماز کے بعد کھڑے

کھڑے بات چیت بھی کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر بغیر اجازت شرعی بیٹھ کر

نمازیں پڑھیں گے تو ان کی نمازیں نہ ہوں گی۔ (۸) کھڑے ہو کر پڑھنے کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پڑھ کر شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رَحْمَتِ عَالَمٍ، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف (یعنی آدھا ثواب) ہے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۳) البتہ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو اُن کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں اُن کا بھی یہی محکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

(بہار شریعت ج ۴ ص ۱۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۳) قِرَاءَات: (۱) قِرَاءَاتِ اس کا نام ہے کہ تمام حُرُوفِ مَخَارِج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حُرُوفِ غَیْرِ صَحیح طور پر ممتاز (نمایاں) ہو جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

(۶۹) (۲) آہستہ پڑھنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ خود سن لے۔ (غنیۃ المستملی

ص ۲۷۱) (۳) اگر حُرُوف تو صحیح ادا کئے مگر اتنے آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی رُکاوٹ

مثلاً شور و غل یا ثقلِ سماعت (یعنی اونچا سننے کا مرض) بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری

ج ۱ ص ۶۹) (۴) اگرچہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ بھی احتیاط رہے کہ **سُرمی** (یعنی

آہستہ قراءت والی) نمازوں میں قراءت کی آواز دوسروں تک نہ پہنچے، اسی طرح

تَسبیحات وغیرہ میں بھی خیال رکھئے (۵) نماز کے علاوہ بھی جہاں کچھ کہنا یا پڑھنا

مقرر کیا ہے اس سے بھی یہی مراد ہے کہ کم از کم اتنی آواز ہو کہ خود سن سکے مثلاً

طلاق دینے، آزاد کرنے یا جانور ذبح کرنے کے لئے اللہ عزوجل کا نام لینے میں

اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (ایضاً) دُرُود شریف وغیرہ اور اد پڑھتے

ہوئے بھی کم از کم اتنی آواز ہونی چاہئے کہ خود سن سکے جیسا کہ پڑھنا کہلائے گا۔

(۶) مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وِثْرُ سُنَّیْنِ اور نَوَافِلِ کی ہر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

رکعت میں امام و مُتَفَرِّد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر فرض ہے۔ (مراقی الفلاح معہ

حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۶) (۷) مُقتدی کو نماز میں قراءت جائز نہیں نہ

سورۃ الفاتحہ نہ آیت۔ نہ سَمَرِی (یعنی آہستہ قراءت والی) نماز میں نہ جَمْرِی (

یعنی بلند آواز سے قراءت والی) نماز میں۔ امام کی قراءت مُقتدی کے لئے بھی

کافی ہے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۷) (۸) فرض کی کسی رکعت

میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۶۹)

(۹) فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات

کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے

کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اُس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے، اس لئے کہ

ترتیل سے (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرآن پڑھنے کا حکم ہے (درمختار ردالمختار ج اول ص

۳۶۳) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات

مرمان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور و پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے۔ یَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ کے سوا کسی لفظ کا پتا نہیں چلتا نہ تَصْحِيحُ حُرُوفِ ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاعل ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے! حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام اور سخت حرام ہے۔

(بہار شریعت ج ۳ ص ۸۶، ۸۷، مدینۃ المرشد بریلی شریعت)

حُرُوفِ كِي صَحِيحِ ادَانِيكِي ضَرُورِي هِي

اکثر لوگ ط، ت، س، ص، ث، ا، ع، ہ، ح، ض، ذ، ظ

میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُرُوفِ بدل جانے سے اگر معنی فاسد

ہو گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۱۰۸ مکتبہ رضویہ) مثلاً جس نے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ میں عَظِيمِ کو عَزِيمِ (ظ کے بجائے ز)

پڑھ دیا نماز جاتی رہی لہذا جس سے عَظِيمِ صحیح اور نہ ہو وہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْكَرِيمِ پڑھے۔

(قانون شریعت حصہ اول ص ۱۱۹ فرید بک اسٹال لاہور)

فرمانِ مصطفیٰ: (سئل عن رجل يقرأ القرآن في الصلاة ولا يقرأه في غيرها قال لا بأس به ما لم يقرأه في غير الصلاة).

خبردار! خبردار! خبردار!

جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اُس کے لئے تھوڑی دیر
مَشَق کر لینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن
پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے
تو فرض ہے کہ اس کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے
حروف صحیح ادا کر سکتا ہو۔ اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زَمَنہ
کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ آج کل کافی لوگ اس
مرض میں مبتلا ہیں کہ نہ انہیں قرآن صحیح پڑھنا آتا ہے نہ سیکھنے کی
کوشش کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! اس طرح نمازیں برباد ہوتی ہیں۔

(ملخص از بہار شریعت حصہ ۳ ص ۱۱۶) جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں

نا کام رہا جیسے بعض لوگوں سے صحیح حروف ادا ہوتے ہی نہیں اس کے لئے لازمی

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور زمانہ کوشش میں وہ معذور ہے اس کی اپنی نماز ہو جائے گی مگر صحیح پڑھنے والوں کی امامت ہرگز نہیں کر سکتا۔ ہاں جو حروف اس کے اپنے غلط ہیں وہی دوسروں کے بھی غلط ہوں تو زمانہ کوشش میں ایسوں کی امامت کر سکتا ہے۔ اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اس کی نماز ہی نہیں ہوتی تو دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی!

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۲۵۴، صافاؤ نڈیشن لاہور)

مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قرأت کی اہمیت کا بخوبی

اندازہ لگا لیا ہوگا۔ واقعی وہ مسلمان بڑا بد نصیب ہے جو دُرُست قرآن شریف

پڑھنا نہیں سیکھتا۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک

دعوتِ اسلامی کے بے شمار مدارس بنام ”مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ“ قائم ہیں ان میں

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ پر ایک دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مَدَنی مَنُوں اور مَدَنی مَنُوں کو قرآنِ پاک حِفْظ و ناظِرہ کی مَفْتِ تعلیم دیا جاتی ہے

۔ نیز بِالغَاں کو عموماً بعد نمازِ عِشَاءِ حُرُوفِ کِی صَحیح ادا یِگی کیساتھ ساتھ سُنْتُوں کی

تَرْبِیْتِ دِی جاتی ہے۔ کاش! تعلیمِ قرآن کی گھر گھر دھوم پڑ جائے۔ کاش! ہر وہ

اسلامی بھائی جو صحیح قرآن شریف پڑھنا جانتا ہے وہ دوسرے اسلامی بھائی کو سکھانا

شُرُوع کر دے۔ اسلامی بہنیں بھی یہی کریں یعنی جو دُرُوسْت پڑھنا جانتی ہیں

وہ دوسری اسلامی بہنوں کو پڑھائیں اور نہ جاننے والیاں ان سے سیکھیں۔

ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو ہر طرف تعلیمِ قرآن کی بہار آ جائے گی اور سیکھنے سکھانے

والوں کیلئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ثَوَابِ کَا اَنْبَارِ لَکْ جَائے گا۔

یہی ہے آرزوِ تعلیمِ قرآنِ عام ہو جائے

تلاوتِ شوق سے کرنا ہمارا کام ہو جائے

(۴) رُکُوع: اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائے یہ رُکُوعِ کَا اَدْنِیٰ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

درجہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۶) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

(حاشیۃ الطحطاوی ص ۲۲۹)

سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمانِ عظمت نشان ہے، اللہ عزوجل بندہ کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس

میں رُکوع و سُجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۶۱۷ حدیث ۸۰۳ - ۵۱ الفکر بیروت)

(۵) سُجود: (۱) سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، منہ اور

دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ

سمٹیوں۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۹۳) (۲) ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرما ہے۔

(درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۷) (۳) سجدے میں پیشانی جمناضوری ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور و زور پڑھو تمہارا زور و زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

جمنے کے معنی یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ

پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) (۴) کسی نرم چیز مثلاً گھاس

(جیسا کہ باغ کی ہریالی) رُوئی یا قالین (CARPET) وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر

پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو سجدہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

(نبیس الحقائق ج ۱ ص ۱۱۷) (۵) آج کل مساجد میں کارپیٹ (CARPET)

بچھانے کا رواج پڑ گیا ہے (بلکہ بعض جگہ تو کارپیٹ کے نیچے مزید فوم بھی بچھادیتے ہیں)

کارپیٹ پر سجدہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا ہے کہ پیشانی اچھی

طرح جم جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ اور ناک کی ہڈی نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی

واجب الاعدادہ ہوگی۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۷۱) (۶) کمائی دار (یعنی

اسپرنگ والے) گدے پر پیشانی خوب نہیں جمتی لہذا نماز نہ ہوگی۔ (ایضاً)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ سج اور دس مرتبہ شامِ درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کارپیٹ کے نقصانات

کارپیٹ سے ایک تو سجدے میں دُشواری ہوتی ہے، مزید صحیح معنوں میں اس کی صفائی نہیں ہو پاتی لہذا اُدھول وغیرہ جمع ہوتی اور جراثیم پرورش پاتے ہیں، سجدہ میں سانس کے ذریعہ جراثیم، گرد وغیرہ اندر داخل ہو جاتے ہیں، کارپیٹ کا زواں پھیپھڑوں میں جا کر چپک جانے کی صورت میں معاذ اللہ عذو حل کینسر کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ بسا اوقات بچے کارپیٹ پر قے یا پیشاب وغیرہ کر ڈالتے، ہلیاں گندگی کرتیں، چوہے اور چھپکلیاں مینگنیاں کرتے ہیں۔ کارپیٹ ناپاک ہو جانے کی صورت میں عموماً ناپاک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی جاتی۔ کاش! کارپیٹ بچھانے کا رواج ہی ختم ہو جائے۔

ناپاک کارپیٹ پاک کرنے کا طریقہ

کارپیٹ کا ناپاک حصہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ ٹپکنا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

موقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکائیے حتیٰ کہ ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار^۳ اسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب ٹپکنا بند ہو جائے گا تو پاک ہو جائے گا۔ پختائی، جوتا اور مٹی کا وہ برتن وغیرہ جس میں پانی جذب ہو جاتا ہو اسی طرح پاک کیجئے۔ اگر ناپاک کارپیٹ یا کپڑا وغیرہ بہتے پانی میں (مثلاً دریا، نہر میں یا ٹونٹی کے نیچے) اتنی دیر تک رکھ چھوڑیں کہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا تب بھی پاک ہو جائے گا۔ کارپیٹ پر بچہ پیشاب کر دے تو اس جگہ پر پانی کے چھینٹے مار دینے سے وہ پاک نہیں ہوتا۔ یاد رہے! ایک دن کے نیچے یا نچی کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ کا مطالعہ فرمائیے۔)

(۶) **قَعْدَةُ آخِرِهِ**: یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری تشهد (یعنی پوری التحیات) اَرَسُوْ لَهُ تَكْ پڑھ لی جائے فرض ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۷۰) چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت (رکعت - عت)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلیبہ، اہل علم) اس نے کتاب میں جو پروردگار کا کلمہ ہے، ہم اس کتاب میں لکھا ہے، گاڑنے اس کیلئے استنفاذ کرتے رہیں گے۔

کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں ایک رکعت مزید ملائے۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۸۴)

(۷) **خُرُوجِ بَضْعِهِ**: یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ

کوئی ایسا فعل قَصْدًا (یعنی ارادتا) کرنا جو نماز سے باہر کر دے۔ مگر سلام کے علاوہ کوئی فعل قَصْدًا پایا گیا تو نماز واجب الاعدادہ ہوگی۔ اور اگر بلا قَصْد کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔ (غنیۃ المستملی ص ۲۸۶)

”قیامت میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہوگا“

کے تیس حروف کی نسبت سے تقریباً 30 واجبات

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ ”اللہ اکبر“ کہنا (۲) فرضوں کی تیسری اور

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے زود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر زود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

چوتھی رُکعت (رُکعت - عت) کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رُکعت میں الحمد

شریف پڑھنا سورت ملانا یا قرآن پاک کی ایک بڑی آیت جو چھوٹی تین آیتوں

کے برابر ہو یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا (۳) الحمد شریف کا سورت سے پہلے

پڑھنا (۴) الحمد شریف اور سورت کے درمیان "امین" اور "بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے علاوہ کچھ اور نہ پڑھنا (۵) قراءت کے فوراً بعد رُکوع کرنا

(۶) ایک سجدے کے بعد بالترتیب دوسرا سجدہ کرنا (۷) تعدیل ارکان یعنی

رُکوع، سُجُود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ اللّٰهِ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا

(۸) قومہ یعنی رُکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (بعض لوگ کمر سیدھی نہیں کرتے اس طرح

ان کا واجب چھوٹ جاتا ہے) (۹) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا

(بعض لوگ جلد بازی کی وجہ سے برابر سیدھے بیٹھنے سے پہلے ہی سجدے میں چلے جاتے ہیں اس

طرح ان کا واجب ترک ہو جاتا ہے چاہے کتنی ہی جلدی ہو سیدھا بیٹھنا لازمی ہے ورنہ نماز

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیڑا برکت اور ایک قیڑا حدیاز بہاڑ بھتا ہے۔

مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی) (۱۰) قعدہ اولیٰ واجب ہے اگرچہ نمازِ نفل ہو (دراصل دو نفل کا ہر قعدہ، ”قعدہ اخیرہ“ ہے اور فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رُکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے۔) (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۵۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اگر نفل کی تیسری رُکعت کا سجدہ کر لیا تو چاڑ پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ سجدہ سہو اس لئے واجب ہوا کہ اگرچہ نفل میں ہر دو رُکعت کے بعد قعدہ فرض ہے مگر ”تیسری یا پانچویں (علیٰ هذا القیاس) رُکعت کا سجدہ کرنے کے بعد قعدہ اولیٰ فرض کے بجائے واجب ہو گیا۔ (ملخصاً الطحطاوی علی المراقی ص ۴۶۶) (۱۱) فرض و تہ اور سنت مؤکدہ میں تشہد (یعنی التَّحِيَّات) کے بعد کچھ نہ بڑھانا (۱۲) دونوں قعدوں میں ”تَشْهَدُ“ مکمل پڑھنا۔ اگر ایک لفظ بھی چھوٹا تو واجب ترک ہو جائے گا اور سجدہ سہو واجب ہوگا (۱۳) فرض، تہ اور سنت مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اگر بے خیالی میں ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ يَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا“

فرمان مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کہہ لیا تو سجدہ نَسُو واجب ہو گیا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۲۶۹) (۱۴) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ ”السَّلَامُ“ دونوں بار واجب ہے۔ لفظ ”عَلَيْكُمْ“ واجب نہیں بلکہ سنت ہے (۱۵) وِثْر میں تکبیر قُوت کہنا (۱۶) وِثْر میں دُعَاے قُوت پڑھنا (۱۷) عیدِ ثِن کی چھ تکبیریں (۱۸) عیدِ ثِن میں دوسری رُکعت کی تکبیر رُکوع اور اس تکبیر کیلئے لفظ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ ہونا (۱۹) ”جہڑی نماز“ مثلاً مغرب و عشاء کی پہلی اور دوسری رُکعت اور فجر، جُمُعہ، عیدِ ثِن، تراویح اور رَمَضان شریف کے وِثْر کی ہر رُکعت میں امام کو جہڑ (یعنی اتنی بلند آواز کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں) سے قراءت کرنا (۲۰) غیر جہڑی نماز (مثلاً ظہر و عصر) میں آہستہ قراءت کرنا (۲۱) ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ ہونا (۲۲) رُکوع ہر رُکعت میں ایک ہی بار کرنا (۲۳) سجدہ ہر رُکعت میں دو ہی بار کرنا (۲۴) دوسری رُکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (۲۵) چاڑھ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلیٰ نہ تعالیٰ علیہ السلام) جس نے کتاب میں لکھا تو جب تک ہر اس کتاب میں لکھا ہے گا فرماتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

رکعت والی نماز میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا (۲۶) آیت سجدہ پڑھی ہو

تو سجدہ تلاوت کرنا (۲۷) سجدہ سنہو واجب ہوا ہو تو سجدہ سنہو کرنا (۲۸) دو

فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح کی قدر (یعنی تین بار "سُبْحٰنِ

اللہ" کہنے کی مقدار) وقفہ نہ ہونا (۲۹) امام جب قراءت کرے خواہ بلند آواز سے

ہو یا آہستہ آواز سے مقتدی کا چپ رہنا (۳۰) قراءت کے سوا تمام واجبات میں

امام کی پیروی کرنا۔ (در مختار، رد المحتار ج ۲ ص ۱۸۱، عالمگیری ج ۱ ص ۷۱)

نماز کی تقریباً 96 سنتیں

تکبیر تحریمہ کی سنتیں

(۱) تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا (۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر

(Normal) چھوڑنا، یعنی نہ بالکل ملائے نہ ان میں تناؤ پیدا کیجئے (۳) ہتھیلیوں

اور انگلیوں کا پیٹ قبلہ رو ہونا (۴) تکبیر کے وقت سر نہ جھکانا (۵) تکبیر شروع

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مریز و زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

کرنے سے پہلے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھالینا (۶) تکبیر قنوت اور (۷)

تکبیراتِ عیدین میں بھی یہی سنتیں ہیں (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۲۰۸) (۸)

امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر (۹) سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِهِ اور

(۱۰) سلام کہنا (حاجت سے زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے) (ردالمحتار ج ۲ ص ۲۰۸)

(۱۱) تکبیر کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا سنت ہے (بعض لوگ تکبیرِ اولیٰ کے بعد ہاتھ لٹکا

دیتے ہیں یا کہنیاں پیچھے کی طرف جھلانے کے بعد ہاتھ باندھتے ہیں انکا یہ فعل سنت سے

ہٹ کر ہے) (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۲۲۹)

قیام کی سنتیں

(۱۲) مُردناف کے نیچے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی اُلٹے ہاتھ کی کلائی کے

جوڑ پر، چھن گلیا اور انگوٹھا کلائی کے اُعل بَغل اور باقی انگلیاں ہاتھ کی کلائی کی

پُشت پر رکھے (غنیۃ المسلمی ص ۲۹۴) (۱۳) پہلے شاء (۱۴) پھر تَعَوُّذ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ت۔ عُو۔ وُز) یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا (۱۵)

پھر تَسْمِيْهِ (تس۔ م۔ یہ) یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا

(۱۶) ان تینوں کو ایک دوسرے کے فوراً بعد کہنا (۱۷) ان سب کو آہستہ پڑھنا

(درمحنار، ردالمحنار ج ۲ ص ۲۱۰) (۱۸) امین کہنا (۱۹) اس کو بھی آہستہ کہنا

(۲۰) تکبیرِ اولیٰ کے فوراً بعد ثناء پڑھنا (ایضاً) (نماز میں تَعُوذُ وَ تَسْمِيْهِ قِرَاءِ

ت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں لہذا تَعُوذُ وَ تَسْمِيْهِ بھی مقتدی

کیلئے سنت نہیں۔ ہاں جس مقتدی کی کوئی رُكْعَت فوت ہو گئی ہو وہ اپنی باقی

رُكْعَت ادا کرتے وقت ان دونوں کو پڑھے (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۵۳)

(۲۱) تَعُوذُ صَرَفِ پہلی رُكْعَت میں ہے اور (۲۲) تَسْمِيْهِ ہر رُكْعَت کے

شروع میں سنت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴)

مردان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم سُنیں (مہم اسلام) پر زور دیا کہ پڑھو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

رُكُوع کی سنتیں

(۲۳) رُكُوع کیلئے اللہ اکبر کہنا (الهدایة معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۵۷) (۲۴)

رُكُوع میں تین بار ^{۱۳}سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا (۲۵) مرد کا گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا

اور (۲۶) انگلیاں خوب گھلی رکھنا (۲۷) رُكُوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا (بعض لوگ

کمان کی طرح نیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے) (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) (۲۸) رُكُوع میں پیٹھ

اچھی طرح بچھی ہوتی کہ اگر پانی کا پیالہ پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے

۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۲۶۶) (۲۹) رُكُوع میں سر اُونچا نیچا نہ ہو

پیٹھ کی سیدھ میں ہو۔ ”سر کارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، اس کی نماز

نا کافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رُكُوع و سُجُود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا“ (السس الکبریٰ ج ۲

ص ۱۲۶ دارالکتب العلمیہ بیروت) سر کارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں،

”رُكُوع و سُجُود کو پورا کرو کہ خدا عزوجل کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں“

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مسلم شریف ج ۱ ص ۱۸۰ (۳۰) بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رُکوع کو جائے یعنی

جب رُکوع کیلئے جھکنا شروع کرے اور ختمِ رُکوع پر تکبیر ختم کرے (عالمگیری ج ۱

ص ۶۹) اِس مسافت کو پورا کرنے کیلئے اللہ کی لام کو بڑھائے اکبر کی ب وغیرہ

کسی حرف کو نہ بڑھائے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۷۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) اگر

اللہ یا اکبر یا اکبار کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(ذَرِّ مختار بردالمختار ج ۱ ص ۲۳۲)

قَوْمَہ کی سنتیں

(۳۱) رُکوع سے جب اُنھیں تو ہاتھ لٹکا دیجئے (۳۲) رُکوع سے

اُٹھنے میں امام کیلئے سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا (۳۳) مقتدی کیلئے

اللہم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا (۳۴) مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے)

کیلئے دونوں کہنا سنت ہے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے سے بھی سنت ادا ہو

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

جاتی ہے مگر ”رَبَّنَا“ کے بعد ”و“ ہونا بہتر ہے ”اللَّهُمَّ“ ہونا اس سے بہتر، اور

دونوں ہونا اور زیادہ بہتر ہے۔ یعنی **اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ**

کہتے۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۱۰) (۳۵) مُنْفِرِد (مُن - ف - رِد)

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا زُکُوع سے اُٹھے جب سیدھا کھڑا

ہو چکے تو اب **اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ** کہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴)

سجدے کی سنتیں

(۳۶) سجدے میں جانے کیلئے اور (۳۷) سجدے سے اُٹھنے کیلئے

اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا۔ (الھدایۃ معدۃ فتح القدر ج ۱ ص ۲۶۱) (۳۸) سجدہ میں کم از کم تین بار

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا (ایضاً) (۳۹) سجدے میں ہتھیلیاں

زمین پر رکھنا (۴۰) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رُخ رکھنا (۴۱) سجدے

میں جائیں تو زمین پر پہلے گھٹنے پھر (۴۲) ہاتھ پھر (۴۳) ناک پھر (۴۴)

عمرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُود پاک نہ پڑھے۔

پیشانی رکھنا (۴۵) جب سجدے سے اٹھیں تو اسکا اُلٹ کرنا یعنی (۴۶) پہلے
پیشانی، پھر (۴۷) ناک، پھر (۴۸) ہاتھ، پھر (۴۹) گھٹنے اٹھانا (۵۰) مَرَد
کیلئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے اور (۵۱) رانیں پیٹ سے جدا
ہوں (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۶) (۵۲) کلاسیاں زمین پر نہ بچھائیے ہاں
جب صف میں ہوں تو بازو کروٹوں سے جدا نہ رکھئے (ردالمحتار ج ۲ ص ۲۵۷)
(۵۳) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ اس طرح زمین پر لگائیے
کہ دسوں انگلیاں قبلہ رُخ رہیں۔ (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۶۷)

جَلْسَہ کی سنتیں

دونوں سجدوں کے بیچ میں بیٹھنا اسے جلسہ کہتے ہیں (۵۴)
جلسہ میں سیدھا قدم کھڑا کر کے اُلٹا قدم بچھا کر اُس پر بیٹھنا (۵۵) سیدھے
پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا (۵۶) دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

(تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۱۱)

ترجمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس سیرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ سب سے کم تر ہے۔

دوسری رکعت کیلئے اٹھنے کی سنتیں

(۵۸) جب دونوں سجدے کر لیں تو دوسری رکعت کیلئے پنجوں کے

بل (۵۹) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا سنت ہے۔ ہاں کمزوری یا پاؤں میں

تکلیف وغیرہ مجبوری کی وجہ سے زمین پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے میں حرج نہیں۔

(ردالمحتار ج ۲ ص ۲۶۲)

قعدہ کی سنتیں

(۶۰) مرد کا دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر بایاں پاؤں

بچھا کر (۶۱) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا اور (۶۲) سیدھا قدم کھڑا رکھنا

(۶۳) سیدھے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا (الهدایة معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۷۵)

(۶۴) سیدھا ہاتھ سیدھی ران پر اور (۶۵) الٹا ہاتھ الٹی ران پر رکھنا (۶۶)

انگلیاں اپنی حالت پر یعنی (NORMAL) چھوڑنا کہ نہ زیادہ گھلی ہوئیں نہ بالکل ملی

مرسلان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

ہوئیں (ایضاً) (۶۷) انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ

چاہئے (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۲۶۵) (۶۸) التَّحِيَّاتِ میں شہادت پر

اشارہ کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چھٹنگلیا اور پاس والی کو بند کر لیجئے، انگوٹھے اور

بیچ والی کا حلقہ باندھئے اور (”لَا“ پر کلمہ کی انگلی اٹھائیے اس کو ادھر ادھر مت

ہلائیے اور ”إِلَّا“ پر رکھ دیجئے اور سب انگلیاں سیدھی کر لیجئے (ردالمحتار

ج ۲ ص ۲۶۶) (۶۹) دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جس طرح پہلے میں

بیٹھے تھے اور تَشَهُدِ بھی پڑھئے (۷۰) تَشَهُدِ کے بعد دُرود شریف پڑھئے (الہدایۃ

معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۷۴) دُرودِ ابراہیم پڑھنا افضل ہے (بہارِ شریعت

حصہ ۳ ص ۸۵) (۷۱) نوافل اور سنتِ غیر مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں بھی تَشَهُدِ

کے بعد دُرود شریف پڑھنا سنت ہے (ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۲، غنیۃ المسئلی ص

۳۲۲) (۷۲) دُرود شریف کے بعد دعا پڑھنا (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۳)

عمر بن مصطفیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر زودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

سلام پھیرنے کی سنتیں

(۷۳) ان الفاظ کے ساتھ دو بار سلام پھیرنا:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ (۷۴) پہلے سیدھی طرف پھر (۷۵)

اُلٹی طرف منہ پھیرنا (۷۶) امام کیلئے دونوں سلام بلند آواز سے کہنا سنت ہے

مگر دوسرا پہلے کی نسبت کم آواز سے کہے (عالمگیری ج ۱ ص ۷۶) (۷۷) پہلی

بار کے سلام میں ”سلام“ کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگرچہ عَلَیْكُمْ نہ کہا ہو اس

وقت اگر کوئی شریک جماعت ہو تو اقتداء صحیح نہ ہوئی ہاں اگر سلام کے بعد امام

نے سجدہ سہو کیا بشرطیکہ اس پر سجدہ سہو ہو تو اقتداء صحیح ہوگی (ردالمحتار ج ۱ ص ۳۵۲)

(۷۸) امام داہنے سلام میں خطاب سے اُن مُقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی

طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے

اگرچہ شریک جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کرانا کلتبیین اور اُن ملائکہ کی نیت

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کیلئے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عَدَدُ مُعَيَّن نہ کرے (ذُرِّمَخْتَار ج ۱ ص ۳۵۴) (۷۹) مُقْتَدِی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مُقْتَدِیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور اگر امام اُسکے مُحَاذِی (یعنی ٹھیک سامنے کی سیدھ میں) ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور مُنْفَرِدٌ صِرْفُ اُن فِرِشْتُوں ہی کی نیت کرے (ذُرِّمَخْتَار ج ۱ ص ۳۵۶) (۸۰) مُقْتَدِی کے تمام اِنْتِقَالَات (یعنی رُكُوعُ نَحْوِ دُو غَیْرِهِ) امام کے ساتھ ہونا۔

سلام پھیرنے کے بعد کی سنتیں

(۸۱) سلام کے بعد امام کیلئے سنت یہ ہے کہ دائیں یا بائیں طرف

رُخ کر لے، دائیں طرف افضل ہے اور مُقْتَدِیوں کی طرف رُخ کر کے بھی بیٹھ

سکتا ہے جبکہ آخری صَف تک بھی کوئی اس کے سامنے (یعنی اس کے چہرے کی سیدھ میں)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم سر ملین (جہاں دم پر زور دیا کہ پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

نماز نہ پڑھتا ہو (غنیۃ المستملی ص ۳۳۰) (۸۲) مُنْفَرِدٌ بِغَيْرِ رُخْبَدٍ لے آگرو ہیں
دُعَا مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۷)

سُنَّتِ بَعْدِيَّةٌ كِي سُنْتِيں

(۸۳) جن فرضوں کے بعد سُنْتِيں ہیں ان میں بعدِ فرضِ کلام نہ کرنا
چاہئے اگرچہ سُنْتِيں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے
اسی طرح بڑے بڑے اور اودو وظائف کی بھی اجازت نہیں (غنیۃ المستملی ص ۳۳۱
ردالمحتار ج ۲ ص ۳۰۰) (۸۴) (فرضوں کے بعد) قبلِ سنتِ مختصر دعاء پر
قناعت چاہئے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائیگا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۸۱ مدینہ
المرشد بریلی شریف) (۸۵) سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اَصَح (یعنی
دُرست ترین) یہی ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہی حکم
ہر اس کام کا ہے جو منافیِ تحریمہ ہے (نسبیر الابصار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۵۵۸)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ دیا پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(۸۶) سنتیں وہیں نہ پڑھئے بلکہ دائیں بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھئے یا گھر جا

کر ادا کیجئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۷) (سنتیں پڑھنے کیلئے گھر جانے کی وجہ سے جو فصل (یعنی

فاصلہ) ہو اس میں حرج نہیں۔ جگہ بدلنے یا گھر جانے کیلئے نمازی کے آگے سے گزرنایا اس کی

طرف اپنا چہرہ کرنا گناہ ہے اگر نکلنے کی جگہ نہ ملے تو وہیں سنتیں پڑھ لیجئے)۔

سنتوں کا ایک اہم مسئلہ

جو اسلامی بھائی سنتِ قبلیہ یا سنتِ بعدیہ پڑھ کر آمد و رفت اور بات

چیت میں لگ جاتے ہیں وہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فتویٰ مبارک کہ

سے درس حاصل کریں چنانچہ ایک استفتاء کے جواب میں ارشاد ہے، ”سنتِ

قبلیہ میں اولیٰ اول وقت ہے بشرطیکہ فرض و سنت کے درمیان کلام یا کوئی فعل

منافی نماز نہ کرے، اور سنتِ بعدیہ میں مُسْتَحَب فرضوں سے اتصال ہے مگر

یہ کہ مکان پر آ کر پڑھے تو فصل (یعنی فاصلہ) میں حرج نہیں، لیکن اجنبی افعال سے

فرمانِ مصطفیٰ: (سَلِّ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

فَصَلِّ نہ چاہئے یہ فَصَلِّ (فَاصِلًا) سُنَّتِ قَبْلِیَہِ و بعد یہ دونوں کے ثواب کو ساقِط اور اُنہیں طریقہٴ مَسْنُونہ سے خارج کرتا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۵ ص ۱۳۹ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

آگے بیان کردہ 86 سنتوں میں ضمناً اسلامی بہنوں کیلئے بھی سنتیں ہیں

اُن کیلئے ”عائشہ صدیقہ“ کے دس حُرُوف کی نسبت سے 10 سنتیں

(۱) اسلامی بہن کے لئے تکبیر تحریمہ اور تکبیر قنوت میں سنت یہ ہے کہ

کندھوں تک ہاتھ اٹھائے (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۲۳۶) (۲) قیام میں

عورت اور خُنْثٰی (یعنی بیجوا) اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اُس کی

پُشت پر سیدھی ہتھیلی رکھے (غنیۃ المستملی ص ۲۹۴) (۳) اسلامی بہن کیلئے رُکوع

میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں گشادہ نہ کرنا سنت ہے (الہدایۃ معہ فتح القدیر

ج ۱ ص ۲۵۸) (۴) رُکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زُور پڑھو تمہارا زُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے فقط ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴) (۵) سمت کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے (۶) پیٹ رانوں سے (۷) رانیں پنڈلیوں سے اور (۸) پنڈلیاں زمین سے ملا دے (۹) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہو کر دونوں پاؤں سیدھی جانب نکال دے اور (۱۰) الٹی سرین پر بیٹھے (الہدایۃ معہ فتح القدیر ج ۱ ص ۷۵)

”صَلَّاتِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ“ کے ۱۴ حُرُوف کی

نسبت سے نماز کے تقریباً 14 مُسْتَحَبَّات

(۱) نیت کے الفاظ زبان سے کہہ لینا (تنویر الأبصار معہ رد المحتار ج ۲

ص ۱۱۳) جبکہ دل میں نیت حاضر ہو ورنہ تو نماز ہوگی ہی نہیں (۲) قیام میں دونوں پنجوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا (عالمگیری ج ۱ ص ۷۳) (۳) قیام کی

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

حالت میں سجدہ کی جگہ (۴) رُکوع میں دونوں قدموں کی پشت پر (۵) سجدہ میں

ناک کی طرف (۶) قعدہ میں گود کی طرف (۷) پہلے سلام میں سیدھے کندھے

کی طرف اور (۸) دوسرے سلام میں اٹنے کے کندھے کی طرف نظر کرنا (تسویر الابصار

معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۲۱۴) (۹) منفر د کو رُکوع اور سجدوں میں تین بار سے زیادہ (مگر

طاق عدد مثلاً پانچ سات نو) تسبیح کہنا (ردالمحتار ج ۲ ص ۲۴۲) (۱۰) ”حلیہ“ وغیرہ میں

حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے کہ امام کیلئے تسبیحات

پانچ بار کہنا مستحب ہے۔ (۱۱) جس کو کھانسی آئے اس کیلئے مُستحب ہے کہ جب

تک ممکن ہونہ کھانسی (مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۲۷۷) (۱۲) جماعی

آئے تو منہ بند کئے رہے اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائیے۔ اگر اس

طرح بھی نہ رُکے تو قیام میں سیدھے ہاتھ کی پشت سے اور غیر قیام میں اٹنے

ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانپ لیجئے۔ جماعی روکنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دل

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

میں خیال کیجئے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو جما ہی کبھی نہیں آتی تھی۔ ان شاء اللہ عزوجل فوراً رک جائے گی (مُلخصاً در مختار و

ردالمحتار ج ۲ ص ۲۱۵) (۱۳) جب مُکَبِّر حَى عَلَى الْفَلَاحِ

کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا (عالمگیری ج ۱ ص ۵۷ مکتبہ حفانیہ) (۱۴)

سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیہ الطحطاوی ص ۳۷۱)

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَا عَمَلٍ

حُجَّةُ الْاِسْلَامِ حضرت سَيِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے

ہیں، ”حضرت سَيِّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ زمین ہی پر سجدہ کرتے

یعنی سجدے کی جگہ مُصَلًی وغیرہ نہ بچھاتے“۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۰۴ بیروت)

گرد آلود پیشانی کی فضیلت

حضرت سَيِّدُنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں جو پروردگار پاک لکھا تو جب تک ہر نام اُس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سر اپا نور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ پُر سُرور ہے، ”تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جائے اپنی پیشانی (کی مٹی) کو صاف نہ کرے کیونکہ جب تک اُسکی پیشانی پر نماز کے سجدے کا نشان رہتا ہے فرشتے اُس کے لیے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔“

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۳۱۱ حدیث ۲۷۶۱ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورانِ نماز پیشانی سے مٹی چھڑانا بہتر

نہیں اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تَکْبُر کے طور پر چھڑانا گناہ ہے۔

اور اگر نہ چھڑانے سے تکلیف ہوتی ہو یا خیال بٹتا ہو تو چھڑانے میں حرج نہیں۔

اگر کسی کو ریا کاری کا خوف ہو تو اسے چاہئے کہ نماز کے بعد پیشانی سے مٹی

صاف کر لے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے اُزود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر اُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

”بھائیوں نماز کے مُفسدات سیکھنا فرض ہے“ کے اُن تیس

حُروف کی نسبت سے نماز توڑنے والی 29 باتیں

(۱) بات کرنا (ذکر مختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۴۴۵) (۲) کسی کو سلام کرنا۔

(۳) سلام کا جواب دینا (مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۳۲۲) (۴) چھینک کا

جواب دینا (نماز میں خود کو چھینک آئے تو خاموش رہے) اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تب بھی

خارج نہیں اور اگر اُس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۹۸) (۵)

خوشخبری سن کر جواباً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا (عالمگیری ج ۱ ص ۹۹) (۶) بُری خبر (یا کسی کی موت

کی خبر) سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا (ایضاً) (۷)

اذان کا جواب دینا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۰) (۸) اللہ عزوجل کا نام سن کر جواباً

”جَلَّ جَلَالُہُ“ کہنا (غنیة المستملی ص ۴۲۰) (۹) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کا اسم گرامی سن کر جواباً دُرُود شریف پڑھنا مثلاً صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہنا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک رتی بڑھ کر پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

عالمگیری ج ۱ ص ۹۹) (اگر جل جلالہ یا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جواب کی نیت سے نہ کہا تو نماز نہ ٹوٹی)

نماز میں رونا

(۱۰) دَر دیا مُصِیْبِت کی وجہ سے یہ الفاظ ”آہ“، ”اُوہ“، ”اُف“، ”تُف“ نکل گئے

یا آواز سے رونے میں حَرْف پیدا ہو گئے نماز فاسد ہو گئی۔ اگر رونے میں صِرْف

آنسو نکلے آواز و حُرُوف نہیں نکلے تو حَرْج نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱) اگر نماز

میں امام کے پڑھنے کی آواز پر رونے لگا اور ”ارے“، ”نعم“، ”ہاں“ زبان سے

جاری ہو گیا تو کوئی حَرْج نہیں کہ یہ خُشُوع کے باعث ہے اور اگر امام کی خوش الحانی

کے سبب یہ الفاظ کہے تو نماز ٹوٹ گئی۔ (در مختار، رد المحتار ج ۲ ص ۴۵۶)

نماز میں کھانسا

(۱۱) مریض کی زبان سے بے اختیار آہ! اوہ نکلا نماز نہ ٹوٹی یوں ہی

چھینک، جماہی، کھانسی، ڈکار وغیرہ میں جتنے حُرُوف مجبوراً نکلے ہیں مُعَاف ہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

درمختار ج ۱ ص ۴۱۶) (۱۲) پھونکنے میں اگر آواز نہ پیدا ہو تو وہ سانس کی مثل ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی مگر قصداً پھونکنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں جیسے اُف، تُف تو نماز فاسد ہوگئی۔ (غنیہ ص ۴۲۷) (۱۳) کھنکارنے میں جب دو حروف ظاہر ہوں جیسے اُخ تو مُفسد ہے۔ ہاں اگر عذر یا صحیح مقصد ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا آواز صاف کرنے کیلئے ہو یا امام کو لقمہ دینا مقصود ہو یا کوئی آگے سے گزر رہا ہو اس کو متوجّہ کرنا ہو ان وُجُوہات کی بنا پر کھانسنے میں کوئی مُضایقہ نہیں۔

(درمختار ردالمحتار ج ۲ ص ۴۵۵)

دورانِ نماز دیکھ کر پڑھنا

(۱۴) مُصَحَّف شریف سے یا کسی کاغذ سے یا محراب وغیرہ میں لکھا ہوا دیکھ کر قرآن شریف پڑھنا (ہاں اگر یاد پر پڑھ رہے ہیں اور مُصَحَّف شریف یا محراب وغیرہ پر صرف نظر ہے تو حرج نہیں، اگر کسی کاغذ وغیرہ پر آیات لکھی ہیں اسے دیکھا اور سمجھا مگر پڑھا نہیں اس

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پڑھے، شک تمہارا مجھ پر دُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں (ردالمحتار ج ۲ ص ۴۶۴) (۱۵) اسلامی کتاب یا اسلامی مضمون

دورانِ نماز جان بوجھ کر دیکھنا اور ارادتا سمجھنا مکروہ ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۱)

دُنوی مضمون ہو تو زیادہ کراہیت ہے، لہذا نماز میں اپنے قریب کتابیں یا تحریر

والے پیکٹ اور شاپنگ بیگ، موبائل فون یا گھڑی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ ان

کی لکھائی پر نظر نہ پڑے یا ان پر رومال وغیرہ اڑھاد تبخئے، نیز دورانِ نماز سُتون

وغیرہ پر لگے ہوئے اسٹیکرز، اشتہار اور فریموں وغیرہ پر نظر ڈالنے سے بھی بچئے۔

عَمَلِ کَثِیر کی تعریف

(۱۶) عملِ کثیر نماز کو فاسد کر دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہونہ

ہی اصلاحِ نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے

ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان بھی غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی

عملِ کثیر ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہے کہ نماز میں ہے یا

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

نہیں تو عملِ قلیل ہے اور نمازِ فاسد نہ ہوگی۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۶۴)

دورانِ نماز لباس پہننا

(۱۷) دورانِ نماز گرتہ یا پا جامہ پہننا یا تہبند باندھنا (ردالمحتار ج ۲

ص ۴۶۵) (۱۸) دورانِ نماز ستر کھل جانا اور اسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنا یا

تین بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانا (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۶۷)

نماز میں کچھ نکلنا

(۱۹) معمولی سا بھی کھانا یا پینا مثلاً تیل بغیر چبائے نکل لیا۔ یا قطرہ

مُنہ میں گرا اور نکل لیا (غنیۃ المستملی ص ۴۱۸) (۲۰) نماز شروع کرنے سے پہلے

ہی کوئی چیز دانتوں میں موجود تھی اسے نکل لیا تو اگر وہ چنے کے برابر یا اس سے

زیادہ تھی تو نمازِ فاسد ہوگئی اور اگر چنے سے کم تھی تو مکروہ۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیہ

الطحطاوی ص ۳۴۱) (۲۱) نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز کھائی تھی اب اس کے اجزا

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

منہ میں باقی نہیں صرف لعابِ دہن میں کچھ اثر رہ گیا ہے اس کے نکلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۱۲۷) (۲۲) منہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق

میں پہنچتی ہے نماز فاسد ہوگئی (ایضاً) (۲۳) دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہو جائیگی (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۲) (غلبہ کی علامت

یہ ہے کہ اگر حلق میں مزہ محسوس ہو تو نماز فاسد ہوگئی، نماز توڑنے میں ذائقے کا اعتبار ہے اور وضو ٹوٹنے میں رنگ کا لہذا وضو اُس وقت ٹوٹتا ہے جب تھوک سُرخ ہو جائے اور اگر تھوک

زرد ہے تو وضو باقی ہے)

دورانِ نمازِ قبلہ سے انحراف

(۲۴) بلاغڈر سینے کو سمتِ کعبہ سے 45 درجہ یا اس سے زیادہ پھیرنا

مفسدِ نماز ہے، اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں۔ مثلاً حَدَث (یعنی وضو ٹوٹ جانے) کا

گمان ہو اور منہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو اگر مسجد سے خارج نہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

ہوا ہو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (در مختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۶۸)

نماز میں سانپ مارنا

(۲۵) سانپ پچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جبکہ نہ تین قدم چلنا

پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (غنیۃ المستملی ص ۴۲۳)

سانپ پچھو کو مارنا اُس وقت مُباح ہے جبکہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا

خوف ہو، اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۳)

(۲۶) پے در پے تین بال اُکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار

مارا نماز جاتی رہی اور اگر پے در پے نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے (ایضاً)

نماز میں کھجانا

(۲۷) ایک رُگن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے یعنی

یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہٹالیا یہ دو بار ہو اگر اب اسی طرح تیسری بار

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر صبح اور دو مرتبہ شام اور دو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

کیا تو نماز جاتی رہے گی۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو یہ ایک ہی مرتبہ گھبانا کہا جائیگا۔
(عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴، غنیۃ المستملی ص ۴۲۳)

اللہ اکبر کہنے میں غلطیاں

(۲۸) تکبیراتِ اِنْتِقَالَاتِ میں اللہ اکبر کے اَلِف کو دراز کیا یعنی

اللہ یا اکبر کہایا ”ب“ کے بعد اَلِف بڑھایا یعنی ”اکبار“ کہا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲

ص ۱۷۷) اکثر مُکَبَّر (یعنی جماعت میں امام کی تکبیرات پر زور سے تکبیریں کہہ کر آواز پہنچانے

والے) یہ غلطیاں زیادہ کرتے ہیں اور یوں اپنی اور دوسروں کی نمازیں غارت

کرتے ہیں۔ لہذا جوان احکام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو اُسے مُکَبَّر نہیں بننا چاہئے۔

(۲۹) قِرَاءَاتِ یا اذکارِ نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز

فاسد ہو جاتی ہے۔
(دُرِّمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۷۳)

عمر بن مصلوب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

”پنجا نمازی بلا شک جنّت الفردوس کا حقدار ہے“ کے

بتیس حُرُوف کی نسبت سے نماز کے 32 مَكْرُوهَاتِ تَحْرِيمِہ

(۱) داڑھی بدن یا لباس کے ساتھ کھیلنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴)

(۲) کپڑا سمیٹنا۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ سجدے میں جاتے وقت پاجامہ

وغیرہ آگے یا پیچھے سے اٹھالیتے ہیں (غنیۃ المستملی ص ۳۳۷) اگر کپڑا بدن سے

چپک جائے تو ایک ہاتھ سے چھڑانے میں حرج نہیں۔

کندھوں پر چادر لٹکانا

(۳) سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا

رُومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں ہاں اگر ایک گنارا دوسرے کندھے

پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲

ص ۴۸۸) (۴) آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

اس کا ایک سر اپنیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۱۶۵) (۵) دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

(ذکر مختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۴۹۰)

طبعی حاجت کی شدت

(۶) پیشاب، پاخانہ یا ریح کی شدت ہونا۔ اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی شدت ہو تو وقت میں وسعت ہونے کی صورت میں نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ ہاں اگر ایسا ہے کہ فراغت اور وضو کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے گا تو نماز پڑھ لیجئے۔ اور اگر دورانِ نماز یہ حالت پیدا ہوئی تو اگر وقت میں گنجائش ہو تو نماز توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی تو گنہگار ہونگے۔

(رد المحتار ج ۲ ص ۴۹۲)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نماز میں کنگریاں ہٹانا

(۷) دَورَانِ نَمَازِ کَنگَرِیاں ہٹانا مکروہِ تحریمی ہے (غنیۃ المستملی ص ۳۳۸)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے دَورَانِ نَمَازِ کَنگَرِی چھونے

سے متعلق بارگاہِ رسالت میں سَوال کیا، ارشاد ہوا، ”ایک بار۔ اور اگر تو اس سے

بچے تو سیاہ آنکھ والی سواؤنٹنیوں سے بہتر ہے۔“ (صحیح ابن خزيمة، حدیث ۸۹۷،

ج ۲، ص ۵۲، المکتب الاسلامی بیروت) ہاں اگر سنت کے مطابق سجدہ ادا نہ ہو سکتا ہو تو

ایک بار ہٹانے کی اجازت ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا

واجب ہے چاہے ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔

انگلیاں چٹھانا

(۸) نماز میں انگلیاں چٹھانا۔ (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۹۳ ۴)

خاتم المحققین حضرت علامہ ابن عابدین

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں کچھ پروردگار کو یاد کیا تو جب تک ہر نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ابن ماجہ کی روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”نماز میں اپنی انگلیاں نہ چٹخایا کرو۔“ (سنن ابن ماجہ ج ۱

ص ۵۱۴ حدیث ۹۶۵ دارالمعرفۃ بیروت) ”مجتبیٰ“ کے حوالے نقل کیا، سلطانِ دو جہان،

شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ”انتظارِ نماز کے

دوران انگلیاں چٹخانے سے منع فرمایا۔“ مزید ایک روایت میں ہے، ”نماز کیلئے

جاتے ہوئے انگلیاں چٹخانے سے منع فرمایا۔“ ان احادیثِ مبارکہ سے یہ تین

احکام ثابت ہوئے (الف) نماز کے دوران اور توابعِ نماز میں مثلاً نماز کیلئے

جاتے ہوئے، نماز کا انتظار کرتے ہوئے انگلیاں چٹخانا مکروہِ تحریمی ہے (ب)

خارجِ نماز (یعنی توابعِ نماز میں بھی نہ ہو) میں بغیر حاجت کے انگلیاں چٹخانا مکروہ

تذریبی ہے (ج) خارجِ نماز میں کسی حاجت کے سبب مثلاً انگلیوں کو آرام

دینے کیلئے انگلیاں چٹخانا مباح (یعنی بلا کراہت جائز) ہے (درمختار معہ ردالمحتار

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ج ۲ ص ۴۰۹ طبعہ ملتان) (۹) تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی

انگلیوں میں ڈالنا۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۸) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا، ”جو مسجد کے ارادے سے نکلے تو تشبیک یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں

دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے بے شک وہ نماز (کے حکم) میں ہے (مسند

امام احمد بن حنبل حدیث ۱۸۱۲۶ ج ۶ ص ۳۲۰ دار الفکر بیروت) نماز کیلئے جاتے

وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ تحریمی ہیں۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۴۶)

کمر پر ہاتھ رکھنا

(۱۰) کمر پر ہاتھ رکھنا (ایضاً ۳۴۷) نماز کے علاوہ بھی (بلا عذر) کمر پر

یعنی دونوں پہلوؤں کے وسط میں) ہاتھ نہیں رکھنا چاہئے (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲

ص ۴۹۴) اللہ کے محبوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، ”کمر پر ہاتھ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۰۸ حدیث ۳۵۶۶ دارالکتب

العلمیۃ بیروت) یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کیلئے جہنم میں

کیا راحت ہے! (حاشیہ بہار شریعت حصہ ۳ ص ۱۱۵ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

آسمان کی طرف دیکھنا

(۱۱) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا (البحر الرائق ج ۲ ص ۳۸) اللہ کے محبوب

عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، ”کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو نماز میں

آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا اُن کی آنکھیں اچک لی

جائیں گی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۳) (۱۲) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا، چاہے

پورا منہ پھرایا تھوڑا۔ منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر ادھر ادھر بے

ضرورت دیکھنا مکروہ تتریبی ہے اور نادراً کسی غرضِ صحیح کے تحت ہو تو حرج

نہیں (بہار شریعت، حصہ ۳ ص ۱۹۴) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں، ”جو بندہ نماز میں ہے اللہ عزوجل کی رحمت

خاصہ اُس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے، جب اُس نے اپنا

منہ پھیرا اُس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے“۔ (ابو داؤد ج ۱ ص ۳۳۴ حدیث ۹۰۹

دار احیاء التراث العربی بیروت) (۱۳) مرد کا سجدے میں کلائیاں بچھانا۔

(در مختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۶)

نمازی کی طرف دیکھنا

(۱۴) کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ دوسرے شخص کو بھی نمازی کی

طرف منہ کرنا ناجائز و گناہ ہے کوئی پہلے سے چہرہ کئے ہوئے ہو اور اب کوئی اُس

کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز شروع کرے تو نماز شروع کرنے والا

گنہگار ہو اور اس نمازی پر کراہت آئی ورنہ چہرہ کرنے والے پر گناہ و کراہت

ہے (در مختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۶) جو لوگ جماعت کا سلام پھیر جانے کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار رُز و دِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بعد اپنے عین پیچھے نماز پڑھنے والے کی طرف چہرہ کر کے اُس کو دیکھتے ہیں یا پیچھے

جانے کیلئے اُس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ یہ سلام پھیرے تو

نکلوں، یا نمازی کے ٹھیک سامنے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اعلان کرتے، دُرس دیتے

، بیان کرتے ہیں یہ سب توبہ کریں (۱۵) نماز میں ناک اور منہ چھپانا (عالمگیری

ج ۱ ص ۱۰۶) (۱۶) بلا ضرورت کھنکار (یعنی بلغم وغیرہ) نکالنا (غنیۃ المستملی ص ۳۳۹)

(۱۷) قصدُ اجماعی لینا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۵۴) (اگر خود بخود

آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے) اللہ کے محبوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

فرماتے ہیں، ”جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطن

منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم ص ۴۱۳) (۱۸) اَلثَّاقِرَ اَنْ مَّجِید پڑھنا

(مَثَلًا پہلی رُکعت میں ”تَبَّتْ“ پڑھی اور دوسری میں ”اِذَا جَاءَ“) (۱۹) کسی واجب کو تَرَک

کرنا (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۴۵) مَثَلًا ”قَوْمَهُ“ اور ”جَلْسَهُ“ میں پیٹھ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم سرسین (مہمہ نام) پر زود پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

رُکوعِ یادِ اور سے

سیدھی ہونے سے پہلے ہی سجدے میں چلا جانا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) اس گناہ

میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد مُلَوِّث نظر آتی ہے، یاد رکھئے! جتنی بھی

نمازیں اس طرح پڑھی ہوں گی سب کا لوٹانا واجب ہے (۲۰) ”قیام“ کے علاوہ

کسی اور موقع پر قرآن مجید پڑھنا (مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی

ص ۳۵۱) (۲۱) قراءتِ رُکوع میں پہنچ کر ختم کرنا (ایضاً) (۲۲) امام سے پہلے

مقتدی کا رُکوع و سُجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

(ردالمحتار ج ۲ ص ۵۱۳) حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابو

بہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرمایا، جو

امام سے پہلے سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اُس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ

میں ہیں (موطا امام مالک حدیث ۲۱۲ ج ۱ ص ۱۰۲ دارالمعرفة بیروت) حضرت سیدنا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے محبوب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

فرماتے ہیں، ”کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے ڈرتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے۔“ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۸۱)

گدھے جیسا منہ

حضرت سیدنا امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی حدیث لینے کیلئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق گئے۔ وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے تھے، مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر ان کا منہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور ان محدث صاحب نے دیکھا کہ ان کو (یعنی امام نووی) کو علم حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا! دیکھتے کیا ہیں کہ ان کا گدھے جیسا منہ ہے!! انہوں نے فرمایا، صابری! دورانِ جماعت امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مُسْتَبَعِد (یعنی بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث دُور از قیاس) جانا اور میں نے امام پر قصدِ سبقت کی تو میرا منہ ایسا ہو گیا جیسا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر سورۃ بقرہ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورۃ تین نازل فرماتا ہے۔

تم دیکھ رہے ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(۲۳) دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پا جامہ یا تہبند میں نماز

پڑھنا (۲۴) کسی آنے والے شناسا کی خاطر امام کا نماز کو طول دینا (عالمگیری

ج ۱ ص ۱۰۷) اگر اس کی نماز پر اعانت (مدد) کے لئے ایک دو تسبیح کی قدر طول

دیا تو خرچ نہیں (ایضاً) (۲۵) زمین مَغْضُوبَہ (یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا

ہو) یا (۲۶) پر ایسا کھیت جس میں زراعت موجود ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیہ

الطحطاوی ص ۲۵۸، درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۵۲) یا (۲۷) بچتے ہوئے

کھیت میں (ایضاً) یا (۲۸) قبر کے سامنے جبکہ قبر اور نمازی کے بیچ میں کوئی

چیز حائل نہ ہو نماز پڑھنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) (۲۹) کُفَّار کے عبادت

خانوں میں نماز پڑھنا بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۳)

(۳۰) گرتے وغیرہ کے بٹن کھلے ہونا جس سے سینہ کھلا رہے مگر وہ تحریمی ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (ملی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زُور و پُرسو تو تمہارا زُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں گھلا تو مکروہ تیز یہی ہے۔

نماز اور تصاویر

(۳۱) جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ

بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۵۰۲) (۳۲) نمازی

کے سر پر یعنی چھت پر یا سجدے کی جگہ پر یا آگے یا دائیں یا بائیں جاندار کی تصویر

آویزاں ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے مگر گزشتہ صورتوں سے کم۔

اگر تصویر فرش پر ہے اور اس پر سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار

کی ہے جیسے دریا پہاڑ وغیرہ تو اس میں کوئی مُصایقہ نہیں۔ اتنی چھوٹی تصویر ہو جسے

زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نہ دکھائی دے (جیسا کہ عموماً

طوافِ کعبہ کے منظر کی تصویریں بہت چھوٹی ہوتی ہیں یہ تصاویر) نماز کیلئے باعثِ کراہت

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ صبح اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

نہیں ہیں (غنیۃ المستملی ص ۳۴۷، درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۵۰۳) ہاں طواف کی بھیڑ میں ایک بھی چہرہ واضح ہو گیا تو ممانعت باقی رہے گی۔ چہرہ کے علاوہ مثلاً ہاتھ، پاؤں، پیٹھ، چہرے کا پچھلا حصہ یا ایسا چہرہ جس کی آنکھیں، ناک، ہونٹ وغیرہ سب اعضاء مٹے ہوئے ہوں ایسی تصاویر میں کوئی حرج نہیں۔

”یارب! تیری پسند کی نماز پڑھنے کی سعادت ملے“

کے تینتیس حروف کی نسبت سے نماز کے 33 مکروہات تشریح

(۱) دوسرے کپڑے میسر ہونے کے باوجود کام کاج کے لباس میں نماز

پڑھنا۔ (غنیۃ المستملی ص ۳۳۷) منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے ہونا۔ اگر اس کی وجہ

سے قراءت ہی نہ ہو سکے یا ایسے الفاظ نکلیں کہ جو قرآن پاک کے نہ ہوں تو نماز

ہی فاسد ہو جائے گی (درمختار، ردالمحتار) (۲) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶) نماز میں ٹوپی یا عمامہ شریف گر پڑا تو اٹھالینا افضل ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زُور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

جبکہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خشوع و خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۱) اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھا ہو یا اُس کی ٹوپی گر

پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے (۳) رُکوع یا سجدہ میں بلا ضرورت

تین بار سے کم تسبیح کہنا (اگر وقت تنگ ہو یا ٹرین چل پڑنے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔

اگر مقتدی تین تسبیحات نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھالیا تو امام کا ساتھ دے) (۴) نماز

میں پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا۔ ہاں اگر ان کی وجہ سے نماز میں دھیان بٹتا

ہو تو چھڑانے میں حرج نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶) (۵) سجدہ وغیرہ میں انگلیاں

قبلہ سے پھیر دینا (فناوی قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۹) (۶) مرد کا سجدہ

میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹) (۷) نماز میں ہاتھ یا سر

کے اشارے سے سلام کا جواب دینا (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۷) زبان

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

سے جواب دینا مُفسدِ نماز ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۲۲ قدیمی

کتب خانہ) (۸) نماز میں بلا عذر چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھنا (غنیہ المستملی

ص ۳۳۹) (۹) انگڑائی لینا اور (۱۰) اِرَادَتَا کھانسنّا، گھنکارنا (غنیہ المستملی ص

۳۴۰) اگر طبیعت چاہتی ہو تو حرج نہیں (۱۱) سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے سے

پہلے بلا عذر ہاتھ زمین پر رکھنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷) (۱۲) اُٹھتے وقت بلا عذر

ہاتھ سے قبل گھٹنے زمین سے اُٹھانا (غنیہ المستملی ص ۳۳۵) (۱۳) رُکوع میں سر کو

پیٹھ سے اُونچا نیچا کرنا (غنیہ المستملی ص ۳۳۸) (۱۴) نماز میں شَا تَعَوُّذُ تَسْمِیَہ اور

اُمین زور سے کہنا (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۷)۔ (۱۵) بَغِیر عُدِّ رِیَوا و غیرہ پر ٹیک

لگانا (ایضاً) (۱۶) رُکوع میں گھٹنوں پر اور (۱۷) سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ

رکھنا (۱۸) دائیں بائیں جھومنا۔ اور تراوُح یعنی کبھی دائیں پاؤں پر اور کبھی بائیں

پاؤں پر زور دینا یہ سُنَّت ہے (بہار شریعت صف ۳ ص ۲۰۲) اور سجدے کیلئے جاتے ہوئے سیدھی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے زور و پاک پر صوبے تک تمہارا مجھ پر زور و پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

طرف زور دینا اور اٹھتے وقت الٹی طرف زور دینا مستحب ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۱)

(۱۹) نماز میں آنکھیں بند رکھنا۔ ہاں اگر خشوع آتا ہو تو آنکھیں بند رکھنا افضل

ہے (درمختار، ردالمحتار ج ۲ ص ۴۹۹) (۲۰) جلتی آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔ شمع

یا چراغ سامنے ہو تو حرج نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۸) (۲۱) ایسی چیز کے سامنے

نماز پڑھنا جس سے دھیان بے مثلًا زینت اور لہو و لعب وغیرہ (ردالمحتار ج ۱ ص

۴۳۹) (۲۲) نماز کیلئے دوڑنا (۲۳) عام راستہ (۲۴) گوزا ڈالنے کی جگہ (۲۵)

مذبح یعنی جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہوں وہاں (۲۶) اِصْطَبْلُ یعنی گھوڑے

باندھنے کی جگہ (۲۷) غَسْلُ خانہ (۲۸) مَوِیْشِ خانہ خصوصاً جہاں اونٹ باندھے

جاتے ہوں (۲۹) اِسْتِنْجَا خانہ کی چھت اور (۳۰) صَحْرَا میں بلا سترہ کے جبکہ آگے

سے لوگوں کے گزرنے کا امکان ہو۔ ان جگہوں پر نماز پڑھنا (غنیۃ المستملی ص

۲۳۹) (۳۱) بَغِیرِ عِذْرٍ ہاتھ سے مکھی چھراڑنا (فناوی فاضی خان معہ عالمگیری

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

ج ۱ ص ۱۱۸) (نماز میں بچوں یا چھٹھرا یا ایدادیتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں

جبکہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ (بہار شریعت) (۳۲) ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کیلئے مفید ہو جائز

ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹) (۳۳) اُلٹا کپڑا پہننا یا اوڑھنا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۳۵۸ تا ۳۶۰۔ فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ)

ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟

آدھی آستین والا گرتا یا قمیص پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تشریحی ہے جبکہ

اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرت صدُرُ الشَّرِیْعَہ مفتی محمد امجد علی

اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: ”جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف نیم

آستین (یعنی آدھی آستین) یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہت تشریحی ہے اور

کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں“ (فتاویٰ امجدیہ حصہ ۱ ص ۱۹۳ مکتبہ رضویہ

باب المدینہ کراچی) مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقار الدین قادری رضوی

علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ہاف آستین والا گرتا، قمیص یا شرٹ کام کاج کرنے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

والے لباس میں شامل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان مُعَزَّزین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اس لئے جو ہاف آستین والا کرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہِ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، ان کی نماز مکروہ نہیں۔

(وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۴۶)

ظہر کے آخری دو نفل کے بھی کیا کہنے

ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔ (سنن نسائی حدیث ۱۸۱۷ ص ۲۲۰۷ دار الحبل بیروت) علامہ سید طحطاوی علیہ

رحمۃ القوی فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس پر (بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مطالبات ہیں اللہ تعالیٰ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اُس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا

جن پر سزا نہ ہو۔ اور علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس کیلئے بشارت یہ

ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (شامی ج ۲ ص ۴۰۲)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عزوجل جہاں ظہر کی دس رکعت نماز

پڑھ لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رکعت نفل پڑھ کر بارہویں شریف کی نسبت

سے ۱۲ رکعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! استقامت کی ساتھ دو نفل پڑھنے کی

نیت فرمائیجئے۔ صَلُّوا عَلَيَّ الْكَبِيْب ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

امامت کا بیان

مردِ غیر معذور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں:-

(۱) صحیح العقیدہ مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) مرد ہونا

(۵) قرأت صحیح ہونا (۶) معذور نہ ہونا۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۴)

نور مبین مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وعلیہم السلام

”یا امامَ الْاَنْبِیَا“ کے تیرہ حروف

کی نسبت سے اِقْتِدَاءِ کی 13 شرائط

(۱) نیت (۲) اِقْتِدَاءِ اور اِس نیتِ اِقْتِدَاءِ کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا

تکبیر تحریمہ سے پہلے ہونا بشرطیکہ پہلے ہونے کی صورت میں کوئی اجنبی کام نیت و

تحریمہ میں جُدائی کرنے والا نہ ہو (۳) امام و مُقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نمازِ مُقتدی کو اپنے ضمن میں لیے ہو (۵)

امام کی نماز کا مذہبِ مُقتدی پر صحیح ہونا اور (۶) امام و مُقتدی دونوں کا اِسے صحیح

سمجھنا (۷) شرائط کی موجودگی میں عورت کا محاذی (برابر) نہ ہونا (۸) مُقتدی کا

امام سے مُقَدَّم (یعنی آگے) نہ ہونا (۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا (۱۰) امام کا

مُقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو (۱۱) ارکان کی ادائیگی میں شریک ہونا (۱۲) ارکان کی

ادائیگی میں مُقتدی امام کے مثل ہو یا کم (۱۳) یونہی شرائط میں مُقتدی کا امام

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُور و دُپاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

سے زائد نہ ہونا۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۴ تا ۲۸۵)

اقامت کے بعد امام صاحب اعلان کریں:

اپنی ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صف سیدھی کر

لیجئے۔ دو آدمیوں کے بیچ میں جگہ چھوڑنا گناہ ہے، کندھے سے کندھا مس یعنی بیچ

کیا ہوا رکھنا واجب، صف سیدھی رکھنا واجب اور جب تک اگلی صف کو نہ تک

پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نماز شروع کر دینا ترک واجب، حرام اور گناہ

ہے۔ 15 سال سے چھوٹے نابالغ بچوں کو صفوں میں کھڑا نہ رکھئے، انہیں کونے

میں بھی نہ بھیجئے چھوٹے بچوں کی صف سب سے آخر میں بنائیے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۲۱۹ تا ۲۲۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

جماعت کا بیان

عاقِل، بالغ، آزاد اور قادر پر مسجد کی جماعتِ اولیٰ واجب ہے بلا عذر

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُود پاک نہ پڑھے۔

ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق
مَرْدُوْدُ الشَّهَادَةِ (یعنی اُس کی گواہی قابل قبول نہیں) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی اگر
پڑوسیوں نے سُکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گنہگار ہوئے (درمختار و
ردالمحتار ج ۲ ص ۲۸۷) بعض فقہائے کرام رَجَمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”جو
شخص اذان سن کر گھر میں اقامت کا انتظار کرتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا اور اُس کی

شہادت (یعنی گواہی قبول نہیں)“
(البحر الرائق ج ۱ ص ۶۰۴، ۴۵۱)

مَرْجُوْدٌ وَمَعْلَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
”یا رسول اللہ مدینے بلالو“ کے ہیں

حُرُوفِ كِي نِسْبَتِ سَعِ تَرْكِ جَمَاعَتِ كَعِ 20 اَعْذَارِ

(۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپانچ (۳) جس کا

پاؤں کٹ گیا ہو (۴) جس پر فالج گر ہو (۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے

عاجز ہو (۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور دے اور وہ مجھ پر زور دے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

- دے (۷) سخت بارش اور (۸) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (۹) سخت سردی (۱۰) سخت اندھیرا (۱۱) آندھی (۱۲) مال یا کھانے کے ضائع ہونے کا اندیشہ (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے (۱۴) ظالم کا خوف (۱۵) پاخانہ (۱۶) پیشاب یا (۱۷) ریح کی حاجت شدید ہے (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہے (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا۔ یہ سب ترکِ جماعت کے لئے عذر ہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۲۹۲ تا ۲۹۳)

کُفر پر خاتمے کا خوف

إفطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے

فرض نمازوں کی مسجد کی جماعتِ اولیٰ (یعنی پہلی جماعت) ترک کرنے کی ہرگز

عمران مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے بھائی۔

اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھریا ہال یا بنگلے کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد موجود ہے تو اُن پر واجب ہے کہ پہلے فرض رکعتیں جماعتِ اولیٰ کیساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جو لوگ بلا عذر شرعی باوجود قدرتِ فرض نماز مسجد میں جماعتِ اولیٰ کے ساتھ ادا نہیں کرتے اُن کو ڈر جانا چاہئے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیوں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے سُننِ ہدٰی مشروع کیں اور یہ (جماعت) نمازیں بھی سُننِ ہدٰی سے ہیں اور اگر تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“

(مسلم ص ۳۲۸ حدیث ۶۵۴)

عمران مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دہرُو دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

سُننِ ہُدٰی کی وضاحت

مفسرِ شہیرِ حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

مراۃ جلد 2 صفحہ 175 پر اس حدیثِ پاک کے تحت جو کچھ فرمایا اس میں یہ بھی

ہے: جو کام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عادتِ کریمہ کے طور پر کیے وہ

”سُنَّتِ رَوَانِدٌ“ ہیں جیسے بالوں میں کنگھی کرنا، کدو رغبت سے کھانا۔ اور جو کام

عبادۃ کیے وہ ”سُنَّتِ ہُدٰی“ ہیں۔ سُنَّتِ ہُدٰی کی دو قسمیں ہیں: (۱) مُؤَكَّدَہ اور

(۲) غیر مُؤَكَّدَہ، جو کام حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَام نے ہمیشہ کیے وہ ”مُؤَكَّدَہ“ ہیں

اور اگر ان کا حکم بھی دیا وہ ”وَاجِبٌ“ اور جو کام کبھی کبھی کیے وہ ”غیر مُؤَكَّدَہ“ ہیں۔

لہذا جماعت کی نماز اور مسجد میں حاضری، حق یہ ہے کہ دونوں وَاجِبٌ ہیں۔ مفتی

صاحب اس حدیثِ مبارکہ کے اس حصے ”جہاں اذان دی جاتی ہے“ کے تحت مزید

فرماتے ہیں: یعنی جہاں جماعت ہوتی ہے کیونکہ اذان جماعت ہی کے لیے ہوا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کرتی ہے۔ اس (حدیث) سے معلوم ہوا کہ مسجد اور جماعت کی پابندی کرنے والے کو ان شاء اللہ ایمان و تقویٰ پر خاتمہ نصیب ہوگا۔ یہ حدیث ان کے لیے بڑی بشارت ہے۔

یارِ پُ مُصْطَفَیْ! عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں پانچوں نمازیں مسجد کی جماعتِ اُولیٰ میں پہلی صف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔ امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

(عزوجل)

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

فروان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ بنتا ہے۔

”یا رسول پاک“ کے نو حروف کی نسبت سے نماز وتر کے ۹ مَدَنی پھول

(۱) نماز وتر واجب ہے (البحر الرائق ج ۲ ص ۶۶) (۲) اگر یہ چھوٹ جائے تو

اس کی قضا لازم ہے (در مختار رد المحتار ج ۲ ص ۵۳۲) (۳) وتر کا وقت عشاء کے

فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے (مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی

ص ۱۷۸) (۴) جو سو کر اٹھنے پر قادر ہو اس کیلئے افضل ہے کہ پچھلی رات میں اٹھ کر

پہلے تہجد ادا کرے پھر وتر (غنیة المستملی ص ۴۰۳) (۵) اس کی تین رکعتیں

ہیں (مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۳۷۵) (۶) اس میں قعدہ اولیٰ واجب

ہے، صرف تشهد پڑھ کر کھڑے ہو جائیے (۷) تیسری رکعت میں قراءت

کے بعد تکبیر قنوت کہنا واجب ہے (در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۵۳۳) (۸) جس

طرح تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اسی طرح پہلے ہاتھ کانوں تک اٹھائیے پھر اللہ اکبر

کہئے (حاشیة الطحطاوی ص ۳۷۶) (۹) پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھئے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر رُز و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

دُعائے قُنُوت

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَتُؤْمِنُ بِكَ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ
الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ
وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ
اللَّهُمَّ إِنَّا كَنَعْبُدُ وَكَ
نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعِي
وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ
وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ
عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے
بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور
تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی
تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور
تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور
چھوڑتے ہیں اُس شخص کو جو تیری نافرمانی کرنے
مذہب اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور
تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور
تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر
ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور
تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب

کافروں کو ملنے والا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا میں نے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

(۱۰) دعائے قنوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے (غنیۃ المستملی ص ۴۰۲)

(۱۱) جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکیں وہ یہ پڑھیں:

اللَّهُمَّ رَبَّنَا اِتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ

النَّارِ
فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

یا یہ پڑھیں: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
اے اللہ میری مغفرت فرما دے۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۸۵)

(۱۲) اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے اور رُکوع میں چلے گئے تو واپس نہ

لوٹے بلکہ سجدہ سہو کر لیجئے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰) (۱۳) وِثْرِ جَمَاعَتٍ سے پڑھی

جارہی ہو (جیسا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ میں پڑھتے ہیں) اور مُقْتَدِی قُنُوتِ

سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو مُقْتَدِی بھی رُکوع میں چلا جائے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰، تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۷۱ ملتان)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے زُورِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر زُورِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سَجْدَةُ سَهْوٍ كَا بِيَان

(۱) واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے یا فرائض

و واجباتِ نماز میں بھولے سے تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہے (ذکر المختار معاً

ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۵) (۲) اگر سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا تو نماز

لوٹانا واجب ہے (ایضاً) (۳) جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدہ سہو کافی نہیں

بلکہ نماز دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔ (ایضاً) (۴) کوئی ایسا واجب ترک ہو جو واجباتِ

نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً

خلاف ترتیب قرآن پاک پڑھنا ترک واجب (اور گناہ) ہے مگر اس کا تعلق

واجباتِ نماز سے نہیں بلکہ واجباتِ تلاوت سے ہے لہذا سجدہ سہو نہیں (البتہ اس

سے توبہ کرے) (ایضاً)۔ (۵) فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ

سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا دوبارہ پڑھے (۶) سُنَّيْنِ يَا مُسْتَحَبَّاتِ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور لکھتا اور ایک قیراط واحد پہاڑ بنتا ہے۔

مَثَلًا ثَنَا، تَعَوُّذٌ، تَسْمِيَةٌ، آمِينَ، تَكْبِيرَاتٍ، اِنْتِقَالَاتٍ اور تَسْبِيحَاتٍ کے ترک سے سجدہ سَهْوٌ

واجب نہیں ہوتا، نماز ہوگئی (فتح القدیر ج ۱ ص ۴۳۸) مگر دوبارہ پڑھ لینا مُسْتَحَب

ہے بھول کر ترک کیا ہو یا جان بوجھ کر (۷) نماز میں اگرچہ دُس واجب ترک ہوئے

، سَهْوٌ کے دو ہی سجدے سب کیلئے کافی ہیں (رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۶۵۵) (۸) تَعْدِيلٌ

أَرْكَانٍ (مَثَلًا زُكُوعٍ کے بعد سیدھا کھڑا ہونا یا دو سجدوں کے درمیان ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کی

مقدار سیدھا بیٹھنا) بھول گئے سجدہ سَهْوٌ واجب ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷) (۹)

قُنُوتٌ یا تَكْبِيرٌ قُنُوتٌ بھول گئے سجدہ سَهْوٌ واجب ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۸) (۱۰)

قِرَاءَاتٍ وغیرہ کسی موقع پر سوچنے میں تین مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہنے کا وقفہ

گزر گیا سجدہ سَهْوٌ واجب ہو گیا (رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۶۵۵) (۱۱) سجدہ سَهْوٌ کے بعد بھی

التَّحِيَّاتِ (آث - ت - ح - ی - ا ت) پڑھنا واجب ہے۔ التَّحِيَّاتِ پڑھ کر سلام

پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں (یعنی سجدہ سَهْوٌ سے پہلے اور بعد) میں دُرُود

فرمان مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم زمین (میں) سلام پڑھو اور پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

شریف بھی پڑھے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۵) (۱۲) امام سے سہو ہو اور سجدہ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے ((ذم مختار معہ ردالمختار ج ۲ ص ۶۵۸) (۱۳) اگر مقتدی سے بحالت اقتداسہو واقع ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۸) اور نماز لوٹانے کی بھی حاجت نہیں۔

نہایت اہم مسئلہ

کثیر اسلامی بھائی ناواقفیت کی بنا پر اپنی نماز ضائع کر بیٹھتے ہیں لہذا یہ مسئلہ خوب توجہ سے پڑھے (۱۴) مسبوق (یعنی جو ایک یا کئی رکعتیں فوت ہونے کے بعد نماز میں شامل ہوا) کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیر لیا تو نماز جاتی رہے گی اور اگر بھول کر امام کے ساتھ بلا وقفہ فوراً سلام پھیرا تو خرَج نہیں لیکن یہ نادر صورت ہے (یعنی ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے) اور اگر بھول کر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرد و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۲)

ص ۶۵۹) (۱۵) مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اگرچہ اس کے شریک

ہونے سے پہلے ہی امام کو سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کیا اور اپنی

بقیہ پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اس مسبوق سے اپنی نماز میں

بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس امام والے سہو کیلئے بھی کافی ہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۸) (۱۶) قعدہ اولیٰ میں تشهد کے بعد اتنا پڑھا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ“ تو سجدہ سہو واجب ہے اس کی وجہ یہ نہیں

کہ دُرد و شریف پڑھا بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر

ہوئی۔ لہذا اگر اتنی دیر تک خاموش رہا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے۔

حکایت

حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں سرکارِ مدینہ،

عمر بن مصعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُور و پاک نہ پڑھے۔

سلطان باقرینہ، قرار قلب و سینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار ہو اسرارِ
 نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِنْفَسَار فرمایا، دُور و شریف پڑھنے والے پر تم نے
 سجدہ کیوں واجب بتایا؟ عَرَض کی، اِس لئے کہ اِس نے بھول کر (یعنی غفلت سے)
 پڑھا۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ جواب پسند فرمایا۔

(دُرِّمَخْتَار معہ ردالمخْتَار ج ۲ ص ۶۵۷)

(۱۷) کسی قعدہ میں تَشَهُّد سے کچھ رہ گیا تو سجدہ سہو واجب ہے

نماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷)

سجدہ سہو کا طریقہ

التَّحِيَّاتُ پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ دُور و شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی

طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تَشَهُّد، دُور و شریف اور دُعا پڑھ کر سلام

پھیر دیجئے۔

(فتاویٰ قاضی خان معہ عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۱)

نورمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

سجده سہو کرنا بھول جائے تو۔۔۔

سجده سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا

کر لے (ذکر مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۵۵۶) میدان میں ہوا جب تک صفوں سے

مُتجاوز نہ ہو یا آگے کو سجده کی جگہ سے نہ گزرا کر لے جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام

وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجده سہو نہیں ہو سکتا۔

(ذکر مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۵۵۶)

سجده تلاوت اور شیطان کی شامت

اللہ کے محبوب، امانت غیوب، منزہ عن العیوب عز وجل

و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، جب جب آدمی آیتِ سجده پڑھ

کر سجده کرتا ہے، شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے میری بربادی! ابن

آدم کو سجده کا حکم ہوا اُس نے سجده کیا اُس کیلئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۶۱)

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَرُّ مُرَادٍ پوری ہو

جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی ۱۴) آیتیں پڑھ

کر سجدے کرے اللہ عزوجل اُس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت

پڑھ کر اُس کا سجدہ کرتا جائے یا سب پڑھ کر آخر میں 14 سجدے کر لے۔

(غنیہ، درمختار وغیرہما)

”قرآنِ مجید“ کے آٹھ حُرُوف کی

نسبت سے سَجْدَةُ تِلَاوَاتِ کے 8 مَدَنی پھول

(۱) آیتِ سجدہ پڑھنے یا سُننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ

شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سُننے والے کے

لئے یہ ضروری نہیں کہ بالقصد سُنی ہو بلکہ قصد سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۲)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور دیا کہ نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

(۲) کسی بھی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا،

سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے

کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو

اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۳)

(۳) سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض

رَبِّهِمْ اللَّهُ الْمُبِين

عُلَمَائِهِ مُتَأَخِّرِينَ (م۔ت۔ع۔خ۔ث۔رین) کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا

مادہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدہ تلاوت واجب

ہو جاتا ہے لہذا احتیاط یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت کیا جائے۔

(مُلَخَّصاً فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۲۲۳-۲۲۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۴) آیت سجدہ بیرون نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے البتہ وضو ہو تو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار رُوڈ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔

(تنویر الابصار مع ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۸۳)

(۵) سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زیادہ پڑھ لیا تو گنہگار ہوگا اور جب تک نماز میں ہے یا سلام پھیرنے کے بعد کوئی نماز کے مُنافی فعل نہیں کیا تو سجدہ تلاوت کر کے سجدہ سہو بجالائے۔

(دُرِّمُخْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۸۴)

دورانِ نماز دوسرے سے آیتِ سجدہ سن لی تو.....

(۶) رَمَضانُ الْمُبَارَك میں تراویح یا شپینہ میں اگرچہ شریک نہ ہوں بے شک اپنی ہی الگ نماز پڑھ رہے ہوں یا نماز میں بھی نہ ہوں تو آیتِ سجدہ سن لینے سے آپ پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ کافر یا نابالغ سے آیتِ سجدہ سنی تب بھی سجدہ تلاوت واجب ہو گیا۔ نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے بیرون نماز نہیں ہو سکتا۔ اور قُصْداً نہ کیا تو گنہگار ہوا تو بہ لازم ہے۔ البتہ بالغ ہونے کے بعد بیرون نماز جتنی بار بھی آیاتِ سجدہ پڑھ یا سن کر سجدہ واجب ہو اور ابھی تک سجدہ نہ کیا ہو ان کا غلبہِ ظن کے اعتبار سے حساب لگا کر اتنی بار با وضو سجدہ تلاوت کرنا لازم ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم سرطین (مہلکہ) پر زور و زور پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھے گا میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

سَجْدَةُ تِلَاوَاتِ كَا طَرِيقَه

(۷) کھڑا ہو کر **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتا ہو سجدہ میں جائے اور کم

سے کم تین بار **سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى** کہے پھر **اللَّهُ أَكْبَرُ**

کہتا ہو کھڑا ہو جائے۔ پہلے، پیچھے دونوں بار **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہنا سنت ہے اور

کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیامِ مستحب۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۵)

(۸) سَجْدَةُ تِلَاوَاتِ كَا لَيْلِ **اللَّهُ أَكْبَرُ** کہتے وقت نہ ہاتھ

اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَهُدُ ہے نہ سلام۔ (تنویر الابصار مع رد المحتار ج ۲ ص ۵۸۰)

سَجْدَةُ شُكْرِ كَا بِيَان

اولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گئی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا

مسافر واپس آیا الغرض کسی نعمت کے حصول پر سجدہ شکر کرنا مستحب ہے اس کا

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۶) اسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدہ شکر کرنا کارِ ثواب ہے مثلاً مدینہ منورہ کا ویزہ لگ گیا، کسی پر انفرادی کوشش کا میاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کیلئے تیار ہو گیا، کسی سنی عالم باعمل کی زیارت ہو گئی، مبارک خواب نظر آیا، طالبِ علم دین امتحان میں کامیاب ہوا، آفت ٹلی یا کوئی دشمنِ اسلام مرا وغیرہ وغیرہ۔

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے

(۱) سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحب

مُعَظَّرِ پَسینہ، باعِثِ نُزُولِ سَکِینَہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا

اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا“۔ (سنن ابن ماجہ حدیث ۹۴۶ ج ۱ ص ۵۰۶)

فروغانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر صبر تہجد و زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

دارالمعرفة بیروت) (۲) حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

حضرت سیدنا کعب الأحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ”نمازی کے آگے سے

گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے

سے بہتر جانتا۔“ (موطا امام مالک حدیث ۳۷۱ ج ۱ ص ۱۵۴ دارالمعرفة بیروت) نماز

ی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر خود نمازی کی نماز میں اس

سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (ملخص فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۲۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

”یا رسول خدانظرِ کرم“ کے پندرہ حروف کی نسبت

سے نمازی کے آگے سے گزرنے کے بارے میں 15 احکام

(۱) میدان اور بڑی مسجد میں نمازی کے قدم سے موضعِ سُجود

تک گزرنا جائز ہے۔ موضعِ سُجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں

سجدہ کی جگہ نظر جمائے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضعِ سُجود ہے۔ اس کے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑو تو تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔

درمیان سے گزرنا جائز نہیں (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۱۶۰) موضعِ سُجود کا فاصلہ اندازاً قدم سے لے کر تین گز تک ہے (قانون شریعت حصہ اول ص ۱۳۱ فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور) لہذا میدان میں نمازی کے قدم کے تین گز کے بعد سے گزرنے میں حرج نہیں (۲) مکان اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے اگر سترہ (یعنی آڑ) نہ ہو تو قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴) (۳) نمازی کے آگے سترہ یعنی کوئی آڑ ہو تو اُس سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں (ایضاً) (۴) سترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی تقریباً آدھا گز) اُونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہئے (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۶۵) (۵) امام کا سترہ مقتدی کیلئے بھی سترہ ہے۔ یعنی امام کے آگے سترہ ہو تو اگر کوئی مقتدی کے آگے سے گزر جائے تو گناہ گار نہ ہوگا (ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۴۸۴) (۶) دَرَخْتُ آدَمی اور جانور وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴) (۷) آدَمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ نمازی کی طرف ہو (حاشیۃ الطحطاوی ص ۳۶۵)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ اور جس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۹۶ (۴) (اگر نماز پڑھنے والے کے عین رُخ کی طرف کسی نے مُنہ کیا

تو اب کراہت نمازی پر نہیں اُس مُنہ کر نیوالے پر ہے، لہذا امام کے سلام پھیرنے

کے بعد مُرہ کر پیچھے دیکھنے میں احتیاط ضروری ہے کہ آپ کے عین پیچھے کی جانب

اگر کوئی اپنی بقیہ نماز پڑھ رہا ہوگا اور اُسکی طرف آپ اپنا مُنہ کریں گے تو گنہگار

ہوں گے (۸) ایک شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے اگر دوسرا شخص اُسی

کو آڑ بنا کر اس کے چلنے کی رفتار کے عین مطابق اُس کے ساتھ ہی ساتھ گزر

جائے تو پہلا شخص گنہگار ہوا اور دوسرے کیلئے یہی پہلا شخص سترہ بھی بن گیا)

رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۸۳ (۴) (۹) نمازِ باجماعت میں اگلی صف میں جگہ ہونے کے

باوجود کسی نے پیچھے نماز شروع کر دی تو آنے والا اُس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا

ہے کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی (ذَرْمُ مُحْتَارٍ مَعَهُ رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۲ ص ۸۳)

(۱۰) اگر کوئی اس قدر اونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گزرنے والے کے اعضاء

نمازی کے سامنے نہیں ہوئے تو گزرنے والا گنہگار نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۴)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر زور و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(۱۱) دو شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں

سے ایک نمازی کے سامنے پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے۔ اب اس کو آڑ بنا کر دوسرا

گزر جائے۔ پھر دوسرا پہلے کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا

ہو جائے۔ اب پہلا گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے آیا تھا اسی طرف ہٹ

جائے (ایضاً) (۱۲) کوئی نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو اجازت

ہے کہ وہ اسے گزرنے سے روکے خواہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ کہے یا جہر (یعنی بلند

آواز سے) قراءت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے۔ اس سے

زیادہ کی اجازت نہیں۔ مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا تو نماز ہی

جاتی رہی (ردالمحتار، ذر المختار ج ۲ ص ۴۸۳، مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۳۶۷)

(۱۳) تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے (ذر المختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۴۸۶)

(۱۴) عورت کے سامنے سے گزرے تو عورت تَصْفِیق (تص - فیق) سے منع کرے یعنی

سیدھے ہاتھ کی انگلیاں اُلٹے ہاتھ کی پشت پر مارے۔ اگر مرد نے تَصْفِیق کی اور عورت

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے کتاب میں جو پروردگار لکھا تو جب تک میرا (۱۲) ماں کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

نے تسبیح کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر خلاف سنت ہوا (ایضاً) (۱۵) طواف کرنے والے کو دورانِ طواف نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۴۸۲)



طالبِ علم
بفروغ
مغضرت

۱۱ شعبان المعظم

۲۶/۵

سیر ہونے کی حالت میں کھانا
بڑھ پیدا کرتا ہے۔
(فتوٰۃ القلوب ج ۲ ص ۵۸۹)

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ

میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گا ہوں کو بہ

قیمتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول

بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے

بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صاحبِ مزار کی انفرادی کوشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول میں بزرگوں کا بہت ادب کیا جاتا ہے، بلکہ سچی بات یہ ہے کہ اللہ رب

العزت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے دعوتِ اسلامی فیضانِ اولیاء ہی کی بدولت چل رہی

ہے۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا بیان کردہ ایک صاحبِ مزار ولی اللہ علیہ رحمۃ اللہ

کی مدنی قافلے کے لئے انفرادی کوشش کا ایمان افروز واقعہ اپنے انداز میں

پیش کرتا ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **عاشقانِ رسول** کا ایک مدنی قافلہ چکوال (

پنجاب پاکستان) سے مظفر آباد اور اطراف کے دیہاتوں میں سنتوں کی بہاریں

لگاتا ہوا ایک مقام ”انوار شریف“ وارد ہوا، وہاں سے ہاتھوں ہاتھ چار اسلامی

بھائی تین دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ شریک

ہوئے، ان چاروں میں ”انوار شریف“ کے صاحبِ مزار بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا بھروسہ دُزودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

خانوادے کے ایک فرزند بھی تھے۔ **مَدَنی قافلہ** نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتا ہوا ”گرگھی دوپٹہ“ پہنچا۔ جب انوار شریف والوں کے تین دن مکمل ہو گئے تو صاحبِ مزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رشتے دار نے کہا، میں تو واپس نہیں جاؤں گا کیوں کہ آج رات میں نے اپنے ”حضرت“ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، فرمایا رہے تھے، ”بیٹا! پلٹ کر گھر نہ جانا مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھو۔“ صاحبِ مزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **انفرادی کوشش** کا یہ واقعہ سن کر مَدَنی قافلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سب کے حوصلوں کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور انوار شریف سے آئے ہوئے چاروں اسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔

اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو

اولیا کا کرم تم پہ ہو لاجرم مل کے سب چل پڑیں قافلے میں چلو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ، روزِ جمعہ، روزِ جمعہ پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ماں چارپائی سے اٹھ کھڑی ہونی!

بابِ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے،

میری امی جان سخت بیماری کے سبب چارپائی سے اٹھنے تک سے معذور تھیں اور

ڈاکٹروں نے بھی جواب دیدیا تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے

سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کرنے سے

دعا میں قبول ہوتیں اور بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی دل

باندھا اور دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کا نور برساتے عالمی مدنی مرکزِ فیضان

مدینہ کے اندر قائم ”مدنی تربیت گاہ“ میں حاضر ہو کر تین دن کیلئے مدنی قافلے

میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا، اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں

ہاتھ لیا، عاشقانِ رسول کی مبعیّت میں ہمارا مدنی قافلہ بابِ الاسلام سندھ

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): اس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

کے صحرائے مدینہ کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا، دورانِ سفر عاشقانِ رسول کی

خدمات میں دعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امی جان کی تشویشناک

حالت بیان کی، اس پر انہوں نے امی جان کیلئے خوب دعائیں کرتے ہوئے مجھے

کافی دلاسا دیا، امیرِ قافلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے

ہوئے مجھے مزید 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کیلئے آمادہ کیا، میں نے بھی

نیت کر لی۔ میں نے امی جان کی صحتِ یابی کیلئے خوب گڑ گڑا کر دعائیں کیں، تین

دن کے اس مدنی قافلے کی تیسری رات مجھے ایک روشن چہرے والے

بزرگ کی زیارت ہوئی، انہوں نے فرمایا، ”اپنی امی جان کی فکرت کرو ان

شاء اللہ عزوجل وہ صحت یاب ہو جائیں گی۔“ تین دن کے مدنی قافلہ سے

فارغ ہو کر میں نے گھر آ کر دروازے پر دستک دی، دروازہ کھلا تو میں حیرت

فرماں مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و دوپاک نہ پڑھے۔

سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیوں کہ میری وہ بیماری جان جو کہ چار پائی

سے اٹھ تک نہیں سکتی تھیں انہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا

تھا! میں نے فرطِ مسرت سے ماں کے قدم چومے اور مدنی قافلے میں دیکھا ہوا

خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لیکر مزید 30 دن کیلئے عاشقانِ رسول کے

ساتھ مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔

ماں جو بیمار ہو	قرض کا بار ہو	رنج و غم مت کریں	قافلے میں چلو
مزدوب رت کے در پر جھکیں	التجائیں کریں	بابِ رحمت گھلیں	قافلے میں چلو
دل کی کالک دھلے	مرضِ عصیاں ٹلے	آؤ سب چل پڑیں	قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ اِ اسْتَغْفِرِ اللَّهُ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

مُساَفر کی نماز

- 311 •• عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رکنا کیسا؟ 302 •• آبادی ختم ہونے کا مطلب
- 313 •• قنصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو۔۔۔؟ 303 •• مسافر بننے کیلئے شرط
- 315 •• کیا مسافر کو سنتیں معاف ہیں؟ 305 •• مسافر کب تک مسافر ہے
- 315 •• چلتی گاڑی میں نفل کے 4 مدنی پھول 306 •• سینٹھ اور نوکر کا اکٹھا سفر
- 318 •• سفر میں قضا نمازیں 307 •• عورت کے سفر کا مسئلہ
- 319 •• حفظ بھلا دینے کا عذاب 308 •• عرب ممالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ

وَرَقِ اللّٰئِ

مسافر کی نماز (حقیقی)

اس رسالے میں

مسافر نے کیلئے شرط

عمرہ کے ویزے پر حج کیلئے رکنا کیسا؟

سیٹھ اور نو کر کا اکٹھا سفر

کیا مسافر کو سنتیں معاف ہیں؟

چلتی گاڑی میں نفل کے 4 مدنی پھول

عرب ممالک میں ویزے پر رہنے والوں کے لئے مسئلہ

ورق الیئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

برائے کرم! یہ رسالہ (۲۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے،
ان شاء اللہ عزوجل اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

مسافر کی نماز (خفی)

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے، جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ

فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ

لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرود

پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷۴ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سورۃ النِّسَاء کی آیت نمبر ۱۰۱ میں ارشاد فرماتا ہے:-

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ

ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم زمین

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ

میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں

تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنَّ

قصر سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر

خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ الَّذِينَ

تمہیں ایذا دیں گے۔ بے شک کفار

كَفَرُوا إِنَّ الْكٰفِرِينَ كَانُوا

تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۰۱﴾

(پ ۵ النساء ۱۰۱)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ

رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي فرماتے ہیں، خوفِ کفارِ قصر کے لئے شرط نہیں، حضرت سیدنا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یعلیٰ بن اُمیّہ نے حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہم تو

امن میں ہیں، پھر ہم کیوں قصر کرتے ہیں؟ فرمایا، اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

میں نے سرکارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ عزوجل کی طرف سے صدقہ ہے تم اس کا صدقہ قبول کرو۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱)

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، نمازِ دو رکعت فرض کی گئی پھر جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کی گئی اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۶۰)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے نمازِ سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب

فرمانِ مصطفیٰ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ۳ ہر تہذیب و دین پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

میں دو ہی چار کے برابر ہیں۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۱۱۹۴ دار المعرفۃ بیروت)

شَرَعی سفر کی مسافت

شَرَعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر)

کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے

باہر ہو گیا۔ (مُلَخَّصَاتُ فِئَاوِی رِضْوِیہ ج ۸ ص ۲۷۰ رِضَا فَاؤُنْدِیْشَن مَرکَزِ الْاَوْلِیَاءِ لَاهُور)

مُساْفِر کب ہوگا؟

مُحَضَّ نِیَّتِ سَفَر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مُساْفِر کا حکم اُس وَقْت ہے کہ بستی

کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے

اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے مُتَصِل

(مُت۔ت۔صل) ہے اس سے بھی باہر آ جائے۔

(ذُرْمُحْتَار، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۹۹)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور دو مجھ تک پہنچتا ہے۔

آبادی ختم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اُس طرف

آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اُس کی محاذات میں (یعنی برابر) دوسری طرف ختم نہ

ہوئی ہو۔

(غنیۃ المستملی، ص ۵۳۶)

فنائے شہر کی تعریف

فنائے شہر سے جو گاؤں مُتَّصِل ہے شہر والے کیلئے اُس گاؤں سے

باہر ہو جانا ضروری نہیں یونہی شہر کے مُتَّصِل باغ ہوں اگرچہ اُن کے نگہبان اور کام

کرنے والے ان باغات ہی میں رہتے ہوں، ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔

(ردالمحتار ج ۲ ص ۵۹۹) فنائے شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مثلاً

قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، گُوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے مُتَّصِل ہوں تو اس سے

باہر ہو جانا ضروری ہے۔ اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ایضاً ص ۶۰۰)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جس نے مجھ پر دو مرتبہ صبح اور دو مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

مُساَفر بننے کیلئے شرط

سفر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (

یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ (یعنی 92 کلومیٹر سے کم) کے

ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن (92 کلومیٹر)

سے کم کا راستہ ہے یونہی ساری دنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں (غنیہ، درمختار ج ۲ ص

۲۰۹) یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کی راہ کے سفر کا مُتَّصِل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ

کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ

جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا مُتَّصِل ارادہ نہ ہو مسافر نہ ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۷۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وَطَن کی قسمیں

وَطَن کی دو قسمیں ہیں (۱) وَطَنِ اصْلِ: یعنی وہ جگہ جہاں اس کی

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و دُپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ

ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا (۲) وطنِ اقامت: یعنی وہ جگہ کہ مسافر

نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۵)

وطنِ اقامتِ باطل ہونے کی صورتیں

وطنِ اقامت دوسرے وطنِ اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ

پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو

پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یونہی وطن

اقامت وطنِ اصلی اور سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۵)

سفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافتِ سفر ہے دوسرے

سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اُس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا

فرمانِ مصطفیٰ: (سلیٰ بن علیؓ علیہ السلام) جس نے کتاب میں کلمہ اور دو پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

تو مسافر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس

کی کوئی غرضِ صحیح نہ ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۸، درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰۳)

مسافر کب تک مسافر ہے

مُساْفِرُ اُس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا

آبادی میں پورے 15 دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے یہ اُس وقت ہے جب پورے

تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) چل چکا ہو اگر تین منزل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر)

میلٹر) پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔

(دُرْمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۶۰۴)

سفر ناجائز ہو تو؟

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافر کے احکام جاری

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

ہوں گے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے اُزود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر اُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

سیٹھ اور نوکر کا اکتھا سفر

ماہانہ یا سالانہ اجارہ والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابع ہے، فرماں بردار بیٹا والد کے تابع ہے اور وہ شاگرد جس کو استاد سے کھانا ملتا ہے وہ استاد کے تابع ہے یعنی جو نیت متبوع (یعنی جس کے تابع ہے) کی ہے وہی تابع کی مانی جائیگی۔ تابع کو چاہئے کہ متبوع (مٹ۔ بوع) کو سوال کرے وہ جو جواب دے اُس کے بموجب عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی متبوع) مُقیم ہے یا مسافر، اگر مُقیم ہے تو اپنے آپ کو بھی مُقیم سمجھے اور اگر مسافر ہے تو مسافر۔ اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قَصْر کرے، اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کر سکا تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔

(مُلَخَّصاً رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۶۱۶، ۶۱۷)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیرا اور گستاخ اور ایک قیرا اور پہاڑ بنتا ہے۔

کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!

مسافر کسی کام کیلئے یا احباب کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن^{۱۴} کی نیت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائیگا، دونوں صورتوں^۲ میں اگر آجکل آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

عورت کے سفر کا مسئلہ

عورت کو بغیر محرم کے تین دن^۳ (تقریباً 92 کلومیٹر) یا زیادہ کی راہ جانا جائز نہیں۔ نابالغ بچہ یا معتوہ (یعنی نیم پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲) عورت، مُرأِہِق (قریب البلوغ لڑکا) محرم (قابل اطمینان) کے ساتھ سفر کر سکتی ہے۔ ”مُراہِق بالغ کے حکم میں ہے۔“ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۹) محرم

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کیلئے ضروری ہے کہ سخت فاسق، بیباک، غیر مامون نہ ہو۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عورت کا سُسرال و میکا

عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا (یعنی عورت کے والدین کا گھر) اس کیلئے **وَطَنِ اصْلِی** نہ رہا یعنی اگر سُسرال تین منزل (تقریباً 92 کلومیٹر) پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عَرَبِ مَمَالِكِ مِیْن وِیْزَا پَر رَهْنے وَالوں كَا مَسْئَلَه

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے کئی لوگ بال بچوں سمیت اپنے ملک سے دوسرے ملک منتقل ہو جاتے ہیں۔ انکے پاس مخصوص مدت کا VISA ہوتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم مُرْتَمِن (مہم اسلام) پر زور و دُورِ پاک پر صحت و مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

(مثلاً عرب امارات میں زیادہ سے زیادہ تین سال کا رہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارضی ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کر کے ہر تین سال کے آخر میں اس کی تجدید کروانی پڑتی ہے۔ چونکہ ویزا مَحْدُود مَدَّت کیلئے ملتا ہے لہذا ابال بچے بھی اگرچہ ساتھ ہوں اس کی امارات میں مُسْتَقِل قِیَام کی نیت بے کار ہے اور اس طرح خواہ کوئی 100 سال تک یہاں رہے امارات اس کا وطنِ اصلی نہیں ہو سکتا۔ یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قِیَام کرنا چاہے تو اقامت کی نیت کرنی ہوگی۔ مثلاً دُہئی میں رہتا ہے اور سنتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تقریباً 150 کلومیٹر دور واقع امارات کے دارالِخِلافہ ابو ظہبی کا اس نے سنتوں بھر سفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ دُہئی میں آکر اگر اس کو مُقِم ہونا ہے تو 15 دن یا اس سے زائد قِیَام کی نیت کرنی ہوگی ورنہ مسافر کے احکام جاری ہوں گے۔ ہاں اگر ظاہرِ حال یعنی (UNDER STOOD)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُروُد شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

یہ ہے کہ اب 15 دن یا اس سے زیادہ عرصہ یہ دُوبئی میں ہی گزارے گا تو مُقیم ہو گیا۔ اگر اس کا کاروبار ہی اس طرح کا ہے کہ مکمل 15 دن رات یہ دُوبئی میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شرعی سفر کرتا ہے تو اس طرح اگرچہ برسوں اپنے بال بچوں کے پاس دُوبئی آنا جانا رہے یہ مسافر ہی رہے گا اس کو نماز قصر کرنا ہوگی۔ اپنے شہر کے باہر دُور دُور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحبان وغیرہ ان احکام کو ذہن میں رکھیں۔

زائرِ مدینہ کیلئے ضروری مسئلہ

جس نے اقامت کی نیت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہریگا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور ذی الحجۃ الحرام کا مہینہ شروع ہو جانے کے باوجود پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کی نیت کی تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ کیا ہے تو (15 دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ) 8 ذی الحجۃ

خبر میں مصنف (علیہ السلام) نے حج پر روزِ نحر دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

الحرام) منیٰ شریف (اور 9 کو) عَرَ فَات شَرِيف کو ضرور جایگا پھر اتنے دنوں تک (یعنی 15 دن مسلسل) مکّہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ منیٰ شریف سے واپس

ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے (ذکر مختار، ج ۲، ص ۷۲۹، عالمگیری، ج ۱، ص ۱۴۰) جبکہ واقعی 15 یا زیادہ دن مکّہ معظمہ میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظن غالب ہو کہ 15 دن کے اندر اندر مدینہ منورہ یا وطن کیلئے روانہ ہو جائے گا تو اب بھی مسافر ہے۔

عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

عمرہ کے ویزے پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رُکنے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں VISA کی مُدّت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیت ہو وہ ویزہ کی مُدّت ختم ہوتے وقت جس شہر یا گاؤں میں مقیم ہوں وہاں جب تک رہیں گے ان کیلئے مقیم ہی کے احکام ہوں گے۔ اگرچہ برسوں پڑے رہیں مقیم ہی رہیں گے۔ البتہ ایک بار بھی اگر 92 کلو میٹر یا اس سے زیادہ فاصلہ کے سفر کے ارادہ سے اُس شہر یا گاؤں سے چلے تو اپنی آبادی سے باہر نکلتے ہی مسافر ہو گئے اور اب ان کی اقامت کی نیت بے کار ہے۔ مثلاً کوئی شخص پاکستان سے عمرہ کے VISA پر مکّہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً گیا، VISA کی مُدّت ختم ہوتے وقت بھی مکّہ شریف ہی میں مقیم ہے تو اس پر مقیم کے احکام ہیں۔ اب اگر مثلاً وہاں سے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً آ گیا تو چاہے برسوں غیر قانونی پڑا رہے، مگر مسافر ہی ہے، یہاں تک کہ اگر دوبارہ مکّہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاًو تعظیماً آ جائے پھر بھی مسافر رہے گا، اس کو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر رُز و شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نماز قصر ہی ادا کرنی ہوگی۔ ہاں اگر دوبارہ VISA مل گیا تو اقامت کی نیت کی جا سکتی ہے۔ یاد رہے! جس قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ذلت، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو اُس قانون کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: مُباح (یعنی جائز) صورتوں میں سے بعض (صورتیں) قانونی طور پر جرم ہوتی ہیں ان میں مُلَوِّث ہونا (یعنی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا) اپنی ذات کو اذیت و ذلت کیلئے پیش کرنا ہے اور وہ ناجائز ہے۔ (فناوی رضویہ ج ۱۷ ص ۲۷۰) لہذا بغیر visa کے دنیا کے کسی بھی مُلک میں رہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

قصر واجب ہے

مُسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر (قصر۔ ر) کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصدِ چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گناہ گار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجب ترک کیا لہذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کبوس ترین شخص ہے۔

فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہوگئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے

پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہو

گا اور تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا

ایک میں قراءت نہ کی نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو۔۔۔۔۔؟

مسافر نے قصر کے بجائے چار رکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد

آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی۔ اسی طرح مقیم نے چار رکعت

فرض کی جگہ دو رکعت فرض کی نیت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اس کی بھی نماز ہوگئی۔

فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں، ”نیت نماز میں تعداد رکعات کی تعیین

(تعیین) یعنی تقریر کرنا ضروری نہیں کیونکہ یہ ضمناً حاصل ہے۔ نیت میں تعداد

مُعْتَمَد کرنے میں خطا نقصان دہ نہیں۔ (دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۲ ص ۹۷، ۹۸)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

مسافرِ امام اور مُقیم مُقتدی

اِقْتِدَا دُرُوسْت ہونے کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام کا مُقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہو یا بعد میں، لہذا امام کو چاہئے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہا تو بعد نماز کہہ دے کہ مُقیمِ اسلامی بھائی اپنی نمازیں پوری کر لیں میں مسافر ہوں۔“ (درمختار ج ۲، ص ۶۱۱، ۶۱۲) اور شروع میں اعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہدے کہ جو لوگ اُس وقت موجود نہ تھے انہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اگر امام کا مسافر ہونا ظاہر تھا تو نماز کے بعد والا یہ اعلان مُستحب ہے۔ (دُرْمَخْتَار، ج ۲، ص ۷۳۵-۷۳۶، دارالمعرفة بیروت)

مُقیم مُقتدی اور بقیہ دو رکعتیں

قَصْر والی نماز میں مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقیم مُقتدی جب اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو فرض کی تیسری اور چوتھی رُکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے بجائے اندازاً اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔

(مُلَخَّصاً بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

کیا مسافر کو سنتیں مُعاف ہیں؟

سنتوں میں قَصْر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیگی، خوف اور رَوَا رَوٰی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنتیں مُعاف ہیں اور اُمْن کی حالت میں پڑھی جائیگی۔

(عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۹)

”نماز“ کے چار حروف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں نفل پڑھنے کے 4 مدنی پھول

مسافر بیرون شہر (بیرون شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قَصْر کرنا واجب ہوتا ہے) سواری پر (مثلاً چلتی کار، بس، ویگن، میں بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ یعنی قبلہ رُخ ہونا) شرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جا رہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مُنہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) چدھر جا رہی ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سُجود اشارہ سے کرے اور (ضروری ہے کہ) سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رُکوع کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پست ہو۔ (یعنی رُکوع کیلئے جس قدر جھکا، سجدے کیلئے اُس سے زیادہ جھکے)

(دُرِّمُخْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۸۷) چلتی ٹرین وغیرہ ایسی

سواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اُس میں قبلہ رُخ ہو کر قاعدہ کے مطابق

نوافل پڑھنے ہوں گے۔

گاؤں میں رہنے والا جب گاؤں سے باہر ہو تو سواری (گاڑی) پر

نفل پڑھ سکتا ہے۔ (رَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۸۶)

بیرون شہر سواری پر نماز شروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل

ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے۔

(دُرِّمُخْتَار ج ۲ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

چلتی گاڑی میں بلا عذر شرعی فرض و سنت فجر و تمام واجبات جیسے وتر

ونڈرا اور وہ نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر

تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں

شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سفر میں قضا نمازیں

حالتِ اقامت میں ہونے والی قضا نمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قصر والی نمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قصر ہی پڑھی جائیں گی۔



طالب نمونہ
بقصر
مغفرت

۲۷ رجب المرجب
۵/۴۲۶

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گا ہوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

حِفْظُ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفْظِ قرآنِ کریم کا رِثْوَابِ عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفْظِ کرنا آسان، مگر عمر بھر اس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حِفْظِ و حافِظَات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازماً تلاوت کر لیا کریں۔ جو حِفْظِ رَمَضَانِ الْمَبَارَكِ کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلِّی سنانے کیلئے منزل پکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مَعَاذَ اللّٰہِ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خُدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بُھلا نے کا جو گناہ ہو اُس سے سچی توبہ کرے۔

مسئلے جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قیامت اندھا اُٹھایا

جائیگا۔ (ماخذ: پ ۱۶ ظہ ۱۲۵، ۱۲۶)

فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مسئلے میری اُمت کے ثواب میرے حُضُورِ پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تینکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمت کے گناہ میرے حُضُورِ پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک

سُورَتِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُوَ اَسْرَعُ بِكُمْ مِنْ اَنْ يَّجۡزِيَٰكُمْ فِيْ سَعٰدٰتِكُمْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُوَ اَسْرَعُ بِكُمْ مِنْ اَنْ يَّجۡزِيَٰكُمْ فِيْ سَعٰدٰتِكُمْ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے

کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد حدیث ۱۴۷۴)

قیامت کے دن میری امت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے وہ یہ ہے

کہ ان میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سورت یاد تھی پھر اس نے اسے بھلا دیا۔

(کنز العمال حدیث ۲۸۴۶)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرماتے ہیں، ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا ^{تزوہ} ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے

اپنے ہاتھ سے کھو دے اگر قدر اس (حفظ قرآن پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور

دَرَجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے

جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے اُس کے

پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر

موعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروز قیامت اندھا کوڑھی اٹھنے

سے نجات پائے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)

قضا نمازوں کا طریقہ



- | | | | |
|-----|-----------------------------------|-----|----------------------------------|
| 340 | بچہ کی پیدائش کے وقت نماز | 325 | قبر میں آگ کے شعلے |
| 344 | کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟ | 331 | توبہ کے تین رکن ہیں |
| 345 | نماز کا فدیہ | 332 | سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے |
| 349 | کان چھیدنے کا رواج کب سے ہوا؟ | 334 | حقوق عامہ کے احساس کی حکایت |
| 351 | زکوٰۃ کا شرعی حیلہ | 336 | بیمۃ الوداع میں قضائے عمری |
| 353 | مسکین کی تعریف | 338 | قضائے عمری کا طریقہ (حنفی) |

وَرَقِ اللّٰئِ

قُفْلٌ مَدِينَةٍ

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بِقِيَمَةٍ



قضا نمازوں کا طریقہ

اس رسالے میں ---

☆ توبہ کے تین رکن ہیں

☆ قہر میں آگ کے شعلے

☆ جمعۃ الوداع میں قضائے عمری

☆ کھٹوق عامہ کے احساس کی حکایت

☆ نماز کا فدیہ

☆ قضائے عمری کا طریقہ

☆ کان چھیدنے کا رواج کب سے پڑا؟

☆ زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

ورق الیئے ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیطان لاکھ روکے یہ رسالہ (۳۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے،
 ان شاء اللہ عزوجل اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

قضا نمازوں کا طریقہ (غنی)

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے، مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پل صراط پر

نور ہے جو روزِ جمعہ مجھ پر اسی بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اسی سال کے گناہ

مُعَاف ہو جائیں گے۔ (جامعِ صغیر ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّيْ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

قضا کرنے والوں کی خرابی

جان بوجھ کر نماز قضا کر ڈالنے والوں کے بارے میں پارہ ۳۰ سورۃ

الْمَاعُون کی آیت نمبر ۴ اور ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۝۴ الَّذِينَ
هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝۵

ترجمہ کنز الایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

سورۃ الْمَاعُون کی آیت نمبر ۵ کے بارے میں جب حضرت سیدنا

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں استفسار کیا تو سرکارِ نامدار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، (اس سے مراد وہ لوگ ہیں) جو نماز وقت گزار

کر پڑھیں۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۲۱۴ دار صادر بیروت)

بیان کردہ آیت نمبر ۴ میں ”وَيْلٌ“ کا تذکرہ ہے، صَدْرُ الشَّرِيْعَةِ

بَدْرُ الطَّرِيْقَةِ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، جہنم میں

ایک ”وَيْلٌ“ نامی خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ روپاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔

(بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

حضرت امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، کہا گیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”قویل“ ہے، اگر اس میں پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز میں سُستی کرتے اور وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں مگر یہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادیم ہوں اور بارگاہِ خداوندی غزوہٴ جَلِّ میں توبہ کریں۔ (کتابُ الکبائر ص ۱۹ دارمکتبۃ الحیاة، بیروت)

سر کچلنے کی سزا

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرْضِ مُقَدَّسَہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

پے در پے پتھر سے اُس کا سر گچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا، سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی، آگے تشریف لے چلے (مزید مناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی، کہ پہلا شخص جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا عادی تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔ (مُلَخَّصٌ از: صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن پاک کی آیت یا آیات یاد کرنے کے بعد غفلت سے بھلا دینے والے اور پانچھوس سستی کے باعث فجر کی نماز کیلئے نہ اُٹھنے والوں کیلئے مقامِ عبرت ہے۔ اب جان بوجھ کر نماز قضا کر دینے والی ایک عورت کے عذابِ قبر کا دردناک واقعہ ملاحظہ ہو۔ چنانچہ

قبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زُور پڑھو تمہارا زُور مجھ تک پہنچتا ہے۔

رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے چنانچہ قبرستان آ کر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قبر کھود ڈالی! ایک دل ہلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! چنانچہ اُس نے جوں توں قبر پر مٹی ڈالی اور صدے سے چورچور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا، پیاری امی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی، میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔“ یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا، ”افسوس! تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔“ (مکاشفۃ القلوب ص ۱۸۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جب قضا کرنے والوں کی ایسی ایسی سخت

سزائیں ہیں تو جو بد نصیب سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا انجام ہوگا!

اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو.....؟

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوب

رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو نماز سے سو

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ اور جس مرتبہ شام و درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱)

فقہائے کرام زجنہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، سوتے میں یا بھولے سے

نماز قضا ہوگئی تو اُس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار

ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۴)

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نماز فجر ”قضا“ ہو جانے کی صورت میں

”ادا“ کا ثواب ملیگا یا نہیں۔ اس ضمن میں میرے آقا علی حضرت، امام

اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع

رسالت، مُجددِ دین و ملت، حامی سنت، ماجھی بدعت، عالم شریعت،

پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۶۱ پر فرماتے ہیں، ”رہا ادا کا ثواب یلنا یہ اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے۔“

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ اِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

رات کے آخری حصہ میں سونا

نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نماز

قضا ہو گئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح اعمتاً دیا جانے والا موجود نہ ہو بلکہ

فجر میں دخولِ وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا ہاتھ اس کتاب میں لگا رہے گا میں اس کیلئے استغفار کرتے رہوں گا۔

رات کا جاگنے میں گزرا اور ظن غالب ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

رات دیر تک جاگنا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذکر و فکر کی محفلوں نیز سنتوں

بھرے اجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نماز

فجر قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو بہ نیت اعتکاف مسجد میں قیام کریں یا وہاں سوئیں

جہاں کوئی قابل اعتماد اسلامی بھائی جگانے والا موجود ہو۔ یا الارم والی گھڑی ہو

جس سے آنکھ کھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ

لگ جانے سے یایوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان رہتا ہے، دو یا حسب

ضرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی فرماتے

ہیں، ”جب یہ اندیشہ ہو کہ صُبح کی نماز جاتی رہے گی تو بلا ضرورتِ شرعیہ

اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“ (ردُّ الْمُحْتَار، ج ۲، ص ۲۷ ملتان)

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے ذرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر ذرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

اداء قضا اور واجب الاعداء کی تعریف

وہ جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اُسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۷) اور وقت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا قضا

ہے (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۳۲) اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی

پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اعادہ کہلاتا ہے

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۹) وقت کے اندر اندر اگر تحریمہ باندھ لی تو

نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۸) مگر نماز فجر، جمعہ

اور عیدین میں وقت کے اندر سلام پھیرنا لازمی ہے ورنہ نماز نہ ہوگی (بہار شریعت

حصہ ۴ ص ۴۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) بلاغذ شریعی نماز قضا کر دینا سخت گناہ

ہے، اس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ بھی کرے توبہ یا حجاج

مقبول سے ان شاء اللہ عزوجل تاخیر کا گناہ مُعَاف ہو جائیگا (درمختار معہ

ردالمحتار ج ۲ ص ۶۲۶) توبہ اُسی وقت صحیح ہے جبکہ قضا پڑھ لے اس کو ادا کئے بغیر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیرا اور لکھتا اور ایک قیرا واحد پہاڑ جتنا ہے۔

توبہ کئے جانا توبہ نہیں کہ جو نماز اس کے ذمے تھی اس کو نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے

اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟ (در مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۲۸)

حضرت سیدنا ابن عباس سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت،
یعنی اللہ تعالیٰ عنہما

پیکرِ جو دو سخاوت، سراپا رحمت محبوبِ رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے ارشاد فرمایا، کہ گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اپنے رب عزوجل سے ٹھٹھا

(یعنی مذاق) کرنے والے کی طرح ہے۔ (شعب الایمان حدیث ۷۱۷۸ ج ۵ ص ۴۳۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)

توبہ کے تین رکن ہیں

صدرُ الأفاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ

الہادی فرماتے ہیں، ”توبہ کے تین رکن ہیں: (۱) اعترافِ جرم (۲) ندامت (۳)

عزم ترک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اس کی تلافی بھی لازم۔ مثلاً تارکِ صلوة

(یعنی نماز ترک کر دینے والے) کی توبہ کیلئے نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔

(خزانة العرفان ص ۲۴ ارضاء اکیڈمی بمبئی)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زود شریف پر صوالہ اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے

کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر

واجب ہے کہ سوتے کو جگادے اور بھولے ہوئے کو یاد دلا دے (بہارِ شریعت حصہ

۴ ص ۴۳) (ورنہ گنہگار ہوگا) یاد رہے! جگانا یا یاد دلانا اُس وقت واجب ہوگا جبکہ ظن

غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔

فجر کا وقت ہو گیا اٹھو!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! خوب صدائے مدینہ لگائیے یعنی سونے

والوں کو نماز کیلئے جگائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول میں فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے، صدائے

مدینہ واجب نہیں، نمازِ فجر کے لئے جگانا کارِ ثواب ہے جو ہر مسلمان کو حسبِ موقع

کرنا چاہئے۔ صدائے مدینہ لگانے میں اس بات کی احتیاطِ ضروری ہے کہ کسی

مسلمان کو ایذا نہ ہو۔ **حکایت:** ایک اسلامی بھائی نے مجھے (سگِ مدینہ غنی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نرسلین (پیغمبر اسلام) پر زور دیا کہ پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

عنه کو) بتایا تھا، ہم چند اسلامی بھائی میگان فون پر فجر کے وقت صدائے مدینہ لگاتے ہوئے ایک گلی سے گزرے۔ ایک صاحب نے ہم کو ٹوکا اور کہا کہ میرا بچہ رات بھر نہیں سویا ابھی آنکھ لگی ہے آپ لوگ میگان فون بند کر دیجئے۔ ہم کو ان صاحب پر بڑا غصہ آیا کہ نہ جانے کیسا مسلمان ہے، ہم نماز کیلئے جگا رہے ہیں اور یہ اس نیک کام میں رُکاوت ڈال رہا ہے! خیر دوسرے دن ہم پھر صدائے مدینہ لگاتے ہوئے اُس طرف جانکے تو وہی صاحب پہلے سے گلی کے نگر پر غمزہ کھڑے تھے اور ہم سے کہنے لگے، آج بھی بچہ ساری رات نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے اسی لئے میں یہاں کھڑا ہو گیا تا کہ ہماری گلی سے خاموشی سے گزرنے کی آپ حضرات کی خدمات میں درخواست کروں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر میگان فون کے صدائے مدینہ لگائی جائے۔ نیز بغیر میگان فون کے بھی اس قدر بلند آوازیں نہ نکالی جائیں جس سے گھروں میں نماز و تلاوت میں مشغول اسلامی بہنوں، ضعیفوں، مریضوں اور بچوں کو تشویش ہو یا جو اول وقت میں پڑھ

عمر بن مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

کر سوراہا ہو اُس کی نیند میں خلل پڑے۔ اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کے پاس صدائے مدینہ لگانے سے روکے تو اُس سے ضدِ بحث کرنے بجائے اُس سے مُعافی مانگ لی جائے اور اس پر حُسنِ ظن رکھا جائے کہ یقیناً کوئی مسلمان نماز کیلئے جگانے کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ اس بچارے کی کوئی مجبوری ہوگی۔ اگر بالفرض وہ بے نمازی ہو تو بھی آپ اُس پر سختی کرنے کے مجاز نہیں، کسی مناسب وقت پر انتہائی نرمی کا ساتھ انفرادی کوشش کے ذریعے اُس کو نماز کیلئے آمادہ کیجئے۔ مساجد میں بھی اذانِ فجر وغیرہ کے علاوہ بے موقع نیز محلّوں یا مکانوں کے اندر محافل میں اسپیکر استعمال کرنے والوں کو بھی اپنے اپنے گھروں میں عبادت کرنے والوں، مریضوں، شیرخوار بچوں اور سونے والوں کی ایذا کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

حُقوقِ عامہ کے احساس کی حکایت

حُقوقِ عامہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، ہمارے اَسلاف اس مُعاملہ میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام

عمر میں مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ نعتہ دو سو بار زور و پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل علیہ کی خدمت ایک شخص کئی سال سے حاضر ہوتا اور علم حاصل کرتا۔ ایک بار جب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔ اُس کے بیاصر اور استفسار پر فرمایا، اپنے مکان کی دیوار کے سڑک والے کونے پر تم نے گارا لگا کر قدِ آدم (یعنی انسانی قد کے برابر) اس کو آگے بڑھا دیا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی گزر گاہ ہے۔ یعنی میں تم سے کیسے خوش ہو سکتا ہوں کہ تم نے مسلمانوں کا راستہ تنگ کر دیا ہے! (احباء العلوم ج ۵ ص ۹۶ دارصادر بیروت) یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو اپنے گھروں کے باہر چبوترے وغیرہ بنا کر مسلمانوں کا راستہ تنگ کرتے ہیں۔

جلد سے جلد قضا کر لیجئے

جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت کا جو وقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۴۶)

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و پاک نہ پڑھے۔

چھپ کر قضا کیجئے

قضا نمازیں چھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی)

اس کا اظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج کی فجر قضا ہو گئی یا میں قضا عمری کر رہا

ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اظہار بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے (ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۰) لہذا

اگر لوگوں کی موجودگی میں وتر قضا کریں تو تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔

جُمُعَةُ الْوَدَاعِ مِیں قَضَائِے عُمری

رَمَضَانُ الْمَبَارَكِ کے آخری جُمُعہ میں بعض لوگ باجماعت

قضائے عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا میں اسی ایک نماز سے ادا

ہو گئیں یہ باطل محض ہے۔ (مأخوذ از شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة ج ۷ ص ۱۱۰)

دارالمعرفة بیروت) مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے

ہیں، جُمُعَةُ الْوَدَاعِ کے ظہر و عصر کے درمیان بارہ رکعت نفل دو دو رکعت کی

عمر بن مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

نیت سے پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک بار آیتہ الکرسی

اور تین بار "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" اور ایک بار سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ جس قدر نمازیں اس نے قضا کر کے پڑھی ہوں گی۔ ان کے قضاء

کرنے کا گناہ ان شاء اللہ عزوجل مُعَاف ہو جائے گا یہ نہیں کہ قضا نمازیں اس

سے مُعَاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہوں گی۔ (اسلامی زندگی ص ۱۰۵)

عمر بھر کی قضا کا حساب

جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضاے

عمری پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اُس وقت سے نمازوں کا حساب

لگائے اور تاریخِ بلوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی

عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۴ ارضافاؤنڈیشن لاہور)

مرحوم مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

قضا کرنے میں ترتیب

قضاے عمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کر لیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح عصر، مغرب اور عشاء۔

(فتاویٰ قاضی خان مع عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹)

قضاے عمری کا طریقہ (حنفی)

قضا ہر روز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء کے اور تین وتر۔ نیت اس طرح کیجئے، مثلاً ”سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اُس کو ادا کرتا ہوں“۔ ہر نماز میں

اسی طرح نیت کیجئے۔ جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ

مرصعہ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُورِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

جب رُکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وقت سُبْحَنَ کا ”سین“ شروع کرے اور جب

عظیم کا ”میم“ ختم کر چکے اُس وقت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی

کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رُکعت میں

الْحَمْدُ شریف کی جگہ فقط ”سُبْحَنَ اللّٰہ“ تین بار کہہ کر رُکوع کر لے۔ مگر وتر کی

تینوں رُکعتوں میں الْحَمْدُ شریف اور سورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف

یہ کہ قعدہ اخیرہ میں تَشْهَدُ یعنی التَّحِيَّاتِ کے بعد دونوں دُروود اور دعا کی جگہ

صَفِّ اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ کہہ کر

سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رُکعت میں دعائے قنوت

کی جگہ اللّٰہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِي کہے۔

(مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رصوبہ ج ۸ ص ۵۷ اِصَافَاؤُنْدِیْنِسْرِ لَہُور)

نمازِ قَصْرِ کی قِضَاء

اگر حالتِ سفر کی قضا نماز حالتِ اقامت میں پڑھیں گے تو قَصْر ہی

مرمیان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زور و دپاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

پڑھیں گے اور حالتِ اقامت کی قضا نماز سفر میں قضا کریں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔
(ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵۰)

زَمَانَةُ ارْتِدَادِ كِي نَمَازِيں

جو شخص مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مُرْتَدَّ ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مُرْتَدَّ ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں اُن کی قضا واجب ہے۔
(رَدُّ الْمُنْحَارِ، ج ۲ ص ۵۳۷)

بچہ کی پیدائش کے وقت نماز

دائی (MIDWIFE) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہے، نماز قضا کرنے کیلئے یہ عذر ہے۔ (رَدُّ الْمُنْحَارِ، ج ۲ ص ۵۱۹) بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائیگا تو اس حالت میں بھی اُس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگی۔ (رَدُّ الْمُنْحَارِ، ج ۲ ص ۵۶۵) کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اُس کو نقصان نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب تم سرسین (جہاں سارے پروردگار پر صوفی کچھ پر بھی پر صوفی بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر مُعاف ہے۔ بعدِ نِفاَسِ اس
نماز کی قضا پڑھے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۱۹ ملتان)

مریض کو نماز کب مُعاف ہے؟

ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ^۲
وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔

(رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۲ ص ۵۷۰ ملتان)

عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھرے
تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ
پڑھے اور تمام رگتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کر^۳
کے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔^۴ (رَدُّ الْمُحْتَار، ج ۱ ص ۱۳۸ ملتان)

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

قضا کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں، قضا بہ نیت ادا اور ادا بہ نیت قضا دونوں صحیح ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۶۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

نوافل کی جگہ قضا نے عمری پڑھنے

قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا میں پڑھے کہ بَرِيءُ الذِّمَّةِ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔

(ردُّ الْمُحْتَار، ج ۱ ص ۵۳۶ ملتان)

فجر و عصر کے بعد نوافل نہیں پڑھ سکتے

نماز فجر اور عصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہ (تحریمی) ہیں جو قصد ہوں اگرچہ تَحِيَّةُ الْمَسْجِدِ ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازم ہو۔ مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر وہ نماز جس کو شروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔

(در مختار ج ۱ ص ۶۱)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس نے مجھ پر رس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

قضا کیلئے کوئی وقت مُعَيَّن نہیں عمر میں جب پڑھے گا بَرِي الذِمَّه ہو جائیگا۔ مگر طُلُوع و غُرُوب اور زوال کے وقت نماز نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔

(عالمگیری، ج ۱ ص ۱۳۴ کوئٹہ)

ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظہر کے فرض پہلے پڑھ لئے تو دو رکعت سنتِ بعدِ یہ ادا کرنے کے بعد چار رکعت سنتِ قبلہ ادا کیجئے چنانچہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ظہر کی پہلی چار سنتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعدِ فرض بلکہ مذہبِ اَرْحَح (یعنی پسندیدہ ترین پر) پر بعد سنتِ بعدِ یہ کے پڑھیں بشرطیکہ ہنوز وقتِ ظہر باقی ہو۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۴۸ رصافاؤ نذیبس مرکز الاولیاء لاہور)

فجر کی سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

سنتیں پڑھنے سے اگر فجر کی جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بغیر پڑھے شامل ہو جائے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طُلُوع آفتاب کے کم از کم بیس منٹ بعد سے لیکر ضحوة کبریٰ تک پڑھ لے کہ مُسْتَحَب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدید ج ۷ ص ۴۲۴، بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۲)

کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے؟

مغرب کی نماز کا وقت غروبِ آفتاب تا ابتدائے وقتِ عشاء ہوتا ہے۔

یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے مثلاً باب المدینہ

کراچی میں نظامِ الاوقات کے نقشے کے مطابق مغرب کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ

18 منٹ ہوتا ہے۔ فقہائے کرام زجنہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، روزِ ابر

(یعنی جس دن بادل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تجلیل (یعنی جلدی)

مُسْتَحَب ہے اور دُرُور کَعْت سے زائد کی تاخیر مکروہ تہی اور بغیر عذر سفر و مرض

وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے تو مکروہ تحریمی۔ (درمخارج ۱ ص ۲۴۶،

عالمگیری ج ۱ ص ۴۸) سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن فرماتے ہیں، اس (یعنی مغرب) کا وقتِ مُسْتَحَب جب تک ہے کہ ستارے

خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے

چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ (تحریمی) ہے۔

عصر و عشاء سے پہلے جو رکعتیں ہیں وہ سنتِ غیر مؤکدہ ہیں ان کی قضا نہیں۔

تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے؟

جب تراویح فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا

اور اگر کوئی قضا کر بھی لیتا ہے تو یہ جداگانہ نفل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا

تعلق نہ ہوگا۔

(مُلَخَّصًا دُرِّمُخْتَارِ ج ۱ ص ۶۱)

نماز کا فدیہ

جن کے رشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ

اس مضمون کا ضرور مطالعہ فرمائیں

میت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مرد

کیلئے نابالغی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں حساب لگائے کہ کتنی

مدت تک وہ (یعنی مرحوم) بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نمازیں یا روزے

اس کے ذمہ قضا کے باقی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اندازہ لگائیے۔ بلکہ چاہیں تو

نابالغی کی عمر کے بعد بقیہ تمام عمر کا حساب لگائیے۔ اب فی نماز ایک ایک صدقہ

فطر خیرات کیجئے۔ ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو پچاس گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ اور ایک دن کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وتر واجب۔ مثلاً دو کلو پچاس گرام گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی میت پر 50 سال کی نمازیں باقی ہیں تو فدیہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہر ہے ہر شخص اتنی رقم خیرات کرنے کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اس کیلئے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً وہ 30 دن کی تمام نمازوں کی فدیہ کی نیت سے 2160 روپے کسی فقیر (فقیر اور مسکین کی تعریف ص ۳۴) پر ملاحظہ فرمائیے) کی ملک کر دے، یہ 30 دن کی نمازوں کا فدیہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے ہی کو ہبہ کر دے (یعنی تحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نمازوں کے فدیے کی نیت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالک بنا دے۔ اس طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا (مسخود از فتاویٰ بزازیہ معہ عالمگیری ج ۴ ص ۶۹) 30 دن کی رقم کے ذریعے ہی

حیلہ کرنا شرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مثال دی ہے۔ اگر بالفرض 50 سال کے فدیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گیہوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ اسی طرح فی روزہ بھی ایک صدقہ فطر ہے (درمختار معہ ردالمحتار ج ۲ ص ۶۴۴) نمازوں کا فدیہ یہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقے سے فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر وراثتاً اپنے مرحوم مہین کیلئے یہ عمل کریں تو یہ میت کی زبردست امداد ہوگی، اس طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ عزوجل فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور وراثتاً بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجد وغیرہ میں ایک قرآن پاک کا نسخہ دے کر اپنے من کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا یہ ان کی غلط فہمی ہے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۶۸۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

مرحومہ کے فدیہ کا ایک مسئلہ

عورت کی عادت حیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر

مہینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مُسْتَحْنٰی کریں مگر جتنی بار حَمْل رہا ہو مدتِ حَمْل کے مہینوں سے ایامِ حَیض کا اِسْتِثْنَاء نہ کریں۔ عورت کی عادت دربارہٴ نِفاَس اگر معلوم ہو تو ہر حَمْل کے بعد اتنے دن مُسْتَحْنٰی کرے اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نِفاَس کے لئے جانبِ اَقْل (کم سے کم) میں شرعاً کچھ تقدیر نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی مَنٹ آ کر فوراً پاک ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

100 کوڑوں کا حیلہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نماز کے فدیہ کا حیلہ میں نے اپنی طرف

سے نہیں لکھا۔ حیلہ شرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی معتبر کُتب میں

موجود ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ایوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیماری

کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمت

سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی کہ ”میں

تندرست ہو کر سو کوڑے ماروں گا“ صحتیاب ہونے پر اللہ عزوجل نے انہیں سو

بتیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

وَأَخَذَ بِيَدِكَ ضَعْفًا فَضْرَبُ
بِهِ وَلَا تَحْنُطُ

ترجمہ کنزالایمان: اور فرمایا کہ
اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس

(بارہ ۲۳ ع ۱۳) سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

”عالمگیری“ میں جیلوں کا ایک مستقل باب ہے جس کا نام ”کتاب
الجیل“ ہے چنانچہ ”عالمگیری کتاب الجیل“ میں ہے، ”جو جیلہ کسی کا حق مارنے یا
اس میں شبہ پیدا کرنے یا باطل سے فریب دینے کیلئے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور
جو جیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصل کر لے وہ
لہجھا ہے۔ اس قسم کے جیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

وَأَخَذَ بِيَدِكَ ضَعْفًا فَضْرَبُ
بِهِ وَلَا تَحْنُطُ

ترجمہ کنزالایمان: اور فرمایا کہ
اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لیکر اس سے

(بارہ ۲۳ ع ۱۳) مار دے اور قسم نہ توڑ۔

(فناوی عالمگیری ج ۶ ص ۳۹۰)

کان چہید نے کارواج کب سے ہوا؟

جیلے کے جواز پر ایک اور دلیل ملاحظہ فرمائیے چنانچہ حضرت سیدنا

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا سارہ

اور حضرت سیدتنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں کچھ چپقلش ہو گئی۔ حضرت سیدتنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی عضو کاٹوں گی۔ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صلح کروا دیں۔ حضرت سیدتنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، ”مَا حِبْلَةُ يَمِينِي“ یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی کہ (حضرت) سارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو حکم دو کہ وہ (حضرت) ہاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان چھید دیں۔ اسی وقت سے عورتوں کے کان

چھیدنے کا رواج پڑا۔ (عمر غیبوں البصائر شرح الاشباہ والنظائر ج ۳ ص ۲۹۵ ادبۃ القرآن)

گائے کے گوشت کا تحفہ

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ دیشان، محبوبِ رَحْمٰنِ غَزُو جَلَّ وَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے عرض کی، یہ گوشت حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔ یعنی

یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۵)

زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صدقہ کی حقدار تھیں ان کو بطور صدقہ ملا ہوا گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صدقہ ہی تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صدقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضہ میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفہ دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ہدیہ یا عطیہ ہو گیا۔

فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، زکوٰۃ کی رقم مردے کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں صرف نہیں کر سکتے کہ تملیک فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان امور میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالک کر دیں اور وہ (تعمیر مسجد وغیرہ میں) صرف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۳۴۳)

100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کفن و دفن بلکہ تعمیر مسجد

میں بھی حیلہ شرعی کے ذریعہ زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کر لیا تو اب وہ مالک ہو چکا، جو چاہے کرے۔ حیلہ شرعی کی برکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجد میں دیکر ثواب کا حقدار ہو گیا۔ فقیر شرعی کو حیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ میں رقم پھرائی جائے تاکہ سب کو ثواب ملے مثلاً حیلہ کے لئے فقیر شرعی کو ۱۲ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو تحفہ دیدے یہ بھی قبضے میں لیکر کسی اور مالک بنادے، یوں بھی بہ نیت ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخر والا مسجد یا جس کام کے لئے حیلہ کیا تھا اس کیلئے دیدے تو ان شاء اللہ عزوجل سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکر جود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوب رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملیگا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (تاریخ بغداد ج ۷ ص ۱۳۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اَصْلِیَّہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مُسْتَفْرَقٌ (گھرا ہوا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار) کاریگروں کے اوزار، پہننے کے کپڑے، خدمت کیلئے لونڈی، غلام، علمی شُغْل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اسی طرح اگر مَدِیُون (یعنی مقرض) ہے اور دین (یعنی قرضہ) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔

(ردالمحتار ج ۳ ص ۳۳۳)

مسکین کی تعریف

مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سُوَال کرے اور اسے سُوَالِ حَلَال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) بغیر ضرورت و مجبوری سُوَالِ حَرَام ہے اور ایسوں کے سُوَالِ پر دینا بھی

زکوٰۃ کے حیلے کے بارے میں سوال و جواب

س: زکوٰۃ کا حیلہ کس طرح کیا جائے؟

ج: کسی فقیر شرعی کو یا اس کے وکیل کو مالِ زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے وہ اس

مال پر قبضہ کرنے کے بعد کسی بھی کام (مسجد کی تعمیر وغیرہ) میں صرف کر دے۔

یوں زکوٰۃ ادا ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں ثواب کے بھی حقدار ہوں

گے۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

س: آپ نے ارشاد فرمایا، ”شرعی فقیر یا اس کے وکیل“ یہاں وکیل سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد وہ شخص ہے جسے شرعی فقیر نے اپنی زکوٰۃ وصول کرنے کی

اجازت دی ہو یا اس نے خود اس سے اجازت لی ہو۔

س: تو کیا وکیل بھی مالِ زکوٰۃ پر قبضہ کرنے کے بعد اسے کسی بھی کام میں

صرف کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟

ج: نہیں، البتہ اگر اسے فقیر نے اجازت دی ہو یا اس نے خود اجازت لی ہو تو

کر سکتا ہے۔

س : فقیر شرعی نے وکیل کو اپنی زکوٰۃ کسی بھی کام میں صرف کرنے کی اجازت

دی تھی یا اُس نے خود ہی لی تھی، تو کیا اس صورت میں بھی شرعی فقیر کو مال

زکوٰۃ پر قبضہ کرنا ضروری ہوگا؟

ج : جی نہیں کیونکہ وکیل کا قبضہ مُوَكَّل (یعنی وکیل کرنے والے) کا ہی قبضہ

کہلائے گا۔

س : چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینی یا سماجی کام کیلئے کُلّی اختیارات

دینے کے مختاط الفاظ بتا دیجئے۔

ج : مثلاً دعوتِ اسلامی کو چندہ دیتے یا حیلہ میں رقم لوٹاتے وقت دینے والا یہ

کہے، ”یہ رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک و جائز کام میں

خرچ کرے۔“

س : شرعی فقیر اپنے وکیل کو زکوٰۃ لیکر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں صرف

کرنے کے کُلّی اختیارات کس طرح دے؟

ج : وکیل کو کہنے کے محتاط الفاظ یہ ہیں، ”آپ میرے لئے جو بھی زکوٰۃ وصول کریں اُسے دعوتِ اسلامی (یا فلاں فرد یا ادارہ) کو یہ کہہ کر دے دیجئے کہ یہ رقم دعوتِ اسلامی (یا فلاں فرد یا ادارہ) جہاں مناسب سمجھے نیک و جائز کام میں خرچ کرے۔“

س : چندہ وصول کرتے وقت کہنے کے محتاط الفاظ بھی بتا دیجئے؟

ج : زکوٰۃ، فطرہ، صدقاتِ واجبہ میں کُلّی اختیارات لینے کی حاجت نہیں کیوں کہ اس میں کسی بھی مستحق کو مالک بنانا شرط ہے لوگ اگرچہ زکوٰۃ وغیرہ بظاہر دعوتِ اسلامی کو دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ دعوتِ اسلامی والوں کو اپنی زکوٰۃ یا فطرہ کا ”وکیل“ بناتے ہیں۔ لہذا دعوتِ اسلامی میں اس کا شرعی جیلہ کیا جاتا ہے جس کا طریقہ اور محتاط الفاظ بیان کئے گئے۔ صدقاتِ واجبہ کے علاوہ جو چندہ دیا جاتا ہے وہ نفلی صدقہ کہلاتا ہے۔ چنانچہ ایسا چندہ نیز قربانی کی کھال

لیتے وقت محتاط الفاظ یہ ہیں، ”آپ اجازت دیدیتجئے کہ آپ کا چندہ یا کھال بیچ کر اس کی رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک و جائز کام میں خرچ کرے۔“ دینے والا ”ہاں“ کہہ دے یا کسی طرح بھی آپ کی بات سے متفق ہو جائے تو کافی آسانی ہو جائے گی ورنہ اس کھال سے ملنے والی رقم یا چندہ کو دعوتِ اسلامی کے معروف طریق کار کے مطابق ہی خرچ کرنا ہوگا، اگر کسی اور نیک کام میں خرچ کر دیا تو تاوان ادا کرنا ہوگا یعنی جتنی رقم خرچ کی وہ پلے سے لوٹانی پڑے گی۔ بہتر یہ ہے کہ مذکورہ جملہ رسید پر لکھ دیا جائے اور جو چندہ یا کھال دے اُس کو پڑھایا یا پڑھ کر سُنا دیا جائے۔

س : تاوان کس طرح ادا کرنا ہوگا؟

ج : جس نے کھال یا رقم وغیرہ دی اسے دیدے یا اس کی اجازت سے خرچ کرے۔

س : اس طرح تو بہت مشکل ہو جائیگی کیونکہ چندہ وغیرہ دینے والوں کا تو پتا چلنا

اکثر دشوار ہوتا ہے، کوئی آسان حل بتلا دیتجئے۔

ج : پتانہ ہونے کی صورت میں اتنی رقم جو تاوان کی مد میں ادا کی جائے اسے انہیں کاموں میں صرف کریں جن کے لئے چندہ وغیرہ دینے والوں نے کہا تھا۔ مثلاً مسجد کے لئے چندہ لیا اور اسے مدرسہ میں خرچ کر دیا تو اب اتنی رقم اپنے پلے سے مسجد میں خرچ کی جائے۔

س : اگر کسی نے خاص مدرسہ کے نام پر چندہ دیا تو کیا وہ دعوتِ اسلامی کے دیگر مدنی کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں؟

ج : نہیں کر سکتے۔ اگر کیا تو تاوان دینا ہوگا۔ کیوں کہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جس مدنی (یعنی کام) کیلئے چندہ لیا اسی میں خرچ کرنا ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر بیچ گیا تو جس نے دیا اسی کو لوٹانا ہوگا یا اس کی اجازت سے خرچ کرنا ہوگا۔

س : مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اگر کسی نے زکوٰۃ یا فطرہ بغیر حیلہ شرعی کے غیر مصرف زکوٰۃ و فطرہ میں خرچ کر ڈالا ہو تو اس کی توبہ کا کیا طریقہ ہے؟

ج : یہاں جہالتِ عند نہیں۔ اس نے کیوں نہیں سیکھا! اگر بالفرض کسی نے زکوٰۃ یا

فطرہ کی رقم کو بغیر حیلہ شرعی غیر مصرفِ زکوٰۃ و فطرہ میں خرچ کر ڈالا تو توبہ کیساتھ ساتھ اُس پر تاوان بھی لازم آئیگا۔ مثلاً کسی نے دعوتِ اسلامی کو زکوٰۃ دی اور ذمہ دار نے بغیر حیلہ کئے وہ رقم تعمیرِ مسجد یا مدرسے کی تنخواہ یا اسی طرح کے نیک کاموں میں صرف کر دی تو اُسے پلے سے مذکورہ طریقہ کار کے مطابق تاوان ادا کرنا ہوگا اگرچہ وہ رقم لاکھوں بلکہ کروڑوں کی ہو، اس کیلئے فقط توبہ کافی نہیں۔

س : جس نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ بغیر حیلے کے غیر مصرف میں صرف کر دی ہو اور اب مسئلہ معلوم ہوا ہو مگر تاوان دینے کیلئے رقم نہ ہو تو کیا کرے؟

ج : اگر یہ اب فقیر شرعی ہے تو اُس پر جتنا تاوان ہے اتنی زکوٰۃ دیکر اُس کو اس کا مالک بنا دیا جائے اب جن جن کی زکوٰۃ کا اس نے غلط استعمال کر ڈالا تھا مذکورہ طریقہ کار کے مطابق تاوان ادا کرے۔

س : اگر کسی سپد نے یہ بھول کی ہو تو کیا کرے کیوں سپد سے تو زکوٰۃ کا حیلہ بھی نہیں

کر سکتے؟

ج : اگر کسی سید نے مثلاً زید کے ایک لاکھ روپے کی زکوٰۃ غیر مُصْرَف میں صرف

کردی تو اب بطور چندہ ملی ہوئی زکوٰۃ کا کسی فقیر شرعی کو مالک بنا دیا جائے۔

فقیر شرعی قبضہ میں لینے کے بعد وہ رقم سید صاحب کی نذر کر دیں، اب سید

صاحب قبضہ کر لینے کے بعد اُس رقم کو تاوان کے مد میں ادا کریں اور توبہ بھی

کریں۔

س : دعوتِ اسلامی بہت ہی بڑی تحریک ہے، ہر فرد مسائل سے واقف نہیں ہوتا،

ان معاملات کا حل کیا؟

ج : جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی اُس پر یہ بھی فرض ہے کہ زکوٰۃ کے ضروری مسائل

سیکھے اسی طرح چندہ لینے والے پر بھی یہ فرض ہے کہ اس کے ضروری مسائل

سیکھے۔ ہر ذمہ دار کو چاہئے کہ جس کو چندہ یا قربانی کی کھالیں وصول کرنے کی

اجازت دیں اُس کی تربیت بھی کریں۔

س: کیا حیلہ کرتے وقت شرعی فقیر کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ واپس دے دینا، رکھ مت

لینا وغیرہ؟

ج: نہ کہے۔ پالفرض ایسا کہہ بھی دیا تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی وحیلہ میں کوئی

فرق نہیں پڑے گا کیونکہ صدقات و زکوٰۃ اور تحفہ دینے میں اس قسم کے

شرطیہ الفاظ فاسد ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت

مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ شامی (کتاب الزکوٰۃ، باب

المُصْرَف ج ۳ ص ۲۹۳ مطبوعہ ملتان) کے حوالے سے فرماتے ہیں، ”ہبہ اور

صدقہ شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۰۸ ارضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س: حضور اگر حیلہ کرنے کیلئے شرعی فقیر کو زکوٰۃ دی جائے اور وہ لے کر رکھ

لے تو کیا اب اس سے نیک کاموں کیلئے جبراً نہیں لے سکتے؟

ج: نہیں لے سکتے، کیونکہ اب وہ مالک ہو چکا اور اسے اپنے مال پر اختیار

حاصل ہے۔ (ایضاً)

س: اس طرح پھر حیلہ کیسے کروایا جائے؟ اگر کسی فقیر شرعی نے لاکھوں روپے کی زکوٰۃ رکھ لی تو؟ اس کا کوئی مدنی طریقہ ارشاد فرمادیتے۔

ج: اس کا ایک بہترین طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، ”اس کا بے خلش طریقہ یہ ہے کہ مثلاً مال

زکوٰۃ سے بیس روپے سپد کی نذر یا مسجد میں صرف کیا چاہتا ہے کسی فقیر

عاقِل بالغ مُصْرَفِ زکوٰۃ کو کوئی کپڑا مثلاً ٹوپی یا سیر سوا سیر غلہ دکھائے کہ

یہ ہم تمہیں دیتے ہیں مگر مفت نہ دیں گے بیس روپے کو بچیں گے، یہ

روپے تمہیں ہم اپنے پاس سے دیں گے کہ ہمارے مطالب میں واپس

کردو، وہ خواہ مخواہ راضی ہو جائے گا، جانے گا کہ مجھے تو یہ چیز یعنی کپڑا یا

غلہ مفت ہی ہاتھ آئے گا، اب بیع شرعی کر کے بیس روپے بہ نیت زکوٰۃ

اسے دے، جب وہ قابض ہو جائے اپنے مطالبہ شُْمْن (یعنی اب وہ قیمت

جو خرید و فروخت کے وقت طے ہوئی تھی، فقیر سے اپنے مطالبہ میں) لے لے،
 اول تو وہ خود ہی دے دے گا کہ سرے سے اسے ان روپوں کے اپنے
 پاس رہنے کی اُمید ہی نہ تھی کہ وہ گرہ سے جاتا سمجھے، اسے تو صرف اس
 کپڑے یا غلے کی اُمید تھی وہ حاصل ہے تو انکار نہ کرے گا اور کرے بھی تو
 یہ جبر اچھین لے کہ وہ اس قدر اس کا مدیون (یعنی مقروض) ہے اور دائن
 (یعنی قرض دینے والا) جب اپنے دین (قرض) کی چٹس سے مالِ مدیون
 پائے تو بالاتفاق بے اس کی رضامندی کے لے سکتا ہے، اب یہ روپے
 لے کر بطورِ خود نذرِ سپد یا پنائے مسجد میں صرف کر دے کہ دونوں مرادیں
 حاصل ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۰۸ ارضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

س: برائے مہربانی بیان کردہ طریقہ آسان الفاظ میں بتادیتے:

ج: فیضانِ رضا سے عرض کرنے کی سعی کرتا ہوں، زید عاقل و بالغ جو کہ فقیر
 شرعی ہے اس سے ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا جیلہ کروانا ہے مگر خدشہ ہے کہ

یہ رقم رکھ لے گا تو اُس کو مثلاً ایک قلم دکھا کر ایک لاکھ روپے میں ادھار بیچ دیجئے اور وہ قلم پر قبضہ کر لے اس طرح وہ آپ کے ایک لاکھ روپے کا مقروض ہو گیا، اب اُس کو ایک لاکھ روپے زکوٰۃ کا مالک بنا دیجئے اس کے بعد اُس سے ایک لاکھ روپے قرضہ کا مطالبہ کیجئے۔ بالفرض وہ نہ بھی دے تو چھین کر بھی لے سکتے ہیں۔

س : جیلہ کرنے کیلئے فقیر شرعی نہ ملے تو کیا کسی صاحبِ نصاب کو فقیر شرعی بنانے کا بھی کوئی جیلہ ہے؟

ج : جی ہاں، بہت آسان طریقہ ہے۔ مثلاً زید عاقل و بالغ کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد 50000 پاکستانی روپے ہیں اور یوں وہ صاحبِ نصاب ہے۔ اس کو اتنا قرضدار بنا دیجئے کہ وہ صاحبِ نصاب نہ رہے مثلاً اُس کو ایک عطر کی شیشی ایک لاکھ روپے میں بیچ دیجئے وہ شیشی پر قبضہ کر لینے کے بعد فقیر شرعی ہو گیا کیوں کہ اگر وہ اپنے پاس موجود ساری رقم بھی

دے دے تب بھی 50000 کا مقروض رہے گا۔ اب اس کو ایک ساتھ جتنی بھی زکوٰۃ کی رقم مثلاً پچاس لاکھ روپے دے دیجئے وہ قبضہ کرنے کے بعد چاہے تو اس میں سے قرضہ بھی ادا کر دے اور بقیہ رقم بھی کسی کام میں صرف کرنے کیلئے دیدے۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مثلاً وہ ساری ہی رقم مسجد بنانے کیلئے دیدے اور پھر آپ چاہیں تو اس کا قرضہ مُعاف کر دیجئے بلکہ اُس کے زکوٰۃ کی رقم پر قبضہ کرتے ہی آپ نے اپنا قرضہ مُعاف کر دیا تب بھی حرج نہیں۔ یہ یاد رہے کہ قرض کی ادائیگی یا مُعافی کی صورت میں زید مذکور اگرچہ حیلہ کی رقم لوٹا چکا ہو غنی یعنی صاحبِ نصاب رہے گا۔ کیوں کہ قرض کی ادائیگی یا مُعافی کی صورت میں اس کے پاس حاجتِ اصلیہ سے زائد 50000 روپے پہلے کے موجود ہیں۔ اگر اُس کے ساتھ مزید حیلے کرنے ہوں تو اس کو مقروض ہی رہنے دیجئے یا بار بار مقروض بناتے رہئے۔

س : کیا چیک کے ذریعے حیلہ ہو سکتا ہے؟

ج : جی نہیں۔ چیک کے ذریعے زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔

س : بینک سے بڑی رقم نکلوانے اور پھر شرعی فقیر کے قبضہ میں دینے پھر اس

سے لے کر دوبارہ بینک میں جمع کروانے میں خرچ ہوتا ہے کوئی آسان

حل ارشاد فرمادیتے ہیں۔

ج : شرعی فقیر اپنے نام سے بینک میں اتنی رقم کا اکاؤنٹ کھلوا لے کہ وہ شرعی

فقیر ہی رہے پھر جتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں اسے دینی ہے اسے بتا کر اس

کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی جائے۔ جب وہ رقم اس کے اکاؤنٹ میں

جمع ہوگئی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اب وہ کسی بھی نیک یا جائز کام میں صرف

کرنے کے لئے کسی کو اختیار دیدے۔ اس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی۔

فرمانِ مصطفیٰ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ”جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا

نہیں کرتا میں اس کے لئے اعلیٰ جنت میں گھر کا ضامن ہوں۔“

(سنن ابی داؤد ج ۴ ص ۱۳۳۲ حدیث ۴۸۰۰)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى بَيْتِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بچے کو مسجد میں لانے کی حدیث میں ممانعت ہے

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سیکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ باقرینہ ہے، مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند

کرنے اور حد و وقایم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۵، حدیث ۷۵۰)

ایسا بچہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور

پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نجاست کا خطرہ نہ

ہو تو مکروہ۔ جو لوگ جو تیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر

نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جو تاپہنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۹۲)

مسجد میں بچہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہو یا ہواس) کو مسجد میں دم کروانے کیلئے بھی لانے

کی شریعت میں اجازت نہیں۔ بچہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بھی نہیں لاسکتے اگر آپ بچہ وغیرہ

کو مسجد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کر کے آئندہ نہ لانے کا

عہد کیجئے۔ (جو ایسے وقت پر چہ پڑھے کہ بچہ اُس کے ساتھ ہے تو درخواست ہے کہ فوراً بچہ کو مسجد

سے باہر لے جائے اور توبہ بھی کرے ہاں فنائے مسجد میں بچہ کو لاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ



نمازِ جنازہ کا طریقہ



- | | | | |
|-----|---|-----|-----------------------------------|
| 385 | غائبانہ نمازِ جنازہ | 371 | ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت |
| 387 | پاگل یا خودکشی والے کا جنازہ | 376 | قبر میں پہلا تحفہ |
| 388 | جنازہ کو کندھا دینے کا ثواب | 377 | جنتی کا جنازہ |
| 389 | بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ | 378 | أحد پہاڑ جتنا ثواب |
| 390 | کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟ | 379 | میت کے نہلانے وغیرہ کی فضیلت |
| 391 | غیر مسلم کا جنازہ | 383 | بالغ مرد و عورت کے جنازہ کے دُعاء |

وَرَقِ اللّٰئِ

نمازِ جنازہ کا طریقہ (جنتی)

اس رسالے میں ---

☆ حکایات ---

☆ جنازہ کی دعائیں ---

☆ جنتی کا جنازہ ---

☆ خودکشی والے کا جنازہ ---

☆ غائبانہ نمازِ جنازہ ---

☆ بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ ---

☆ کافر کی جنازہ ---

ورق الٹئے ---

مُتَوَجِّه ہوں

جنازہ کے انتظار میں جہاں لوگ
جَمْع ہوں وہاں اِس رسالہ سے
دَرَس دیکر خوب ثواب کمائیے۔ نیز
اپنے مَرْحُومین کے ایصالِ ثواب
کیلئے ایسے موقع پر جنازہ کے
جُلوس میں یا تعزیت کیلئے جَمْع
ہونے والوں میں یہ رسالے تقسیم
فرمائیے۔

ہدیۃ ملنے کا پتہ : مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ
کراچی -

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیطان لاکھ روکے یہ رسالہ (۲۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ،
ان شاء اللہ عزوجل اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

نماز جنازہ کا طریقہ (مثنیٰ)

ملاحظہ فرمائیے
پہریں ص ۶۶ پر

دُرود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سلطان ، رحمتِ عالمیان ، سردارِ دُو جہانِ محبوبِ رَحْمَن

عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَفْرَمَانِ بَرَكَتِ نَشَانِ هَيْ، ”جو مجھ پر ایک بار دُرود

شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ایک قیراطِ اَجْر لکھتا ہے اور قیراطِ اَجْد

پہاڑ جتنا ہے۔ (مُصَنَّفُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ج ۱ ص ۵۱ حدیث ۱۵۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ولی کے جنازہ میں شرکت کی برکت

ایک شخص حضرت سیدنا سیرمی سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں شریک

ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت سیدنا سیرمی سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی تو

پوچھا، مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ

فرمایا؟ جواب دیا، اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نے میری اور میرے جنازے میں شریک

ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت فرمادی۔ اُس نے عرض کی، یا سیدی! میں

نے بھی آپ کے جنازے میں شریک ہو کر نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔ تو آپ نے ایک

فہرِس نکالی مگر اُس شخص کا نام شامل نہ تھا، جب غور سے دیکھا تو اُس کا نام حاشیہ پر

موجود تھا۔ (شرح الصُدور ص ۲۷۹ دار لکتاب العربی بیروت)

عقیدت مندوں کی بھی مغفرت

حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَافِي كُوَاتِقَالَ كَعْبَدَقَاسَمِ بِن

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ روپاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

مُنْبِيَّہِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نَے خَوَابِ مِیْن دِکِیْہِ کَر پُوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِکَ؟ یعنی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَے آپ کَے سَاتھ کِیَا مَعَامَلہ فرمایا؟ جَوَاب دِیَا، اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَے مجھِے بَخْش دِیَا اور ارشاد فرمایا، اے بشر! تَم کو بلکہ تمہارے جِنارے مِیْن جو جو شَرِیک ہوئے اِن کو بھی مِیْن نَے بَخْش دِیَا۔ تو مِیْن نَے عَرَض کِی، یَا رَبِّ عَزَّوَجَلَّ مجھِے سَے مَحَبَّت کَر نَے وَالُوں کو بھی بَخْش دے۔ تو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کِی رَحْمَت مَزِید جَوَش پَر آئی، اور فرمایا، قِیَامَت تَک جو تَم سَے مَحَبَّت کَرِیْن گَے اُن سَب کو بھی مِیْن نَے بَخْش دِیَا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۷۵ دار لکتاب العربی بیروت)

اعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے در کا گدا

خَالِقِ نَے مجھِے یُوں بَخْش دِیَا، سَبْجِنَ اللّٰهُ سَبْجِنَ اللّٰهُ

رَحْمَةً مِّنْ رَبِّهِ تَعَالٰی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں سے نسبت باعث سعادت، ان

کا ذکر خیر باعث نزولِ رحمت، ان کی صحبت دُجہاں کیلئے بابرکت، ان کے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

مزارات کی زیارت تریاقِ امراضِ معصیت اور ان کی عقیدت ذریعہ نجات

آخرت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اولیائے کرام رَحْمَتُ اللّٰہِ تَعَالٰی سے

عقیدت اور ولی کامل حضرت سیدنا بشر حافی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَافِی سے مَعْبُوت ہے

مزوجہ

یا اللہ! ان کے صدقے ہماری بھی مغفرت فرما۔

امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

علیہ رحمۃ اللہ الطامنی

بشر حافی سے ہمیں تو پیار ہے

مزوجہ

ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

کفن چور

ایک عورت کی نمازِ جنازہ میں ایک کفن چور بھی شامل ہو گیا اور

قبرستان ساتھ جا کر اُس نے قبر کا پتا محفوظ کر لیا۔ جب رات ہوئی تو اس نے

مزوجہ

کفن چرانے کیلئے قبر کھود ڈالی۔ یکا یک مرحومہ بول اُٹھی، سُبْحٰنَ اللّٰہِ! ایک

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو تمہارا زور مجھ تک پہنچتا ہے۔

مغفور (یعنی بخشش کا حقدار) شخصِ مغفورہ (یعنی بخشی ہوئی) عورت کا کفن چراتا ہے! سن، اللہ تعالیٰ نے میری بھی مغفرت کر دی اور ان تمام لوگوں کی بھی جنہوں نے میرے جنازے کی نماز پڑھی اور تو بھی ان میں شریک تھا۔ یہ سن کر اُس نے فوراً قبر پر مٹی ڈال دی اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔

(شرح الصدور ص ۲۰۱ دار لکتاب العربی بیروت)

شُرکائے جنازہ کی بخشش

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیک بندوں کی نمازِ جنازہ میں حاضری کس قدر سعادت مندی کی بات ہے۔ جب بھی موقع ملے بلکہ موقع نکال کر مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کرتے رہنا چاہئے، ہو سکتا ہے کسی نیک بندہ کے جنازے میں شمولیت ہمارے لئے سامانِ مغفرت بن جائے۔ خدائے رحمن عزوجل کی رحمت پر قربان کہ جب وہ کسی مرنے والے کی مغفرت فرمادیتا ہے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ دعا اور جس مرتبہ شام و روزِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

تو اُس کے جنازہ کا ساتھ دینے والوں کو بھی بخش دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزایہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کر دی جائیگی۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَانِ ج ۷ ص ۷ حدیث ۹۲۵۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

قبر میں پہلا تحفہ

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مؤمن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو سب سے پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۵۹۵)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

جنتی کا جنازہ

بیٹھے بیٹھے آقا مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عاقبت نشان

ہے، جب کوئی جنتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ عز و جل حیا فرماتا ہے کہ ان

لوگوں کو عذاب دے جو اس کا جنازہ لیکر چلے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جنہوں

نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (الفردوس بما ثور الخطاب ج ۱ ص ۲۸۲ حدیث ۱۱۰۸)

جنازہ کا ساتھ دینے کا ثواب

حضرت سید ناداؤ دعلی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بارگاہِ خداوندی میں

عرض کرتے ہیں، یا اللہ! جس نے ^{مذویں} محض تیری رضا کے لئے جنازہ کا ساتھ دیا،

اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جس دن وہ مرے گا تو فرشتے اُس کے

جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفرت کروں گا۔

(شرح الصدور ص ۱۰۱ دار لکتاب العربی بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

أُحَدِّثُ بِهَا ثَوَابٌ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص (ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصولِ ثواب کی نیت سے) اپنے گھر سے جنازہ کے ساتھ چلے، نمازِ جنازہ پڑھے اور دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اُس کے لیے دو قیراطِ ثواب ہے جس میں سے ہر قیراطِ اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آجائے (اور تدفین میں شریک نہ ہو تو) تو اس کے لیے ایک قیراطِ ثواب ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۷ طبعہ افغانستان)

نمازِ جنازہ باعثِ عبرت ہے

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے، مجھ سے سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَمِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُزود پاک پڑھے، تمہارا مجھ پر دُزود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

قبروں کی زیارت کرو تا کہ آخرت کی یاد آئے اور مُردہ کو نہلاؤ کہ فانی جسم (یعنی مُردہ جسم) کا چھونا بہت بڑی نصیحت ہے اور نمازِ جنازہ پڑھو تا کہ یہ تمہیں غمگین کرے کیوں کہ غمگین انسان اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے سائے میں ہوتا ہے اور نیکی کا کام کرتا

(المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۱۱ حدیث ۷۱۴۳۵ دار المعرفۃ بیروت)

ہے۔

میت کو نہلانے وغیرہ کی فضیلت

حضرت مولائے کائنات، سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى

وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت کہ سلطانِ دو جہان شہنشاہِ کون و مکان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے،

خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے

وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے

پیدا ہوا تھا۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۰۱ حدیث ۱۴۶۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اور لکھتا اور ایک قیراط احد پھاڑتا ہے۔

جنازہ دیکھ کر کہئے

حضرت سیدنا مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعد وفات کسی نے

خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے

ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا، ایک کلمہ کی وجہ سے بخش دیا جو حضرت سیدنا عثمان غنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازہ کو دیکھ کر کہا کرتے تھے؛ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ یعنی

وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی لہذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی

کہا کرتا تھا اس کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا۔

(مُلَخَّصًا أَحْيَاءُ الْعُلُومِ ج ۵ ص ۲۶۶ دار صادر بیروت)

نماز جنازہ فرضِ کفایہ ہے

نماز جنازہ فرضِ کفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کر لے تو سب بری

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) مجھ پر دُرد شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

الذمّہ ہو گئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے (فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۵۳) اس کے لئے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۲) اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۵۴)

نمازِ جنازہ میں دو رکن اور تین سنتیں ہیں

دو رکن یہ ہیں: (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام۔ اس میں تین سنتیں
مؤکدہ یہ ہیں: (۱) شفاء (۲) دُرد شریف (۳) میت کیلئے دعاء۔

(دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمَخْتَارِ ج ۳ ص ۱۲۴)

نمازِ جنازہ کا طریقہ (حنفی)

مُتَقَدِّمِ اس طرح نیت کرے: ”میں نیت کرتا ہوں اس جنازہ کی نماز کی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم نے مسلمان (بیہ اسلام) پر زور و زور پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دُعا اس میت کیلئے، پیچھے اس امام کے (فتاویٰ تانارخانہ ج

۲ ص ۱۵۳) اب امام و مقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے

ہوئے فوراً حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور شتاء پڑھیں۔ اس میں ”

وَتَعَالَى جَدُّكَ كَعَبْدٍ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ

غَيْرُكَ پڑھیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں پھر دُعا پڑھیں

ابراہیم پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں اور دُعا پڑھیں (امام

تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ۔ باقی تمام اذکار امام و مقتدی سب آہستہ

پڑھیں) دُعا کے بعد پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف

سلام پھیر دیں۔ (حاشیہ الطحطاوی ص ۵۸۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

بالغ مرد و عورت کے جنازہ کی دُعاء

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا
 الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے

وَسَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا
 ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور

وَكَبِيرِنَا وَذَكِرِنَا وَأُنْثَانَا
 ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو

اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا
 اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور

فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ
 ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی تو ہم میں سے جس کو

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ
 زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم

عَلَى الْإِيمَانِ
 میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر

موت دے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زود پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

نابالغ لڑکے کی دعا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرْطًا

وَاجْعَلْهُ لَنَا آجْرًا وَ

ذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا

شَافِعًا وَ مُشَفَّعًا

عزوجل
الہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ

کر سامان کر نیوالا بنا دے اور اس کو ہمارے

لئے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنیوالا

بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کر نیوالا بنا

دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کی دعا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرْطًا

وَاجْعَلْهَا لَنَا آجْرًا وَ

ذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا

شَافِعَةً وَ مُشَفَّعَةً

عزوجل
الہی اس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر

سامان کر نیوالی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے

اجر (کی موجب) اور وقت پر کام آنیوالی بنا

دے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کر نیوالی

بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۴۶، فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۴)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و دپاک نہ پڑھے۔

جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

جوتا پہن کر اگر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور جوتا اتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

”اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تالا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔“

(فتاویٰ رضویہ معرجه ج ۹ ص ۱۸۸)

غائبانہ نمازِ جنازہ

میت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہو سکتی۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۳ ص ۱۲۳) مُستحب یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔

(مراقی الفلاح معہ حاشیة الطحطاوی ص ۵۸۳)

فرمانِ مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کجوس ترین شخص ہے۔

چند جنازوں کی اکٹھی نماز کا طریقہ

چند جنازے ایک ساتھ بھی پڑھے جاسکتے ہیں اس میں اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے سامنے ہو یا قطار بند۔ یعنی ایک کے پاؤں کی سیدھ میں دوسرے کا سر ہانا اور دوسرے کے پاؤں کی سیدھ میں تیسرے کا سر ہانا و علیٰ ہذا القیاس (یعنی اسی پر قیاس کیجئے)

(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۵۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

جنازہ میں کتنی صفیں ہوں؟

بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین^۳ صفیں ہوں کہ حدیثِ پاک میں ہے، جسکی نماز (جنازہ) تین^۳ صفوں نے پڑھی اُس کی مغفرت ہو جائیگی (جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۲) اگر کل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صف میں تین^۳ کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک (غنیۃ المستملی ص ۵۴۱) جنازے میں کچھلی صف تمام صفوں سے افضل ہے۔

(دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۱۳۱)

قرمان مصطفیٰ (علیہ السلام) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

جنازے کی پوری جماعت نہ ملے تو؟

مَسْبُوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام

کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دُعاء وغیرہ پڑھے گا تو پوری

کرنے سے قبل لوگ جنازے کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ

لے دُعاء وغیرہ چھوڑ دے (غنیۃ المستملی ص ۵۳۷) چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا

وہ (جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا) شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین

بار ”اللہ اکبر“ کہے (دُرْمُخْتَار مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَار ج ۳ ص ۱۳۶) پھر سلام پھیر دے۔

پاگل یا خود کُشی والے کا جنازہ

جو پیدائشی پاگل ہو یا بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہو گیا ہو اور اسی پاگل

پن میں موت واقع ہوئی تو اُس کی نمازِ جنازہ میں نابالغ کی دُعا پڑھیں گے (ماخوذ

از حاشیۃ الطحطاوی ص ۵۸۷) جس نے خود کُشی کی اُس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے

گی۔ (دُرْمُخْتَار ج ۳ ص ۱۰۸)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

مردہ بچے کے احکام

مسلمان کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے۔ اس کیلئے سنت کے مطابق غسل و کفن نہیں ہے اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی۔ سر کی طرف سے اکثر کی مقدار سر سے لیکر سینے تک ہے۔ لہذا اگر اس کا سر باہر ہوا تھا اور چیختا تھا مگر سینے تک نکلنے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو اس کی نماز نہیں پڑھیں گے۔ پاؤں کی جانب سے اکثر کی مقدار کمر تک ہے۔ بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ یا کچا گر گیا اس کا نام رکھا جائے اور وہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ (ذمّ مختار ردالمحتار ج ۳ ص ۱۵۲)

جنازہ کو کنہا دینے کا ثواب

حدیثِ پاک میں ہے، جو جنازے کو چالیس قدم لیکر چلے اُسکے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے (الطبرانی فی الاوسط ج ۴ ص ۲۶۰ حدیث ۵۹۲۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)۔ نیز حدیث شریف میں ہے، جو جنازے کے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ غزُوَ جَلَّ اُس کی حَتْمی (یعنی مُسْتَقِل) مغفرت فرما دے گا۔ (الجوہرۃ النیرۃ ج ۱ ص ۱۳۹)

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے (تاتارخانیہ ج ۲ ص ۱۵۰) سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ (ایضاً) پوری سنت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سر ہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سر ہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (مراقی الفلاح معہ حاشیۃ الطحطاوی ص ۶۰۴) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اعلان کرتے رہتے ہیں، دُود و قدم چلو! ان کو چاہئے کہ اس طرح اعلان کیا کریں ”ہر پائے کو کندھے پر لئے دس دس قدم چلئے۔“

بچہ کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ

چھوٹے بچے کے جنازے کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم مسلمان (سہ ماہیوں پر زور دیا) ہو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

خرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں (البحر الرائق ج ۲ ص ۳۳۵) عورتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا جائز و ممنوع ہے۔ (دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۱۶۲)

نمازِ جنازہ کے بعد واپسی کے مسائل

جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اُسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہئے

اور نماز کے بعد اولیائے میت (یعنی مرنے والے کے سرپرستوں) سے اجازت لیکر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اجازت کی حاجت نہیں (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۵)

کیا شوہر بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے؟

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اتار سکتا ہے اور منہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صرف غسل دینے اور بلا حائل بدن کو چھونے کی ممانعت ہے (دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۱۰۵) عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ (دُرِّمُخْتَارٌ مَعَهُ رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۱۰۷)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

کافر کا جنازہ

مُرْتَد یا کافر کی نمازِ جنازہ اور جُلوسِ جنازہ میں جائز و کارِ ثواب سمجھ کر

شریک ہونا کُفْر ہے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں، اگر اس اعتقاد سے جائے گا کہ اس کا جنازہ شرکت کے لائق ہے تو کافر ہو

جائے گا۔ اور اگر یہ نہیں تو حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا، اگر کافر کا جنازہ آتا ہو تو

ہٹ کر چلنا چاہئے کہ شیطان آگے آگے آگ کا فُتْلہ ہاتھ میں لئے اُٹھلنا

گودتا خوش ہوتا ہوا چلتا ہے کہ میری محنت ایک آدمی پر وُصُول ہوئی۔

(ملفوظات حصہ چہارم ص ۳۵۹ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

نکاح ٹوٹ گیا!

دنیاوی طمع سے کسی مُرْتَد یا کافر کی نمازِ جنازہ پڑھنا حرامِ قَطْعی اور

شدید حرام ہے اور دینی طور پر اسے کارِ ثواب اور مُرْتَد یا کافر کو نمازِ جنازہ اور دعائے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

مغفرت کا مستحق جان کر ایسا کیا تو یہ خود مسلمان نہ رہا اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیا، اسے تجدیدِ اسلام و تجدیدِ نکاح کرنا چاہیے۔

(ملخص از فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۱۷۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز اولیاء لاہور)

اللہ تبارک و تعالیٰ سُورَةُ التَّوْبَةِ کی آیت نمبر ۸۴ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ
مَّا تَابَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ
قَبْرِهِ ۗ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ ۖ وَمَاتُوا وَهُمْ
فَاسِقُونَ ﴿۸۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: ”اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بیشک اللہ اور رسول سے منکر ہوئے اور فسق (کفر) ہی میں مر گئے۔“

(ب ۱۰، التوبة: ۸۴)

صدر الافاضل حضرت علامہ مولینا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ

الہادی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر کے جنازے کی نماز کسی حال میں جائز نہیں اور کافر کی قبر پر دفن و زیارت کے لیے

کھڑے ہونا بھی ممنوع ہے۔“ (حزبان العرفان ص ۳۲۱ رضا اکیڈمی بمبئی)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

گُفّار کی عیادت مت کرو

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سردارِ مکہ مکرمہ

سرکارِ مدینہ منورہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو

پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو جنازے میں حاضر نہ ہو۔ (سنن ابن ماجہ حدیث ۹۲ ج ۱ ص ۷۰)



طالب غفرلہ
بقیہ
مغفرت

خاموشی، بغیر
سلطنت کت
ہیبت ہے۔

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ

میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ

نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول

بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے

بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

۷۸۶ بالغ کی نمازِ جنازہ سے قبل یہ اعلان کیجئے ۹۲

مرحوم کے عزیز و احباب توجہ فرمائیں۔ مرحوم نے اگر زندگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تلفی کی ہو تو ان کو معاف کر دیجئے، ان شاء اللہ عزوجل مرحوم کا بھی بھلا ہوگا اور آپ کو بھی ثواب ملیگا۔ اگر کوئی لین دین کا معاملہ ہو تو مرحوم کے وارثوں سے مشورہ کیجئے۔ نمازِ جنازہ کی نیت اور اس کا طریقہ بھی سن لیجئے۔ ”میں نیت کرتا ہوں اس جنازہ کی نماز کی، واسطے اللہ عزوجل کے، دعا اس میت کیلئے پیچھے اس امام کے۔“ اگر یہ الفاظ یاد نہ رہیں تو کوئی حرج نہیں، آپ کے دل میں یہ نیت ہونی ضروری ہے کہ ”میں اس میت کی نمازِ جنازہ پڑھ رہا ہوں“ جب امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے فوراً حسب معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور شتاء پڑھئے۔ دوسری بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہئے پھر نماز والا دُرُودِ ابراہیم پڑھئے۔ تیسری بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہئے اور بالغ کے جنازہ کی دُعاء پڑھئے (اگر نابالغ یا نابالغہ ہے تو اس کی دُعاء پڑھنے کا اعلان کرنا ہے) جب چوتھی بار امام صاحب اللہ اکبر کہیں تو آپ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو کھول کر لڑکا دیجئے اور امام صاحب کے ساتھ قاعدے کے مطابق سلام پھیر دیجئے۔

فیضانِ جمعہ



- 415 مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں 400 جمعہ کے معنی
- 417 دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب 402 شفا داخل ہوتی ہے
- 419 رُوحیں جمع ہوتی ہیں 403 دس دن تک بکراؤں سے حفاظت
- 426 غسلِ جمعہ کا وقت 406 غریبوں کا حج
- 428 چُپ چاپ خطبہ سُنتا فرض ہے 411 قبولیت کی گھڑی کون سی؟
- 430 پہلی اذان ہوتے ہیں کاروبار بھی ناجائز 414 200 سال کی عبادت کا ثواب

وَرَقِ اللّٰہِ

قُفِّلْ مَدِينَةَ

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بَقِي

فِيضَانِ حُمَّةٍ

اس رسالے میں۔۔۔۔

200 سال کی عبادت کا ثواب۔۔

دس دن تک بلاؤں سے حفاظت۔

غریبوں کا حج۔۔۔

غسّیل جمعہ کا وقت۔

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار ناجائز

روحیں جمع ہوتی ہیں۔۔

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب۔۔

ورق الیئے۔۔۔۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیطان سُستی دلائے گا مگر آپ یہ رسالہ
(۴۱ صفحات) پورا پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

فیضانِ جمعہ

جمعہ کو دُرود شریف پڑھنے کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رَحْمَتِ عَالَمِیَان، سردارِ دُوجہان محبوبِ رَحْمَنِ عَزَّوَجَلَّ

وَسَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَفْرَمَانِ بَرَكَاتِ نَشَانِ هِيَ، ”جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دو

سویار دُرودِ پاك پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعَاف ہوں گے۔

(کنز العُتال ج ۱ ص ۲۵۶ حدیث ۲۲۳۸ طبعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيب!

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ

نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے ہمیں **جُمُعَةُ الْمَبَارَكِ**

کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقد رے **جُمُعَةُ شَرِيفِ** کو بھی عام دنوں

کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ **جُمُعَةُ يَوْمِ عِيدِ** ہے، **جُمُعَةُ سَب**

دنوں کا سردار ہے، **جُمُعَةُ** کے روز جہنم کی آگ نہیں سلگائی جاتی، **جُمُعَةُ** کی

رات دوزخ کے دروازے نہیں کھلتے، **جُمُعَةُ** کو بروز قیامت دُہن کی طرح اٹھایا

جائیگا، **جُمُعَةُ** کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رتبہ پاتا اور عذابِ

قَبْرِ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ

المتان کے فرمان کے مطابق، ”**جُمُعَةُ** کو حج ہو تو اس کا ثواب ستر حج کے برابر

ہے، **جُمُعَةُ** کی ایک نیکی کا ثواب ستر گنا ہے (مُلَخَّصًا مَرَاة ج ۲ ص ۳۳۳، ۳۳۵)

(چونکہ اس کا شرف بہت زیادہ ہے لہذا) **جُمُعَةُ** کے روز گناہ کا عذاب

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ڈرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(بھی) ستر گنا ہے۔ (ایضاً ص ۲۳۶)

جُمُعَةُ الْمُبَارَكِ کے فضائل کے تو کیا کہنے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جُمُعَةَ

کے نام کی ایک پوری سورت، سورَةُ الْجُمُعَةِ نازل فرمائی ہے جو کہ قرآنِ کریم

کے ۲۸ ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سورَةُ الْجُمُعَةِ کی

آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ

لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا

الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ^①

جانو۔

(پ ۲۸ الجُمُعَة ۹)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر جس مرتبہ زُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

آقائے پہلا جمعہ کب ادا فرمایا

صدرُ الأفاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ

رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، حضورِ اکرم، نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو 12 ربیعُ الاول روزِ دو شنبہ (یعنی

پیر شریف) کو چاشت کے وقت مقامِ قباء میں اقامت فرمائی۔ دو شنبہ (پیر شریف)

سہ شنبہ (منگل) چہار شنبہ (بدھ) پنج شنبہ (جمعرات) یہاں قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد

رکھی۔ روزِ جمعہ مدینہ طیبہ کا عزم فرمایا، بنی سالم ابنِ عوف کے بطنِ وادی

میں جمعہ کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجد بنایا۔ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ

مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہاں جمعہ ادا فرمایا اور خطبہ فرمایا۔

(خزائنُ العرفان ص ۶۶۷ لاہور)

الحمدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج بھی اُس جگہ پر شاندار مسجدِ جمعہ قائم

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُز و د پڑھو تمہارا رُز و د مجھ تک پہنچتا ہے۔

ہے اور زائرینِ حُصولِ بَرَکت کیلئے اُس کی زیارت کرتے اور وہاں نوافل ادا کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار (سبِ مدینہ) کو بھی چند بار اُس مسجد شریف کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

میں مدینے تو گیا تھا یہ بڑا شرف تھا لیکن
کبھی لوٹ کر نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی

جُمُعہ کے معنی

مفسرِ فہمیر حکیمُ الْأَمْتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الملائک

فرماتے ہیں، چونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وجود میں مُجْتَمِعٌ (اکٹھی) ہوئی کہ

تکمیلِ خَلْقِ اِسی دن ہوئی نیز حضرت سیدنا آدم صَفِيُّ اللہِ عَلٰی نَبِیْنَاوَعَلَيْهِ الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَام

کی مِثْلِ اِسی دن جُمُعٌ ہوئی نیز اس دن میں لوگ جَمْعٌ ہو کر نمازِ جُمُعہ ادا کرتے

ہیں۔ ان وُجُوہ سے اِسے جُمُعہ کہتے ہیں۔ اسلام سے پہلے اہلِ عَرَبِ اِسے

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

عروبہ کہتے تھے۔

(میرا ج ۲ ص ۳۱۷)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سرکار نے کل کتنے جمعے ادا فرمائے؟

نبی کریم، رؤوف رحیم، محبوب ربِّ عظیم عزَّوَجَلَّ و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

نے تقریباً پانچ سو جمعے پڑھے ہیں اس لئے کہ جمعہ بعد ہجرت شروع ہوا جس کے بعد

دس سال آپ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصہ

میں جمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔

(میرا ج ۲ ص ۳۴۶)

دل پر مہر

اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ عزَّوَجَلَّ

و صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”جو شخص تین جمعے (کی نماز)

سُستی کے سبب چھوڑے اللہ عزَّوَجَلَّ اس کے دل پر مہر کر دیگا۔“

(المستدرک ج ۱، ص ۵۸۹ حدیث ۱۱۲۰، دار المعرفۃ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر ڈر و ڈر و پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

جمعہ فرضِ عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد (یعنی

تاکیدی) ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (دُرِّ مُخْتَارٍ مَعَ رَدِّ الْمُخْتَارِ ج ۳ ص ۳)

جمعہ کے عمامہ کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بنیاد ہے، ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ

کے دن عمامہ باندھنے والوں پر ڈر و ڈر و بھجتے ہیں۔“

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۳۹۴، حدیث ۳۰۷۵ دار الفکر بیروت)

شفا داخل ہوتی ہے

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے

ہیں کہ فرمایا، ”جو شخص جمعہ کے دن اپنے ناخن کاٹتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے بیماری

نکال کر شفاء داخل کر دیتا ہے“ (مصنّف ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۶۵ دار الفکر بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں جو کلمہ ایک بار پڑھا اس کتاب میں کلمہ ہے گا جسے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

دس دن تک بلاؤں سے حفاظت

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی

فرماتے ہیں: ”حدیثِ پاک میں ہے، جو جمعہ کے روز ناخن ترشوائے اللہ تعالیٰ اس کو دوسرے جمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس

دن تک (نذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، حدیث ۸۶۵، السلفیۃ بیروت) ایک روایت

میں یہ بھی ہے کہ جو جمعہ کے دن ناخن ترشوائے تو رحمت آئیگی گناہ جائیں

گے (تسنیۃ الشریعۃ المعروفۃ ج ۲ ص ۲۶۹، دارالکتب العلمیہ بیروت، بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۹۵

مدینۃ الرشید بریلی شریف) حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا جمعہ کے بعد افضل ہے۔

(درمختار معہ ردالمحتار ج ۹ ص ۵۸۱ ملتان)

رزق میں تنگی کا سبب

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جمعہ کے دن ناخن ترشوانا مستحب ہے ہاں اگر زیادہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے زُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر زُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا انتظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا

بڑا ہونا تنگیِ رزق کا سبب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۹۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

فرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بِنیاد ہے، ”جب جُمُعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر

دروازہ پر فرشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں،

جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اُونٹِ صَدَقَہ

کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صَدَقَہ

کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مثل ہے جو مینڈھا صَدَقَہ کرے، پھر

اس کی مثل ہے جو مرغی صَدَقَہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو اُٹھا صَدَقَہ کرے

اور جب امام (خطبہ کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمالِ ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں

اور آ کر خطبہ سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۱۲۷)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ بنتا ہے۔

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہان فرماتے ہیں، بعض علماء نے فرمایا کہ ملائکہ جمعہ کی طلوع فجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سورج ڈھلنے سے شروع ہوتے ہیں کیونکہ اسی وقت سے وقتِ جمعہ شروع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ فرشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اولاً سو آدمی ایک ساتھ مسجد میں آئیں تو وہ سب اول ہیں۔ (مراۃ ج ۲ ص ۳۴۵)

پہلی صدی میں جمعہ کا جذبہ

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ”پہلی صدی میں سحری کی وقت اور فجر کے بعد راستوں کو لوگوں سے بھرا ہوا دیکھا جاتا تھا وہ چراغ لیے ہوئے (نماز جمعہ کیلئے) جامع مسجد کی طرف جاتے گویا عید کا دن ہو، حتیٰ کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بدعت ظاہر ہوئی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زور و شریف پر صوم اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

وہ جامع مسجد کی طرف جلدی جانے کو چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حیا نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صبح سویرے جاتے ہیں نیز طلبگار ان دنیا خرید و فروخت اور حصولِ نفعِ دنیوی کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے!

(احیاء العلوم، ج ۱، ص ۲۴۶، دارصادر بیروت)

غریبوں کا حج

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

سرکارِ نامدار، بِإِذْنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، الْجُمُعَةُ حَجُّ الْمَسَاكِينِ وَ فِي رِوَايَةٍ حَجُّ

الْفُقَرَاءِ. یعنی ”جُمُعہ کی نماز مساکین کا حج ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم وطن (مکہ) پر وُزُو پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو، تم نے اللہ کے رسول ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ تم کو اللہ کے رسول بنا دے۔

جمعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۲۹۰ حدیث ۲۱۰۲۷، ۲۱۰۲۸، ۲۱۰۲۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جمعہ کیلئے جلدی نکلنا حج ہے

اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیدہ آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول

عَزَّوَجَلَّ وِصَلَى اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا نے ارشاد فرمایا، ”بلا شبہ تمہارے لئے

ہر جمعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے، لہذا جمعہ کی نماز کے

لئے جلدی نکلنا حج ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد عصر کی نماز کے لئے انتظار کرنا

عمرہ ہے۔“ (السنن الكبرى للبيهقي حديث ۵۹۸۰، ج ۳ ص ۳۴۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حج و عمرہ کا ثواب

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں،

” (نمازِ جمعہ کے بعد) عصر کی نماز پڑھنے تک مسجد ہی میں رہے اور اگر نماز

قرآنِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

مغرب تک ٹھہرے تو افضل ہے، کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجد میں (جمعہ ادا کرنے کے بعد وہیں رُک کر) نمازِ عصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے (وہیں رُک کر) مغرب کی نماز پڑھی اسکے لئے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ (راجیاء العلوم ج ۱ ص ۲۴۹، دارصادر بیروت) جہاں جمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو جامع مسجد بولتے ہیں۔

سب دنوں کا سردار

سرکارِ مدینہ، راحۃِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، **جُمُعَہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے نزدیک عیدُ الاضحیٰ اور عیدُ الفطر سے بڑا ہے، اس میں پانچ ^۵ خصلتیں ہیں:** (۱) اللہ تعالیٰ نے اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور (۲) اسی میں زمین پر اُنہیں اتارا اور (۳) اسی میں اُنہیں وفات دی اور (۴) اُس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زُرو دپاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

اُس وقت جس چیز کا سوال کرے گا وہ اُسے دیگا جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور (۵) اسی دن میں قیامت قائم ہوگی۔ کوئی مُقَرَّب فرشتہ و آسمان وزمین اور ہوا و پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ **جُمُعہ** کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

(مسند ابن ماجہ ج ۲ ص ۸ حدیث ۱۰۸۴ دارالمعرفة بیروت)

ایک اور روایت میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جُمُعہ کے دن صُبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی اور جن کے۔

(موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۱۵ حدیث ۲۴۶ دارالمعرفة بیروت)

دُعاء قبول ہوتی ہے

سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عنایت

نشان ہے، جُمُعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑھے۔

سے کچھ مانگے تو اللہ عزَّوَجَلَّ اسکو ضرور دے گا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۸۱)

عَصْر و مغرب کے درمیان ڈھونڈو

هُجُورٌ پُرْ نُورٍ، شَافِعِ يَوْمِ النُّشُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَأَمْرِ مَنِ انْطَرَقَ

ہے، ”جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عصر کے بعد

سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔ (ترمذی ج ۲ ص ۳۰ حدیث ۴۸۹ دارالفکر بیروت)

صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرتِ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں، قبولیتِ دعاء کی ساعتوں کے بارے میں دو قول قوی ہیں (۱) امام کے خطبہ

کیلئے بیٹھنے سے ختم نماز تک (۲) جمعہ کی پچھلی ساعت۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۶ مدیۃ المرشد بریلی شریف)

میرزا محمد مصطفیٰ (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

قبولیت کی گھڑی کون سی؟

مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الممان فرماتے ہیں، ہر رات میں روزانہ قبولیت دعا کی ساعت آتی ہے مگر دنوں میں صرف جمعہ کے دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالب یہ کہ دو خطبوں کے درمیان یا مغرب سے کچھ پہلے۔ ایک اور حدیث پاک کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں، اس ساعت کے متعلق علماء کے چالیس قول ہیں، جن میں دو قول زیادہ قوی ہیں، ایک دو خطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وقت کا۔

حکایت: حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت خود حجرے

میں بیٹھتیں اور اپنی خادمہ فضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو باہر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سپیدہ اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھاتیں۔

بہتر یہ ہے کہ اس ساعت میں (کوئی) جامع دعا مانگے جیسے یہ قرآنی دعا:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ترجمہ کنز الایمان: اے ہمارے رب، ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔ پ ۲، البقرہ (۲۰۱)

۲ ص
(مُلَخَّصاً رَاقِعاً ج ۱۹ ص ۳۱۹ تا ۳۲۵) دُعا کی نیت سے دُرُود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرُودِ پاک بھی عظیم الشان دُعاء ہے۔

افضل یہ ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اٹھائے

بلا زبان ہلائے دل میں دُعاء مانگی جائے۔

ہر جُمعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ رحمتِ بُنیاد ہے، جُمعہ کے

دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے

چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو، جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔

(مسند ابی یعلیٰ ج ۳ ص ۲۳۵ حدیث ۳۴۷۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

عذابِ قبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو روزِ جمعہ یا شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذابِ قبر سے بچا لیا جائیگا اور قیامت کے دن اس طرح آئیگا کہ اُس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۳ ص ۱۸۱ حدیث ۳۶۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جمعہ تا جمعہ گناہوں کی معافی

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انھیں ہٹا کر بیچ میں نہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار زُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بیٹھے اور جو نماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چُپ رہے اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اسِ جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائیگی۔
(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲۱)

200 سال کی عبادت کا ثواب

حضرت سیدنا صدیق اکبر و حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما
راویت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ منورہ، سلطانِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ”جو جمعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث ۲۰۰) اور جب نماز سے فارغ ہو تو اُسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (ایضاً حدیث ۲۹۲، ج ۱۸ ص ۱۳۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب تم مرتین (مہم اسلام) پر ڈر دو پاک پرصحتو مجھ پر بھی پرصحتو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

مرحوم والدین کو ہر جمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عزوجل و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پیر اور جمعرات کو اللہ عزوجل کے حضور

اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے

سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و

تائیش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے

والوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

(نوادراصول للترمذی ص ۲۱۳، دارصادر بیروت)

جمعہ کے پانچ خصوصی اعمال

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سرکارِ دو عالم

نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظّم

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

ہے، ”پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ عز و جل اُس کو جنتی لکھ دے گا (۱)

جو مریض کی عیادت کو جائے (۲) نمازِ جنازہ میں حاضر ہو (۳) روزہ رکھے،

(۴) (نمازِ جمعہ کو جائے اور (۵) غلام آزاد کرے۔“

(صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۱۹۱ حدیث ۲۷۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

جنت واجب ہوگئی

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطان

دو جہان شہنشاہ کون و مکان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

عالیشان ہے، ”جس نے جمعہ کی نماز پڑھی، اُس دن کا روزہ رکھا، کسی

مریض کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضر ہوا اور کسی نکاح میں شرکت کی

تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔“

(المعجم الکبیر، ج ۸ ص ۱۹۷ حدیث ۷۴۸۴ دار احیاء التراث بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔

صُرْفِ جُمُعَہ کا روزہ نہ رکھنے

تُھوِصِیَّت کے ساتھ تنہا جُمُعَہ یا صُرْفِ ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہ

تَنَزِیْہِی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمُعَہ یا ہفتہ آگیا تو کراہت

نہیں۔ مثلاً ۱۵ اشعبانُ الْمُعَظَّم، ۲۷ رَجَبُ الْمُرَجَّب وغیرہ۔ فرمانِ مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: ”جُمُعَہ کا دن تمہارے لئے عید ہے اس دن روزہ مت

رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۶)

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، روزہ

جُمُعَہ یعنی جب اس کے ساتھ پَنجَشَنَبَہ (یعنی جمعرات کا) یا شَنَبَہ (ہفتہ کا روزہ)

بھی شامل ہو، مروی ہوا، دس ہزار برس کے روزہ کے برابر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج ۱ ص ۶۵۳)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُز و رُود پڑھو تمہارا رُز و رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

جمعہ کو ماں باپ کی قبر پر حاضری کا ثواب

سرکارِ نامدار، دُعا عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشگوار ہے، جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو، اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔ (نوادراصول للترمذی، ص ۲۴ دار صادر بیروت)

قبرِ والدین پر یاسین پڑھنے کی فضیلت

هُورِ اکرم، نوزِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص روزِ جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یسین پڑھے بخش دیا جائے۔ (الکامیل لابن عدی ج ۵ ص ۱۸۰۱ دارالفکر بیروت)

تین ہزار مغفرتیں

سلطانِ حرمین، رحمتِ کوئین، نانائے کَسَنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمانِ باعثِ چین ہے، جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارتِ قبر کر کے

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ کھجور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

وہاں یسین پڑھے، یسین (شریف) میں جتنے حُرُف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمائے۔ (اتحاف السادة المتقين ج ۱۰ ص ۳۶۳ بیروت)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جمعہ شریف کو فوت شدہ والدین یا ان

میں سے ایک کی قبر پر حاضر ہو کر یسین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔

الحمد لله عزوجل یسین شریف میں 5 رکوع 83 آیات 729 کلمات اور

3000 حُرُوف ہیں اگر عند اللہ (یعنی اللہ عزوجل کے نزدیک) یہ گنتی دُرست ہے تو

ان شاء الله عزوجل **تین ہزار مغفرتوں کا ثواب ملیگا۔**

رُوحیں جمع ہوتی ہیں

جمعہ کے دن یا (جمعرات و جمعہ کی درمیانی) رات میں جو یسین

شریف پڑھے اس کی مغفرت ہو جائیگی۔ جمعہ کے دن رُوحیں جمع ہوتی ہیں

لہذا اس میں زیارتِ قبور کرنی چاہئے اور اس روز چھٹم نہیں بھڑکایا جاتا۔

(بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۴ مدینۃ الرشید بریلی شریف)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر ڈر و دپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”زیارتِ (قُبور) کا افضل وقت روزِ جمعہ بعد نمازِ صبح ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۵۲۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سُورَةُ الْكَهْفِ كِى فَضِيلَتِ

حضرت سیدنا عبداللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، نبی

رحمت، شفیعِ امت، شہنشاہِ نبوت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان

باعظمت ہے، ”جو شخص جمعہ کے روز سُورَةُ الْكَهْفِ پڑھے اُس کے قدم

سے آسمان تک نورِ بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جمعوں

کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔“

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

دُونوں جُمعہ کے درمیان نور

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور سرِ اِپا

نور، فیضِ گنجور، شاہِ غیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ نورِ علیٰ نور ہے، ”جو شخص

بروزِ جمعہ سُورَةُ الْكَهْفِ پڑھے اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان نور

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

روشن ہوگا۔“ (الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۹۷ دارالکتب العلمیہ بیروت)

کعبہ تک نور

ایک روایت میں ہے، ”جو سورۃ الکہف شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور

جمعہ کی درمیانی شب) پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا۔“

(سنن الدارمی ج ۲ ص ۵۴۶ حدیث ۳۴۰۷ کراتشی)

سورۃ حم الدُّخان کی فضیلت

حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور سر اپنا

نور، فیض گنجور، شاہِ غمیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے، ”جو شخص

بروزِ جمعہ یا شبِ جمعہ سورۃ حم الدُّخان پڑھے اس کے لیے اللہ عزوجل جنت

میں ایک گھر بنائے گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۸۰۲۶ ج ۸ ص ۲۶۴ دار احیاء

التراث بیروت) ایک روایت ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۴۰۷ حدیث ۲۸۹۸ دارالفکر بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کا استغفار

امامُ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ جنابِ
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے، جو شخص شبِ جمعہ کو
سورۃ لحم الدُّخَانِ پڑھے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔“

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۴۰۶ حدیث ۲۸۹۷ دارالفکر بیروت)

سارے گناہ مُعَاف

حضرت سیدنا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سلطانِ
دُجَّانِ، شہنشاہِ کون و مکان، رَحْمَتِ عَالَمِيَانِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت
نشان ہے، ”جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَآتُوْبُ إِلَيْهِ پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ
سُْمَدِ رِکْبَتِي جھاگ سے زیادہ ہوں۔“

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۳۸۰ حدیث ۳۰۱۹ دارالفکر بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

نمازِ جمعہ کے بعد

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۲۸ سورۃ الجُمُعہ کی آیت نمبر ۱۰ میں

ارشاد فرماتا ہے:-

ترجمہ کنزالایمان: ”پھر جب نمازِ

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ

(جمعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور

فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ

اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد

وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

کر و اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔“

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ^(۱۰)

(پ ۲۸، الجمعہ ۱۰)

صدرُ الأفاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ

رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت تفسیرِ خزانِ العرفان میں فرماتے ہیں، اب (یعنی

نمازِ جمعہ کے بعد) تمہارے لیئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

طلبِ علم یا عیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ علماءِ اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو۔

مجلسِ علم میں شرکت

نمازِ جمعہ کے بعد مجلسِ علم میں شرکت کرنا مستحب ہے (تفسیر مظہری

ج ۹ ص ۱۸ لاہور) چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمانِ عالیشان

ہے: ”اس آیت میں (فَقَطُّ) خرید و فروخت اور کسبِ دُنیا مُراد نہیں بلکہ طلبِ علم،

بھائیوں کی زیارت، بیماروں کی عیادت، جنازہ کے ساتھ جانا اور اس طرح کے

کام ہیں۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۱۹۱ انتشارات گنجینہ: تہران)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ادائیگی جمعہ واجب ہونے کے لئے

گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی معدوم (کم) ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مردِ عاقل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل ہے۔ نابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں۔

(درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۲۶ تا ۲۹)

”یا غوثِ الأعظم“ کے گیارہ حروف کی نسبت سے جمعہ فرض ہونے کی ۱۱ شرائط

(۱) شہر میں مقیم ہونا (۲) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض

سے مراد وہ ہے کہ مسجدِ جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے

گا یا دیر میں لہجھا ہوگا۔ شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے (۳) آزاد ہونا، غلام پر

جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے (۴) مرد ہونا (۵) بالغ ہونا (۶) عاقل

ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں

عقل و بلوغ شرط ہے (۷) انھیارا ہونا (۸) چلنے پر قادر ہونا (۹) قید میں نہ ہونا

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے ڈر دو، پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر ڈر دو، پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

(۱۰) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) مینہ یا آندھی یا اولے یا

سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔ (ایضاً)

جن پر نماز فرض ہے مگر کسی شرعی عذر کے سبب جمعہ فرض نہیں، اُن کو

جمعہ کے روز ظہر مُعاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

جمعہ کی سنتیں

نمازِ جمعہ کے لئے اول وقت میں جانا، سواک کرنا، اچھے اور

سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مُسْتَحَب ہے اور

غُسل سنت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹)

غُسلِ جمعہ کا وقت

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں،

بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ غُسلِ جمعہ نماز کیلئے مسنون

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ زُور و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

ہے نہ کہ جُمُعہ کے دن کیلئے۔ جن پر جُمُعہ کی نماز نہیں اُن کیلئے یہ غسل سنت نہیں، بعض علمائے کرام رَجْمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ جمعہ کا غسل نمازِ جُمُعہ سے قریب کر دینی کہ اس کے وضو سے جُمُعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غسلِ جُمُعہ کا وقت طلوعِ فجر سے شروع ہو جاتا ہے (مرآة ص ۳۳۴) معلوم ہوا عورت اور مسافر وغیرہ جن پر جُمُعہ واجب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جُمُعہ بھی سنت نہیں۔

غسلِ جُمُعہ سنتِ غیرِ مُؤکدہ ہے

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، نمازِ جُمُعہ کیلئے غسل کرنا سننِ زوائد سے ہے اس کے ترک پر عتاب (یعنی ملامت) نہیں۔

(درمختار مع ردالمختار ج ۱ ص ۳۰۸)

خطبہ میں قریب رہنے کی فضیلت

حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

حضور سرِ اِپا نور، فیضِ گنجور، شاہِ غیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لئے کہ آدمی جس قدر دُور رہے گا اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان) جنت میں داخل ضرور ہوگا۔“

(ابوداؤد ج ۱ ص ۴۱۰، حدیث ۱۱۰۸ دار احیاء التراث العربی بیروت)

تو جمعہ کا ثواب نہیں ملے گا

جو جمعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو بوجھ اٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ ”چپ رہو“ تو اُسے جمعہ کا ثواب نہ ملے گا۔

(مسندِ امام احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۴۹۴ حدیث ۲۰۲۳)

چپ چاپ خطبہ سننا فرض ہے

جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا، سلام و جواب وغیرہ یہ سب

سرکارِ مدینہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرو پاک نہ پڑھے۔

خُطْبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ نیکی کی دعوت دینا بھی۔ ہاں خطیب نیکی کی دعوت دے سکتا ہے۔ جب خُطْبہ پڑھے، تو تمام حاضرین پر سننا اور چُپ رہنا فرض ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خُطْبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چُپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔

(درمختار مع ردالمختار ج ۳ ص ۳۵، ۳۶)

خُطْبہ سُننے والا دُرو دشریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین

دل میں دُرو دشریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اُس وقت اجازت نہیں، یونہی

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ذکرِ پاک پر اُس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہم زبان سے کہنے کی

(ایضاً ص ۳۲)

اجازت نہیں۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو لوگوں میں وہ کبوتریٰ ترین شخص ہے۔

خطبہ نکاح سننا واجب ہے

خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خطبہ

عیدین و نکاح وغیرہما۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۲)

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نماز جمعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شروع

کر دینا) واجب ہے اور بیع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعیٰ

کوشش کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر

خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور

کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ

فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لئے اطمینان

ووقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۳۸)

آج کل علمِ دین سے دوری کا دور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے دُرُودِ شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔

خطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کر کے کئی گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں لہذا مَدَنی التجاء ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جُمُعہ کو خطیب قبل از اذانِ خطبہ منبر پر چڑھنے سے پہلے یہ اعلان کرے:

”بِسْمِ اللّٰهِ“ کے سات حُرُوف کی

نسبت سے خُطْبَہ کے 7 مَدَنی پھول

مدینہ حدیثِ پاک میں ہے، ”جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں

پھلانگیں اُس نے جہنم کی طرف پُل بنایا (ترمذی ج ۲ ص ۴۸ حدیث ۵۱۳)

دار الفکر بیروت) اِس کے ایک معنی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنم

میں داخل ہونگے۔

مدینہ خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا سنتِ صحابہ ہے (ملخص از مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲)

مدینہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، دوزانو بیٹھ کر خطبہ سنے، پہلے

خطبہ میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر ہاتھ رکھے تو ان شاء اللہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

عَزَّوَجَلَّ دُورِ کَعْتِ کا ثواب ملیگا۔ (میراۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۳۸)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فرماتے

ہیں، ”خطبے میں حُضُورِ اقدس صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر دل

میں دُرُود پڑھیں کہ زَبان سے سُلُوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۶۵ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

”دُرِّ مَحْتَار“ میں ہے، خطبہ میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سَبْحِ اللہِ

کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔

(دُرِّ مَحْتَار مَعْرَدُ الْمُحْتَار ج ۳ ص ۳۵)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بحالتِ خطبہ چلنا حرام

رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی

ہے۔ یہاں تک علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ

شروع ہو گیا تو مسجد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار رُز وِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خطبہ میں کوئی عمل روا (یعنی جائز) نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۳۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ﷺ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ”خطبہ میں کسی طرف گردن

پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔“ (ایضاً)

جُمُعہ کی امامت کا اہم مسئلہ

ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کی بالکل توجہ نہیں وہ یہ ہے

کہ جُمُعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جُمُعہ قائم کر لیا اور

جس نے چاہا پڑھا دیا یہ ناجائز ہے اس لئے کہ جُمُعہ قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اُس

کے نائب کا کام ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے سے بڑا

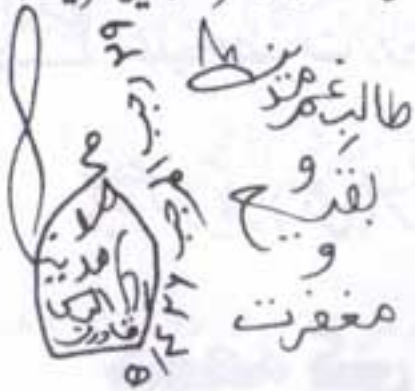
فقہیہ (عالم) سنی صحیح العقیدہ ہو۔ وہ احکامِ شرعیہ جاری کرنے میں سلطان

اسلام کا قائم مقام ہے لہذا وہی جُمُعہ قائم کرے، بغیر اُس کی اجازت کے (جُمُعہ)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں جو بھی ۱۱۱۱ کلمہ لکھا وہ تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا جتنے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

نہیں ہو سکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا

جمعہ کہیں ثابت نہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۹۰ مدینۃ الرشید بریلی شریف)



صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے بدل بدل کر سٹنوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

نمازِ عید کا طریقہ



- 442 عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟ 437 دل زعدہ رہے گا
- 443 عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟ 437 جنت واجب ہو جاتی ہے
- 443 عید کے خطبے کے احکام 438 نمازِ عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت
- 444 عید کی 20 سنتیں اور آداب 438 نمازِ عید کیلئے آنے کی سنت
- 446 بقر عید کا ایک مستحب 440 نمازِ عید کس پر واجب ہے؟
- 447 تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول 441 نمازِ عید کا وقت

وَرَقِ اللّٰتِ

نمازِ عید کا طریقہ (حنفی)

(عید الفطر، بقر عید)

اس رسالے میں ---

عید کی ادھوری جماعت ملی تو؟

عید کی جماعت نہ ملی تو؟

دل زندہ رہیگا

تکبیر تشریق کے 8 مدنی پھول

عید کے مستحبات

ورق ایٹئے ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیطان لاکھ روکے یہ رسالہ (۱۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ،
ان شاء اللہ عزوجل اس کے فوائدِ خود ہی دیکھ لیں گے۔

نمازِ عید کا طریقہ (نئی)

دُرود شریف کی فضیلت

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار، محبوب پروردگار عزوجل و
صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ سو بار دُرود
شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا سترِ آخرت کی اور
تیس دنیا کی۔
(تفسیر در مشور ج ۶ ص ۶۵۴ دار الفکر بیروت)

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ!

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

دل زندہ رہے گا

تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان

ہے، جس نے عیدین کی رات (یعنی شبِ عیدِ الفطر اور شبِ عیدِ الاضحیٰ) طلبِ ثواب

کیلئے قیام کیا (یعنی عبادت میں گزارا) اُس دن اُس کا دل نہیں مرے گا، جس دن

لوگوں کے دل مر جائیں گے۔ (ابن ماجہ حدیث ۱۷۸۲ ج ۲ ص ۳۶۵)

جنت واجب ہو جاتی ہے

ایک اور مقام پر حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے، فرماتے ہیں، جو پانچ راتوں میں شبِ بیداری کرے (یعنی جاگ کر عبادت

میں گزارے) اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ ذی الحجہ شریف کی

آٹھویں، نویں اور دسویں رات (اس طرح تین راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی عیدِ الفطر

کی رات، پانچویں شعبان المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شبِ براءت)۔

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ج ۲ ص ۹۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک ذرہ روپاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

نہاڑ عید کیلئے جانے سے قبل کی سنت

حضرت سیدنا بزرگیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور، شافع

مَحْشَر، مدینے کے تاجور، بِاَذْنِ رَبِّ الْكَبْرِيِّوں سے باخبر، محبوبِ داؤر عزوجل و صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے

تھے اور عیدِ اضحیٰ کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو

جاتے۔ (ترمذی رقم الحدیث ۵۴۲ ج ۲ ص ۷۰ طبعہ دار الفکر بیروت) اور ”بخاری کی

روایت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ عید الفطر کے دن

تشریف نہ لے جاتے جب تک چند گھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور وہ طاق

ہوتیں۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۴)

نہاڑ عید کیلئے آنے کی سنت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ،

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

سُرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عید کو (نماز عید کیلئے) ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔

(ترمذی رقم الحدیث ۵۴۱ ج ۲ ص ۶۹ دار الفکر بیروت)

نماز عید کا طریقہ (حنفی)

پہلے اس طرح نیت کیجئے: ”میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز

عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عزوجل کے،

پچھے اس امام کے، پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر حسب معمول

ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ہٹا پڑھئے۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر

کہتے ہوئے لٹکا دیجئے۔ پھر ہاتھ کانوں تک اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر لٹکا دیجئے۔

پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیے اور اللہ اکبر کہہ کر باندھ لیجئے یعنی پہلی تکبیر کے بعد

ہاتھ باندھئے اس کے بعد دوسری اور تیسری تکبیر میں لٹکائیے اور چوتھی میں ہاتھ

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر زُرد پڑھو تمہارا زُرد مجھ تک پہنچتا ہے۔

باندھ لیجئے۔ اس کو یوں یاد رکھئے کہ جہاں قیام میں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھنے ہیں اور جہاں نہیں پڑھنا وہاں ہاتھ لٹکانے ہیں

(ماخوذ از ذرِ مختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۶۶) پھر امام تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ آہستہ پڑھ کر

الحمد شریف اور سُورۃ جہر (یعنی بلند آواز) کیساتھ پڑھے، پھر رُکوع کرے۔

دوسری رَکْعَت میں پہلے الحمد شریف اور سُورۃ جہر کے ساتھ پڑھے، پھر تین بار

کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہئے اور ہاتھ نہ باندھئے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے

اللہ اکبر کہتے ہوئے رُکوع میں جائیے اور قاعدے کے مطابق نماز مکمل کر لیجئے۔

ہر دو تکبیروں کے درمیان تین بار "سُبْحٰنَ اللّٰہ" کہنے کی مقدار چپ کھڑا رہنا

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

ہے۔

نماز عید کس پر واجب ہے؟

عیدین یعنی (عید الفطر اور بقرہ عید) کی نماز واجب ہے (فتاویٰ عالمگیری

ج ۱ ص ۱۴۹) مگر سب پر نہیں صرف اُن پر جن پر جمعہ واجب ہے (الہدایۃ معہ فتح

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر صبح اور دوں مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

القدر ج ۲ ص ۳۹) عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۶ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عید کا خطبہ سنت ہے

عیدین کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کی، صرف اتنا فرق ہے

کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ جمعہ کا خطبہ قبل از نماز

ہے اور عیدین کا بعد از نماز۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۳)

نماز عید کا وقت

ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے (یعنی

طلوع آفتاب کے ۲۰ منٹ کے بعد) سے ضحوة کبریٰ یعنی نصف النہار

شرعی تک ہے (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۵ ملتان) مگر عید الفطر میں دیر کرنا اور

عید الاضحیٰ جلد پڑھنا مستحب ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۱۴)

فرمانِ مصطفیٰ: (سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

عید کی اُدھوری جماعت ملی تو.....؟

پہلی رَکعت میں امام کے تکبیریں کہنے کے بعد مُقتدی شامل ہوا تو اسی وقت (تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ مزید) تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رُکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہہ لے اور اگر امام کو رُکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رُکوع میں پالیگا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رُکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رُکوع میں جائے اور رُکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رُکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں (یعنی بقیہ تکبیریں اب نہ کہے) اور اگر امام کے رُکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) جب اپنی (بقیہ) پڑھے اُس وقت کہے۔ اور رُکوع میں جہاں تکبیر کہنا بتایا گیا اُس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رَکعت میں شامل ہوا تو

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا ہے گا لڑنے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

پہلی رَکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فُوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اُس وقت کہے۔ دوسری رَکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے فہما (یعنی تو بہتر)۔ ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رَکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

(ماخوذ از دُرِّ مختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۵۷، ۵۶، ۵۵)

عید کی جماعت نہ ملی تو کیا کرے؟

امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شامل ہی نہ ہو اٹھایا شامل تو ہوا مگر اُس کی نماز فاسد ہوگئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے پڑھ لے ورنہ (بغیر جماعت کے) نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رَکعت چاشت کی نماز پڑھے۔

(دُرِّ مختار ج ۳ ص ۵۸، ۵۹)

عید کے خطبے کے احکام

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ یہاں بھی مکروہ۔ صرف دو

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُردِ پاک پڑھے، تمہارا مجھ پر دُردِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جُمُعہ کے پہلے خطبہ سے پیشتر خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے پیشتر 9 بار اور دوسرے کے پہلے 7 بار اور منبر سے اترنے کے پہلے 14 بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جُمُعہ میں نہیں۔

(دُرِّ مختار ج ۳ ص ۵۷، ۵۸، بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۰۹ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

اس مبارک مصرع، ”دید و عیدی میں غم مدینے کا“ کے بیس
حروف کی نسبت سے عید کی 20 سنتیں اور آداب
عید کے دن یہ امور مُسْتَحَب ہیں:

- (۱) حجامت بنوانا (مگر زلفیں بنوائے نہ کہ انگریزی بال) (۲) ناخن ترشوانا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (یہ اس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے) (۵) اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوتو نئے ورنہ دھلے ہوئے (۶) خوشبو لگانا (۷) انگوٹھی پہننا (جب کبھی انگوٹھی پہنے تو اس بات کا خاص خیال رکھے کہ صرف ساڑھے

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ زور و شریف پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

چار ماشہ سے کم وزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنئے۔ ایک سے زیادہ نہ پہنئے اور اس ایک انگوٹھی میں بھی نگینہ ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں، بغیر نگینے کی بھی مت پہنئے۔ نگینے کے وزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی کا پھلہ یا چاندی کے بیان کردہ وزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات کی انگوٹھی یا پھلہ مرد نہیں پہن سکتا۔ (۸) نماز فجر مسجد محلہ میں پڑھنا (۹) عید الفطر کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین^۳، پانچ^۵، سات^۷ یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالیجئے۔ اگر نماز سے پہلے کچھ بھی نہ کھایا تو گناہ نہ ہو مگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب (لامت) کیا جائے گا (۱۰) نماز عید، عید گاہ میں ادا کرنا (۱۱) عید گاہ پیدل چلنا (۱۲) سواری پر بھی جانے میں خرچ نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کیلئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی پر سواری پر آنے میں خرچ نہیں (۱۳) نماز عید کیلئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (۱۴) عید کی نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا (افضل تو یہی ہے مگر عید کی نماز سے قبل نہ دے سکے تو بعد میں دیدتجئے) (۱۵) خوشی ظاہر کرنا (۱۶) کثرت سے صدقہ دینا (۱۷) عید گاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر زود شریف پڑھا اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

نگاہ کئے جانا (۱۸) آپس میں مبارک باد دینا (۱۹) بعد نماز عید مُصَافِحَہ (یعنی ہاتھ ملانا) اور مُعَانَقَہ (یعنی گلے ملنا) جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مسرت ہے۔ (الحدیقۃ الندیہ ج ۲ ص ۱۵۰، مسوی ج ۲ ص ۲۲۱) مگر اَمْرِدِ خوبصورت سے گلے ملنا محلِ فتنہ ہے (۲۰) عیدِ الفِطْرِ (یعنی میٹھی عید) کی نماز کیلئے جاتے ہوئے راستے میں آہستہ سے تکبیر کہیں اور نمازِ عیدِ اضحٰی کیلئے جاتے ہوئے راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہیں۔ تکبیر یہ ہے:-

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لِلَّهِ الْحَمْدُ
ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔

بَقْرِ عِيدِ كَا اِيك مُسْتَحَب

عیدِ اضحٰی (یعنی بقرِ عید) تمام احکام میں عیدِ الفِطْرِ (یعنی میٹھی عید) کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے، مثلاً اس میں (یعنی بقرِ عید

فرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جب تم زمین (شہم اسلام) پر زور پاک پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔

میں) مُسْتَحَب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے چاہے قُرْبَانِی کرے یا نہ کرے اور اگر کھا لیا تو گراہت بھی نہیں۔

”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کے آٹھ حُرُوف کی نسبت

سے تکبیر تشریق کے ۸ مَدَنی پھول

(۱) نوں ذُو الْحَجَّةِ الْحَرَامِ کی فُجْر سے تیرھویں کی عَصْر تک پانچوں

وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک

بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار اَفْضَل (تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۲۷)

اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے، اللَّهُ أَكْبَرُ ط اللَّهُ أَكْبَرُ ط لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ ط اللَّهُ أَكْبَرُ ط وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ط (تنویر الابصار معہ ردالمحتار ج ۳ ص ۷۱)

(۲) تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً کہنا واجب ہے۔ یعنی جب

تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اُس پر نماز کی بنا نہ کر سکے (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۲)

مثلاً اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قَصْدٌ اَوْ ضَوْتُوْذ دیا یا چاہے بھول کر ہی کلام کیا تو تکبیر

ساقط ہوگئی اور بلا قَصْدٍ وَّ ضَوْتُوْذ گیا تو کہہ لے (دُرْمَخْتَارُ، ردالمحتار ج ۳ ص ۷۳)

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

(۳) تکبیر تشریق اُس پر واجب ہے جو شہر میں مُقیم ہو یا جس نے اِس مُقیم کی

اِتِّدَا کی۔ وہ اِتِّدَا کرنے والا چاہے مسافر ہو یا گاؤں کا رہنے والا اور اگر اس کی

اِتِّدَا نہ کریں تو ان پر (یعنی مسافر اور گاؤں کے رہنے والے پر) واجب نہیں (درمختار،

ردالمحتار ج ۳ ص ۷۴) (۴) مُقیم نے اگر مسافر کی اِتِّدَا کی تو مُقیم پر واجب ہے اگرچہ

اِس مسافر امام پر واجب نہیں (درمختار، ردالمحتار ج ۳ ص ۷۳) (۵) نفلِ سُنَّت اور

وِثْر کے بعد تکبیر واجب نہیں (اِیضاً) (۶) جُمُعَہ کے بعد واجب ہے اور نمازِ

بَقْر (عید کے بعد بھی کہہ لے (اِیضاً) (۷) مَسْبُوق (جس کی ایک یا زائد رکعتیں فوت

ہوئی ہوں) پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیرے اُس وقت کہے (نیسیں

الحقائق ج ۱ ص ۲۲۷) (۸) مُنْفَرِد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) پر واجب نہیں (غنیۃ

المستملی ص ۵۲۶ مذہبی کتب خانہ) مگر کہہ لے کہ صَاحِبِیْنَ رَجَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے

نزدیک اِس پر بھی واجب ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۱۱۱ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

(عید کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سُنَّت کے باب ”فیضانِ

رَمَضَانَ“ سے فیضانِ عیدِ الفِطْرِ کا مطالعہ فرمائیے۔)

مرمان مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار زور و پاک پڑھا اس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔

اے ہمارے پیارے اللہ عز و جل، ہمیں عید سعید کی خوشیاں سنّت

کے مطابق منانے کی توفیق عطا فرما۔ اور ہمیں حج شریف اور دیارِ مدینہ و تاجدارِ

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دید کی حقیقی عید بار بار نصیب فرما۔

امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَالْبِ عَمْدِ مَبِيحِ

تری جبکہ دید ہوگی جیسی میری عید ہوگی بفتح

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مرے خواب میں تو آنا مدنی مدینے والے

۱۴۲۶

ص

یہ رسالہ پڑھ کر دوسرے کو دیدیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوس میلاد وغیرہ

میں مکتبہ المدینہ کے شائع کردہ رسائل تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہوں کو بہ

نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول

بنائیے، اخبار فروشوں یا بچوں کے ذریعے اپنے محلہ کے گھر گھر میں وقفہ وقفہ سے

بدل بدل کر سنتوں بھرے رسائل پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑھے۔

حِفْظُ بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفْظِ قرآنِ کریم کا ثوابِ عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفْظِ کرنا آسان، مگر عمر بھر اس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حِفْظِ و حافظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازماً تلاوت کر لیا کریں۔ جو حِفْظِ رَمَضانِ الْمُبَارَكِ کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصَلِّی سنانے کیلئے منزلِ پکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ مَعَاذِ اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بُھلانے کا جو گناہ ہو اُس سے سچی توبہ کرے۔

جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قیامت اندھا اٹھایا

جائیگا۔ (ماخذ: پ ۱۶ ظہ ۱۲۵، ۱۲۶)

فَرَامِینِ مِصْطَفٰی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

میری امت کے ثواب میرے حضور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری امت کے گناہ میرے حضور پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک

مرسل مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

سُورَتِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمْ الۡيَمَّ وَرِجَالَكُمْ لِطُغْيٰنِكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُوْنَ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے

کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد حدیث ۱۴۷۴)

قیامت کے دن میری اُمت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ

ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآنِ پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اسے

بھلا دیا۔ (کنز العمال ح ۲۸۴۶)

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

فرماتے ہیں، ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا غرّو جَلّ ایسی ہمت بخشے اور

وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اس (حفظ قرآن پاک) کی جانتا اور جو ثواب

اور ذرّجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو

اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے

اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب

جو اس پر موعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروز قیامت اندھا کوڑھی

اُٹھنے سے نجات پائے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعاء کی فضیلت

- شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کسی مجلس میں بیٹھا پس اس نے کثیر گفتگو کی تو اس مجلس سے اُٹھنے سے پہلے کہے،

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا

اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝

تو بخش دیا جائے گا جو اس مجلس میں ہوا۔ (جامع الترمذی کتاب الدعوات ص ۶۵۵)

بھلائی کی مہر اور گناہ معاف

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو و بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو یہ دعاء کسی مجلس سے اُٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے تو اس کی خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔ اور جو مجلس خیر و مجلس ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے خیر (یعنی بھلائی) پر مہر لگادی جائے گی۔ وہ دعایہ ہے:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝

(ابو داؤد شریف کتاب الادب ص ۶۶۷)

ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ عزوجل تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔

دعائے عطار | یارب مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو کوئی اجتماع، درس، مدنی قافلہ کے حلقے اور دینی و دنیوی میٹنگ کے اختتام پر حسب حال یہ دعاء پڑھے اور موقع پا کر پڑھوانے کی عادت بنائے اس کو جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس عنایت کر اور مجھ پانی و بدکار گنہگاروں کے سردار کے حق میں بھی یہ دعاء قبول فرما۔ امیں بحاجہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ملنے کا پنا: مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی اور اس کی تمام شاخیں۔

مَدَنی وَصِیَّتِ نَامَہ

جَنَّتِ الْبَقِیْعِ شَرِیْفِ كَا اِیْمَانِ افْرُوزِ مَنظَرِ

- 465 کفن کی تفصیل 454 مدینہ منورہ سے 40 چالیس وصیتیں
- 466 غسل میت کا طریقہ 465 وصیت باعث مغفرت
- 467 مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ 465 طریقہ تجھیز و تکفین
- 467 عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ 465 مرد کا مسنون کفن
- 468 بعد نماز جنازہ تدفین 465 عورت کا مسنون کفن

وَرَقِ اللّٰہِ

مدنی وصیت نامہ

مع کفن دفن کے احکامات

اس رسالے میں ---

وصیت باعث مغفرت

مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

طریقہ تجہیز و تکفین

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

ورق الیئہ ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَرْبَعِينَ وَصَايَا مِنَ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ إِنْ وَقَّتَ نَمَازِ فَجْرِكَ بَعْدَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ

الشَّرِيفِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي بَيْتِهِ كَرَّرَ "أَرْبَعِينَ وَصَايَا

مِنَ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ" (یعنی مدینہ منورہ سے چالیس وصیتیں) تحریر

کر نیکی سعادت حاصل کر رہا ہوں، آہ! صد آہ!

آج میری مدینہ منورہ کی حاضری کی آخری صبح ہے، سورج روضہ محبوب علی

صاحبہا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر عرض سلام کے لئے حاضر ہوا چاہتا ہے، آہ! آج رات تک

اگر جَنَّتِ الْبَقِيعِ میں مدفن کی سعادت نہ ملی تو مدینے سے جدا ہونا پڑ جائے گا۔ آنکھ

اشکبار ہے، دل بیقرار ہے، ہائے!

افسوس چند گھڑیاں طیبہ کی رہ گئی ہیں

دل میں جدائی کا غم طوفان مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے، ہجر مدینہ کی جاں سوز فکر نے سراپا تصویرِ غم بنا کر رکھ دیا ہے،

ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تبسم کسی نے چھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چھوٹ جائے گا، دل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سوئے وطن روانگی کے لمحات ایسے جانگزا ہوتے ہیں گویا، کسی شیرِ خوار بچے کو اُس کی ماں کی گود سے چھین لیا گیا ہو اور وہ روتا ہوا نہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مُڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہو کہ شاید ماں ایک بار پھر بلالے گی..... اور شفقت کے ساتھ گود میں چھپالے گی..... اپنے سینے سے چمٹالے گی..... مجھ لوری سنا کر اپنی مامتا بھری گود میں میٹھی نیند سلا دے گی..... آہ!

میں شکستہ دل لے بوجھل قدم رکھتا ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

چل پڑا ہوں یا شہنشاہِ مدینہ الوداع

اب شکستہ دل کے ساتھ ”چالیس وصایا“ عرض کرتا ہوں، میرے یہ وصایا

”دعوتِ اسلامی“ سے وابستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف

بھی ہیں نیز میری اولاد اور دیگر اہل خانہ بھی ان وصایا پر ضرور توجہ رکھیں۔

زہے قسمت! مجھ پاپی و بدکار کو مدینہ پر انوار میں، وہ بھی سایہ سبز سبز گنبد و مینار

میں، اے کاش! جلوہ سرکارِ نامدار، شہنشاہِ ابرار، شفیعِ روزِ شمار، محبوبِ پروردگار، احمد

مختار، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، میں شہادت نصیب ہو جائے اور جنت البقیع میں دوگز

زمین میسر آئے اگر ایسا ہو جائے تو دونوں جہاں کی سعادتیں ہی سعادتیں ہیں۔ آہ!
ورنہ جہاں مقدر.....

مدینہ ۱ اگر عالم نزع میں پائیں تو اس وقت کا ہر کام سنت کے مطابق کریں،
چہرہ قبلہ رو اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سیدھے کریں۔ یاسین شریف بھی
سنائیں اور امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی لکھی ہوئی
نعتیں بھی کہ ان کا کلام عین شریعت کے مطابق بلکہ ہر شعر قرآن
و حدیث اور اقوال بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی شرح و تفسیر ہے۔

مدینہ ۲ بعد قبض روح بھی ہر ہر معاملے میں سنتوں کا لحاظ رکھیں، مثلاً تجمیز و تکفین وغیرہ
میں تعجیل (یعنی جلدی) کرنا کہ زیادہ عوام کٹھنی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا
سنت نہیں۔ بہار شریعت حصہ ۴ میں بیان کئے ہوئے احکام پر عمل کیا جائے۔
مدینہ ۳ قبر کی ساز و غیرہ سنت کے مطابق ہو اور لحد بنائیں کہ سنت ہے۔

مدینہ ۴ قبر کی اندرونی دیواریں جوں کی توں ہوں، آگ کی چکی ہوئی اینٹیں

۱۔ قبر کی دو قسمیں ہیں (۱) صندوق: (۲) لحد: لحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میت رکھنے کیلئے
جانب قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں
مٹھایا نہیں۔ یاد رہے لحد میں بھی صندوق ہی کی طرح اوپر سے تختہ وغیرہ لگانا ہوگا ہو سکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ
سلیب اندرونی حصہ میں ترچھی کر کے لگا لو مگر اس کی بات نہ مانی جائے۔

- استعمال نہ کی جائیں۔ اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندرونی حصہ کو مٹی کے گارے سے اچھی طرح لپ دیا جائے۔
- ۵ مدینہ ممکن ہو تو اندرونی تختے پر یاسین شریف، سورۃ الملک اور زود تاج پڑھ کر دم کر دیا جائے۔
- ۶ مدینہ کفن مسنون خود سنگِ مدینہ کے پیسوں سے ہو۔ حالتِ فقر کی صورت میں کسی صحیح العقیدہ سنی کے مالِ حلال سے لیا جائے۔
- ۷ مدینہ غسل باریش، با عمامہ و پابند سنتِ اسلامی بھائی عین سنت کے مطابق دیں (ساداتِ کرام اگر گندے و جو دو کو غسل دیں تو سنگِ مدینہ اسے اپنے لئے بے ادبی تصور کرتا ہے)
- ۸ مدینہ غسل کے دوران بسترِ عورت کی مکمل حفاظت کی جائے اگر ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت کتھی یا کسی گہرے رنگ کی ڈوموٹی چادریں اڑھادی جائیں تو غالباً بستر چمکنے کا احتمال جاتا رہے گا۔ ہاں پانی جسم کے ہر حصہ پر بہنا لازمی ہے۔
- ۹ مدینہ کفن اگر آبِ زم زم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے ترک کیا ہوا ہو تو سعادت ہے۔ کاش! کوئی سپہ صاحب سر پر سبز عمامہ شریف سجادیں۔

مدینہ ۱۰ بعد غسل، کفن میں چہرہ چھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر اَنْكُشْتِ شہادت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھیں۔

مدینہ ۱۱ اسی طرح سینے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مدینہ ۱۲ دل کی جگہ پر یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مدینہ ۱۳ ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر یا غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا

امام ابا حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یا شیخ ضیاء الدین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شہادت کی انگلی سے لکھیں۔

مدینہ ۱۴ ریز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حصہ کفن پر (علاوہ پشت کے)

”مدینہ مدینہ“ لکھا جائے۔ یاد رہے یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صرف

اَنْكُشْتِ شہادت سے اور زہے نصیب کوئی سپد صاحب لکھیں۔

مدینہ ۱۵ اگر مُیسّر ہو تو منہ پر اچھی طرح خاکِ مدینہ چھڑک دی جائے۔ ممکن ہو تو

دونوں آنکھوں پر خارِ مدینہ اگر یہ نہ ہوں تو مدینہ منورہ کی گھجوروں

کی گٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

مدینہ ۱۶ جنازہ لے کر چلتے وقت بھی تمام سنتوں کو ملحوظ رکھیں۔

مدینہ ۱۷ جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امامِ اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

قصیدہ دُرُودِ کعبہ کے بعد الذَّجَعِ تم پہ کروڑوں دُرُودِ پڑھیں۔ (اس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف علمائے اہلسنت ہی کا کلام پڑھا جائے)

مدینہ ۱۸ جنازہ کوئی صحیح العقیدہ سنی عالمِ باعمل یا کوئی سنتوں کے پابند

اسلامی بھائی یا اہل ہوں تو اولاد میں سے کوئی پڑھادیں مگر خواہش ہے کہ ساداتِ کرام کو فوقیت دی جائے۔

مدینہ ۱۹ زبے نصیب! ساداتِ کرام اپنے زحمت بھرتے ہاتھوں قبر میں اتاریں۔

مدینہ ۲۰ چہرہ کی طرف دیوارِ قبر میں طاق بنا کر اس میں کسی پابندِ سنتِ اسلامی

بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نقشِ نعلِ شریف، سبز گنبد شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقشِ ہرکارہ وغیرہ تبرکات رکھیں۔

مدینہ ۲۱ اگر جنتِ البقیع میں جگہ مل جائے تو زہے قسمت! ورنہ کسی ولی اللہ کے

قرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سپردِ خاک کریں مگر جائے غضب پر دفن نہ کریں کہ حرام ہے۔

مدینہ ۲۲ قبر پر اذان دیں۔

مدینہ ۲۳ زہے نصیب! کوئی سید صاحب تلقین فرمادیں!

مدینہ ۲۴ ہو سکے تو میرے اہل محبت میری تدفین کے بعد ۱۲ روز تک یہ نہ ہو سکے تو

کم از کم ۱۲ گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور ذکر و رود اور تلاوت

و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں ان شاء اللہ عزوجل نئی جگہ میں دل لگ ہی

جائے گا اس دوران بھی اور ہمیشہ نماز باجماعت کا اہتمام رکھیں۔

دین

التلقین کی فضیلت :- سرکار مدینہ قرآن قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے، جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کوئی دے۔ چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سر ہانے کھڑا ہو کر کہے، یا ہلااں بن ہلااں نہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے، یا ہلااں بن ہلااں نہ وہ سیدھا دگر بیٹھ جائے گا، پھر کہے، یا ہلااں بن ہلااں نہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے،

أَذْكَرُ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (صلى الله تعالى عليه وآله وسلم)

وَأَنْتَ رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ (صلى الله تعالى عليه وآله وسلم) نَبِيًّا بِالْقُرْآنِ أَمَانًا۔

ترجمہ: تو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور

رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ عزوجل کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی

تھا۔

منظر تکمیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی کجبت سمجھا چکے۔ اس پر کسی نے سرکار

مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی، اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا، جو (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف نسبت کرے۔

(زواہ الطہرانی فی الکبیر رقم الحدیث ۷۹۷۹ ج ۸ ص ۲۵۰ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

نوٹ: ہلااں بن ہلااں کی جگہ میت اور اس کی ماں کا نام لے۔ مثلاً یا محمد الیاس بن نبینہ۔ اگر میت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی

جگہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لے۔ تلقین صرف غربی میں پڑھیں۔ سفر مدینہ میں جلیل خضر

مدینہ ۲۵ میرے ذمہ اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست ہے کہ میری اولاد اگر زندہ ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی اہل خانہ اپنے پلے سے ادا فرمادیں۔ اللہ عزوجل اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس قادری کو معاف فرمادیں اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً رضاء سے رجوع کریں یا معاف کر دیں۔)

مدینہ ۲۶ مجھے استقامت و کثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے نوازتے رہیں تو احسانِ عظیم ہوگا۔

مدینہ ۲۷ سب کے سب مسلکِ اہل سنت پر امامِ اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رہیں۔

مدینہ ۲۸ بد مذہبوں کی صحبت سے گوسوں دور بھاگیں کہ ان کی صحبت خاتمہ بالخیر میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

مدینہ ۲۹ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت اور سنت پر مضبوطی سے قائم رہیں۔

مدینہ ۳۰ نماز، ہجگانہ، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (و دیگر واجبات و سنن) کے معاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

مدینہ ۳۱ وصیت ضروری وصیت: دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ساتھ ہر دم وفادار رہیں، اس کے ہر رکن اور اپنے ہر نگران کے ہر اس حکم کی اطاعت کریں جو شریعت کے مطابق ہو، شوریٰ یا دعوت اسلامی کے کسی بھی ذمہ دار کی بلا اجازت شرعی مخالفت کرنے والے سے میں بیزار ہوں۔

مدینہ ۳۲ ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اول تا آخر شرکت اور ہر ماہ کم از کم تین دن ۱۲ ماہ میں ۳۰ دن اور زندگی میں نیکوشت کم از کم ۱۲ ماہ کیلئے مدنی قافلے میں سفر کو یقینی بنائے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اپنے کردار کی اصلاح پر استقامت پانے کیلئے روزانہ مدنی انعامات کا کارڈ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروائے۔

مدینہ ۳۳ تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و سنت کا پیغام دنیا میں عام کرتے رہیں۔

مدینہ ۳۴ بد عقیدگیوں اور بد اعمالیوں نیز دنیا کی فسحت، مال حرام اور ناجائز فیشن وغیرہ کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ حسن اخلاق اور مدنی منہاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہیں۔

مدینہ ۳۵ غصہ اور چوچوا پن کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیں ورنہ دین کا کام دُشوار

ہو جائے گا۔

مدینہ ۳۶ میری تالیفات و بیان کی کیسیٹوں سے میرے ورثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مَدَنی التجاء ہے۔

مدینہ ۳۷ میرے ترکہ وغیرہ کے معاملہ میں حکمِ شریعت پر عمل کیا جائے۔

مدینہ ۳۸ مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عزوجل کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

مدینہ ۳۹ مجھے ستانے والوں سے کوئی انتقام نہ لے۔

مدینہ ۴۰ بالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے کھُوق مُعاف ہیں۔ دُعا سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں۔ اگر

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت کے صدقے محشر میں نھوصی کرم

ہو گیا تو ان شاء اللہ عزوجل اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے

والے کو بھی جنت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔

(اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔

اگر ”ہڑتال“ اس کا نام ہے کہ مسلمانوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، مسلمانوں کی دکانوں

اور گازیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو۔ بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتی، اسلام جائز نہیں کہہ

سکتا۔ اس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس طرح کے جذباتی اقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ غمونا ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخر انتظامیہ ان پر قابو پالیتی ہے۔)

کاش! گناہوں کو بخشنے والا خدائے غفار عزوجل مجھ پاپی و بدکار کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے طفیل مُعاف فرمادے۔ اے میرے پیارے اللہ عزوجل! جب تک زندہ رہوں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں گم رہوں، ذکرِ مدینہ کرتا رہوں۔ نیکی کی دعوت کیلئے کوشاں رہوں۔ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت پاؤں، بخشا بھی جاؤں۔ جنتِ الفردوس میں بھی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش! ہر وقت نظارہٴ محبوب میں گم رہوں۔ اے اللہ عزوجل اپنے حبیب

۱۱ میں بحبیبہ النبی الامین

پر ان کنت دُرود و سلام بھیج۔ ان کی تمام امت کی مغفرت فرما۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

منزول رضوانہ تعالیٰ

یا الہی! جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھانے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

”مَدَنی وصیت نامہ“ (یہ الفاظ لکھتے وقت تقریباً ساڑھے تیرہ سال قبل (محرم الحرام

۱۱۴۱ھ) مدینہ منورہ سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی معمولی ترمیم

کی گئی تھی۔ اب مزید بعض ترمیم کے ساتھ حاضر کیا ہے۔



نزہۃ الامارات العربیة المتحدة

وصیت باعث مغفرت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، باعثِ نزولِ سیکنہ، صاحبِ مُعَطَّرِ پینہ
سلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے، ”جس کی موت وصیت پر ہوئی (یعنی جو وصیت
کرنے کے بعد فوت ہوا) وہ عظیمِ سنت پر مر اور اُس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی
اور اس حالت میں مرا کہ اُس کی مغفرت ہوگئی۔“ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۶)

طریقہ تَجْمِيزُ وَتَكْفِينِ

مَرَدٌ كَمَا مَسْنُونٌ كَفْنٌ

(۱) لِفَانِه (۲) اِزَار (۳) قَمِيص

عَوْرَتٌ كَمَا مَسْنُونٌ كَفْنٌ

مُنْدَرِجَةٌ بِالْاِثْنِ اَوْرِدُوْا مَزِيْدَ (۴) سِيْنِهْ بِنْدَ (۵) اُوْرْهَنِيْ - (مُخَنَّثٌ كَوْبُهِيْ عُوْرَتُوْنَ وَالْاَكْفَنُ دِيَا جَائِ)

كَفْنٌ كِي تَفْصِيْل

(۱) اِنْفَاثِه (بِعْنِيْ جَادِر) مِيْتِ كِي قَدِّ سِيْ اَتْنِيْ بُوْرِيْ هُوْ كِي دُوْنُوْنَ طَرْفِ بَانْدِه سَكِيْسِ -

(۲) اِزَار (بِعْنِيْ نِهْبَنْد) پُوْئِيْ سِيْ قَدِّمِ تَكِّ لِعْنِيْ لِفَانِهْ سِيْ اَتْنَا چھوٹا جو بِنْدِشْ كِي لِنِيْ زَانْدِ تَهَا -

(۳) قَمِيص (بِعْنِيْ كَفْنِيْ) گِرْدَنْ سِيْ گُھٹُوْنَ كِي نِيچِيْ تَكِّ اُوْرِيْہِ آگِيْ اُوْر پِيچھے دُوْنُوْنَ

طَرْفِ بَرَابَرِ هُو اِسْ مِيْسِ چَاكْ اُوْر آسْتِيْنِيْسِ نِهْ هُوْنِ - مَرْدِ كِي كَفْنِيْ كَنْدِ هُوْنِ پَرِ چِيْرِيْ اُوْر عَوْرَتِ

کے لئے سینے کی طرف۔ (۴) سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ ۱۔

غُسلِ مِیتِ کا طریقہ

اگر بتیاں یا لوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کو دُھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں۔ تختے پر مِیت کو اس طرح لٹائیں جیسے قُبر میں لٹاتے ہیں۔ ناف سے گھٹنوں سمیت کپڑے سے چھپادیں۔ (آج کل غُسل کے دوران سفید کپڑا اڑھاتے ہیں، پانی لگنے سے بے پردگی ہوتی ہے، لہذا کتھسی یا گہرے رنگ کا اتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے رسترنہ چمکے، کپڑے کی دو تہیں کر لیں تو زیادہ بہتر۔) اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف استنجا کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز جیسا وضو کروائیں یعنی تین بار منہ پھر گہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دھلائیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دھلائیں۔ مِیت کے وضو میں پہلے گتوں تک ہاتھ دھونا، کٹی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ البتہ کپڑے یا رُوئی کی پھیری بھگو کر دانتوں، مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں۔ اب بائیں (یعنی الٹی) گروٹ پر لٹا کر پیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا (جو اب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم سر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر سیدھی

دینا

۱۔ ٹھونڈا یا کفن خرید لیا جاتا ہے، اس کا پتہ کے قد کے مطابق ہونا ضروری نہیں لہذا احتیاطاً اسی میں تھان میں سے حسب ضرورت کپڑا کاٹا جائے۔

کروٹ لفا کر بھی اسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر دھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وضو اور غسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک تین بار کافور کا پانی بہائیں۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پونچھ دیں۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین بار سنت۔

گفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے دیں۔ پھر اس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہبند اور اس کے اوپر گفنی رکھیں۔ اب میت کو اس پر لٹائیں اور گفنی پہنائیں اب داڑھی پر (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو ملیں۔ وہ اعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ پھر تہبند الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں۔ اب آخر میں لفافہ بھی اسی طرح پہلے الٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تاکہ سیدھا اوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

عورت کو گفن پہنانے کا طریقہ

گفنی پہنا کر اس کے بالوں کے دو حصے کر کے گفنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے اور منہ کے چہرے وغیرہ پر لکھنے کا طریقہ ص ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔ مرد اور عورت دونوں کے لئے خوشبو اور کافور لگانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

پر ہے۔ اس کا طول آدھی پُشت سے نیچے تک اور عرض ایک کان کی لُو سے دوسرے کان کی لُو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اڑھاتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سر پر اوڑھتی ہیں یہ خلاف سنت ہے۔ پھر بدستور تہبند و لِقافہ یعنی چادر لپیٹیں۔ پھر آخر میں سینہ بند پستان کے اوپر والے حصے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔

بعد نماز جنازہ تدفین ۲

(۱) جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے تاکہ میت قبلہ کی طرف سے قبر میں اتاری جائے۔ قبر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف سے نہ لائیں۔ (۲) حسب ضرورت دو یا تین^۳ (بہتر یہ ہے کہ قوی اور نیک) آدمی قبر میں اتریں۔ عورت کی میت محارم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگاروں سے اتروائیں۔ (۳) عورت کی میت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چھپائے رکھیں۔ (۴) قبر میں اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(۵) میت کو سیدھی کروٹ پر لٹائیں اور اُس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں۔ کفن کی بندش کھول

دینا

آج کل عورتوں کے کفن میں بھی لِقافہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کفن کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو۔

۲ جنازہ اٹھانے اور اس کی نماز کا طریقہ ”رسائل عطار“ حصہ اول میں ملاحظہ فرمائیں۔

دیں کہ اب ضرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حرج نہیں۔ (۶) قبر کو کچی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو لکڑی کے تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (۷) اب مٹی دی جائے۔ مستحب یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ ۲ دوسری بار وَفِيهَا نَعِيدُكُمْ ۳ تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى ۴ کہیں۔ اب باقی مٹی پھاؤڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔ (۸) جتنی مٹی قبر سے نکلی ہے اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (۹) قبر اونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں پتھر کھونٹی (یعنی چار کونوں والی جیسا کہ آجکل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں۔ (۱۰) قبر ایک بالشت اونچی ہو یا اس سے معمولی زیادہ (عالمگیری ج اول ص ۱۶۶) (۱۱) تدفین کے بعد پانی چھڑکنا سنت ہے۔ (۱۲) اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چھڑکیں تو جائز ہے۔ (۱۳) آج کل جو بلا وجہ قبروں پر پانی چھڑکا جاتا ہے اس کو فتاویٰ رضویہ شریف ج ۴ ص ۱۸۵ پر اِسْرَافٌ لکھا ہے۔ (۱۴) دفن کے بعد سر ہانے اَلْمَ تَامُفْلِحُونَ اور قدموں کی طرف اَمِّنَ الرَّسُولُ سے ختم سورہ تک پڑھنا مستحب ہے۔ (۱۵) تلقین کریں۔ (طریقہ ص ۷ کے حاشیہ پر ملاحظہ فرمائیں۔) (۱۶) قبر کے سر ہانے قبلہ رو کھڑے ہو کر اذان دیں۔ (۱۷) قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل پہلے گا۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۱۸۴)

قبر کے اندر نئی صفے میں آگ کی پکی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سینٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے۔ لہذا سینٹ کی دیواروں اور سینٹ کے تختوں کا دو حصہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے پکی مٹی کے گارے سے لپ دیں۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ (امین بسجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم نے زمین صی سے تمہیں بنایا۔ ص اور اسی میں تمہیں بھر لے جائیں گے۔ ص اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (ب ۱۶ رکوع ۱۲ ترجمہ کنز الایمان)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بچے کو مسجد میں لانے کی حدیث میں ممانعت ہے

سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیضِ گنجینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سیکنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ باقرینہ ہے، مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند

کرنے اور حد و وقایم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۱۵، حدیث ۷۵۰)

ایسا بچہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اور

پاگل کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے اگر نجاست کا خطرہ نہ

ہو تو مکروہ۔ جو لوگ جو تیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر

نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جو تاپنے مسجد میں چلے جانا بے ادبی ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۹۲)

مسجد میں بچہ یا پاگل (یا بے ہوش یا جس پر جن آیا ہوا ہو اس) کو مسجد میں دم کروانے کیلئے بھی لانے

کی شریعت میں اجازت نہیں۔ بچہ کو اچھی طرح کپڑے میں لپیٹ کر بھی نہیں لاسکتے اگر آپ بچہ وغیرہ

کو مسجد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں تو برائے کرم! فوراً توبہ کر کے آئندہ نہ لانے کا

عہد کیجئے۔ (جو ایسے وقت پرچہ پڑھے کہ بچہ اس کے ساتھ ہے تو درخواست ہے کہ فوراً بچہ کو مسجد

سے باہر لے جائے اور توبہ بھی کرے ہاں فنائے مسجد میں بچہ کو لاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ



فاتحہ کا طریقہ

جَنَّتِ الْبَقِيعِ شَرِيفِ كَا فَضَائِي مَنْظَر

- | | | | |
|-----|---------------------------------|-----|-----------------------------|
| 476 | دُعائے مغفرت کی فضیلت | 472 | مقبول حج کا ثواب |
| 477 | اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ | 473 | والدین کی طرف سے خیرات |
| 480 | سورہ اخلاص کا ثواب | 474 | روزی میں بے برکتی کی وجہ |
| 482 | ایصالِ ثواب کے 17 مدنی پھول | 474 | جمعہ کو زیارتِ قبر کی فضیلت |
| 492 | ایصالِ ثواب کے لیے دعا کا طریقہ | 475 | کفن پھٹ گئے |
| 496 | مزار پر حاضری کا طریقہ | 476 | ایصالِ ثواب کا انتظار |

وَرَقِ اللّٰہِ

قُنْ لِّمَدِينِنَا

الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بِ

فاتحہ کا طریقہ

اس رسالے میں ---

مغفرت کی فضیلت

مقبول حج کا ثواب

سورۃ اخلاص کا ثواب

اڑبوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

مزار پر حاضری کا طریقہ

ایصال ثواب کا طریقہ

ورق الئیے ---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ الْمُرْسَلِينَ
 أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فاتحہ کا طریقہ

جن کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک فوت ہو گیا ہو تو ان کو چاہئے کہ ان کی طرف سے غفلت نہ کرے، ان کی قبروں پر بھی حاضری دیتا رہے اور ایصالِ ثواب بھی کرتا رہے۔ اس ضمن میں سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۵ فرمانانِ رحمت نشانِ ملاحظہ فرمائیں:-

(۱) مقبول حج کا ثواب

”جو بہ نیتِ ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زیارت کرتا ہو، فرشتے اُس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہوگا) زیارت کو آئیں۔

(کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۰۰ رقم الحدیث ۴۵۵۳۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) دس حج کا ثواب

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی (یعنی ماں یا باپ کی) طرف سے حج ادا ہو جائے اسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔

(دارِ فطنی ص ۲ رقم الحدیث ۲۲۹ رقم الحدیث ۲۵۸۷)

سُبْحَنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ! جب کبھی نفلی حج کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیت کر لیں تاکہ ان کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہو جائے بلکہ مزید دس حج کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں یا والد میں سے کوئی اس حال میں فوت ہو گیا کہ ان پر حج فرض ہو چکنے کے باوجود وہ نہ کر پائے تھے تو اب اولاد کو حج بدل کا شرف حاصل کرنا چاہئے۔ حج بدل کے تفصیلی احکام مدینہ (راقم الخروف) کی تالیف ”رفیق الحرمین“ سے معلوم کریں۔

(۳) والدین کی طرف سے خیرات

”جب تم میں سے کوئی کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملیگا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے)

”ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔“

(شُعَبُ الْإِيمَانِ ج ۶ ص ۲۰۵ رقم الحدیث ۷۹۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۴) روزی میں بے برکتی کی وجہ

”بندہ جب ماں باپ کیلئے دُعا ترک کر دیتا ہے اُس کا رِزق قطع ہو جاتا ہے۔“

(کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۰۱ رقم الحدیث ۴۵۵۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۵) جمعہ کو زیارتِ قَبْرِ کی فضیلت

جو شخص جمعہ کے روز اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قَبْرِ کی زیارت

کرے اور اس کے پاس سورہ یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔

(ابن عدی فی الکامل ج ۶ ص ۲۶۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رَحْمَن ہے تِرا یارب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ غزُو جَلُّ کی رحمت بہت بڑی ہے جو مسلمان

دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں اُن کیلئے بھی اُس نے اپنے فضل و کرم کے دروازے کھلے ہی

رکھے ہیں۔ اللہ غزُو جَلُّ کی رحمتِ بے پایاں سے متعلق ایک روایت پڑھے اور جھومے!

کفن پھٹ گئے

اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا ارمیاء عسی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام کچھ ایسی قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا۔ ایک سال بعد جب پھر وہیں سے گزرے تو عذاب ختم ہو چکا تھا۔ انہوں نے بارگاہ خداوندی عزوجل میں عرض کی، یا اللہ عزوجل! کیا وجہ ہے کہ پہلے ان کو عذاب ہو رہا تھا اب ختم ہو گیا؟ آواز آئی، ”اے ارمیاء! ان کے کفن پھٹ گئے، بال بکھر گئے اور قبریں مٹ گئیں تو میں نے ان پر رحم کیا اور ایسے لوگوں پر میں رحم کیا ہی کرتا ہوں۔“ (شرح الصدور ص ۳۱۳ طبعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اللہ کی رحمت سے توجت ہی ملے گی اے کاش! محلے میں جگہ ان کے ملی ہو

اب ایصال ثواب کے ایمان افروز فضائل پڑھنے اور جھومنے

دعاؤں کی برکت

مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان مغفرت نشان ہے، میری اُمت گناہ سمیت قبر میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔ (طبرانی اوسط ج ۱ ص ۵۰۹ رقم الحدیث ۱۸۷۹)

ایصالِ ثواب کا انتظار!

سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ مشکبار ہے، مُردہ کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اُس کو پہنچے اور جب کسی کی دُعا اُسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دُنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عزوجل قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہدیہ (ہ۔ بی۔ یہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ”دُعائے مغفرت کرنا ہے۔“

(بیہقی شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۲۰۳ رقم الحدیث ۷۹۰۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دُعائے مغفرت کی فضیلت

”جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کیلئے دُعاے مغفرت کرتا ہے، اللہ عزوجل

اس کیلئے ہر مومن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔“

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۵۲ رقم الحدیث ۱۷۵۹۸)

اربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ

میتھے میتھے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آگیا! ظاہر ہے اس وقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں اور کروڑوں بلکہ اربوں دنیا سے چل بے ہیں۔ اگر ہم سازی اُمت کی مغفرت کیلئے دُعا کریں گے۔ تو ان شاء اللہ عزوجل ہمیں اربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔ میں تحریری طور پر اپنے لئے اور تمام مؤمنین و مؤمنات کیلئے دُعا تحریر کر دیتا ہوں۔ (اول آخر درود شریف پڑھ لیں) ان شاء اللہ عزوجل ڈھیروں نیکیاں ہاتھ آئیں گی۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ۔ یعنی اے اللہ میری اور ہر مومن و مومنہ کی مغفرت فرما۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ بھی اوپر دی ہوئی دعاء کو عربی یا اردو یا دونوں زبانوں میں ابھی اور ہو سکے تو روزانہ پانچوں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کی عادت بنا لیجئے۔

بے سبب بَخْشِ دے نہ پوچھ عَمَل

نام غَفَّارِ مے ترا یا رَبِّ!

نورانی لباس

ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کیا زندہ لوگوں کی دُعائے تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، ”ہاں اللہ عزوجل کی قسم وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں۔“ (شرح الصدور ص ۳۰۵)

جَلْوَةٌ يَارِ سَعِ مَوْ قَبْرِ آبَادِ

وَخَشْتِ قَبْرِ سَعِ بَجَا يَارَبِّ ا

نورانی طباق

”جب کوئی شخص میت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں، ”اے قبر والے! یہ ہدیہ (تخفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر۔“ یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔“ (شرح الصدور ص ۳۰۸)

قَبْرِ مِیْلِ آہِ! كَهْفِ اِنْدِهِيْرَا هِی

فَضْلِ سَعِ كَرْدِیْ چَانْدِنَا یَارَبِّ ا

مردوں کی تعداد کے برابر اجر

جو قبرستان میں گیارہ بار سورۃِ اِخْلَاصِ پڑھ کر مردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو مردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کو اجر ملیگا۔

(کشف الخفا ج ۲ ص ۳۷۱ مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت)

اہل قبور سفارش کریں گے

شفیع مجرمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، جو قبرستان سے گزرا اور اس نے سورۃِ اَلْفَاتِحَہ، سورۃِ اَلْاِخْلَاصِ اور سورۃِ التَّكْوِيْنِ پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی، ”یا اللہ عزوجل! میں نے جو کچھ قرآن پڑھا اس کا ثواب مومن مرد و عورت دونوں کو پہنچا۔ تو وہ قبر والے قیامت کے روز اس (ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سفارشی ہونگے۔

(شرح الصدور ص ۳۱۱)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ

اس بُرے کو بھی کر بھلا یارب!

سورۃ اِخْلَاصِ كَا ثَوَابِ

حضرت سیدنا حماد مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں ایک رات مکہ مکرمہ کے قبرستان میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں میں نے ان سے استفسار کیا، کیا قیامت قائم ہوگئی؟ انہوں نے کہا، نہیں بات دُزِ اِخْلَاصِ یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی نے سورۃ اِخْلَاصِ پڑھ کر ہم کو ایصالِ ثواب کیا تو وہ ثواب ہم ایک سال سے تقسیم کر رہے ہیں۔ - (شرح الصدور باب فی قراءۃ القرآن للمبت ص ۳۱۲)

سَبَقْتُ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي
تو نے جب سے سنا دیا یارب!

آسرا ہم گنہگاروں کا اور مضبوط ہو گیا یارب!

اُمِّ سَعْدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا كَيْلِي كُنْوَا

حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میری ماں انتقال کر گئی ہیں۔ (میں ان کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں) کون سا صدقہ افضل رہے گا؟

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ”پانی“ چنانچہ انہوں نے ایک گنواں گھد وایا اور

کہا، ”یہ اُمّ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیلئے ہے۔“

(سنن ابو داؤد شریف ج ۲ ص ۵۳ رقم الحدیث ۱۶۸۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ یہ گنواں

اُمّ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیلئے ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ گنواں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں

کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا گائے یا بکرے

وغیرہ کو بزرگوں کی طرف منسوب کرنا مثلاً یہ کہنا کہ ”یہ سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

بکرا ہے۔“ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس سے مراد بھی یہی ہے کہ یہ بکرا غوثِ پاک رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصالِ ثواب کیلئے ہے۔ اور قربانی کے جانور کو بھی تو لوگ ایک دوسرے ہی

کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی اپنی قربانی کی گائے لئے چلا آ رہا ہو اور اگر

آپ اُس سے پوچھیں، کہ یہ کس کی ہے؟ تو اُس نے یہی جواب دینا ہے، ”میری گائے

ہے“ جب یہ کہنے والے پر اعتراض نہیں تو ”غوثِ پاک کا بکرا“ کہنے والے پر بھی کوئی

اعتراض نہیں ہو سکتا۔ حقیقت میں ہر شے کا مالک اللہ عزّ و جلّ ہی ہے اور قربانی کی گائے

ہو یا غوثِ پاک کا بکرا، ہر ذبیحہ کے ذبح کے وقت اللہ عزّ و جلّ کا نام لیا جاتا ہے۔ اللہ

عزّ و جلّ وسوسوں سے نجات بخٹھے۔ امین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

”ولی کی نیاز میں شفا ہے“ کے سنترہ حروف کی نسبت سے

ایصال ثواب کے ۱۷ مدنی پھول

فرض، واجب، سنت، نفل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، دُرس، مدنی

قافلے میں سفر بہدنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مطالعہ، مدنی

کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

میت کا تیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا لہتا ہے کہ یہ ایصالِ ثواب

کے ہی ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجے وغیرہ کے عدم جواز (یعنی ناجائز

ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز ہے اور میت کیلئے زندوں کا دُعاء

کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اصل ہے۔ پختانچہ

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا

پَا الْإِيمَانِ (پ ۲۸ سورہ حشر آیت ۱۰) ے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

تیجے وغیرہ کا کھانا صرف اسی صورت میں میت کے چھوڑے ہوئے مال

سے کر سکتے ہیں جبکہ سارے ذرائع باطل ہوں اور سب کے سب اجازت بھی

دیں اگر ایک بھی وارث نابالغ ہے تو سخت حرام ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔
(مُلَخَّص از بہار شریعت)

میت کے گھر والے اگر تیجے کا کھانا پکائیں تو (مالدار نہ کھائیں) صِرْفُ فُقَرَاءِ کو کھلائیں۔
(مُلَخَّص از بہار شریعت)

ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، اُس کا تیجہ، وغیرہ بھی کرنے میں خرچ نہیں۔


جو زندہ ہیں اُن کو بھی بلکہ جو مسلمان ابھی پیدا نہیں ہوئے اُن کو بھی پیشگی (ایڈوانس میں) ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔


مسلمان جنّات کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

گیارہویں شریف، رنجی شریف (یعنی ۲۲ ربیع الثانی کو سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ٹوٹے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ ٹوٹے ہی میں کھیر کھلا نا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلا سکتے ہیں۔ اس کو گھر سے باہر بھی لے جاسکتے ہیں۔

بُزرگوں کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً ”نڈرو نیاز“ کہتے ہیں اور یہ نیاز

تَبْرُک ہے اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔

 ایصالِ ثواب کے کھانے میں مہمان کی شرکت شرط نہیں گھر کے افراد اگر خود ہی کھالیں جب بھی کوئی خرچ نہیں۔

 روزانہ جتنی بار بھی کھانا کھائیں اُس میں اگر کسی نہ کسی بزرگ کے ایصالِ ثواب

کی نیت کر لیں تو مدینہ ہی مدینہ۔ مثلاً ناشتے میں نیت کریں، آج کے ناشتے کا


ثواب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کے ذریعے تمام انبیائے کرام

علیہم السلام کو پہنچے۔ دوپہر کو نیت کریں، ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا)


اُس کا ثواب سرکارِ غوثِ اعظم اور تمام اولیائے کرام علیہم الرضوان کو پہنچے، رات

کو نیت کریں، ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنت امام احمد رضا

خان علیہ رحمۃ الرحمن اور ہر مسلمان مرد و عورت کو پہنچے۔

 کھانے سے پہلے ایصالِ ثواب کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح

دُرست ہے۔

 ہو سکے تو ہر روز (نفع پر نہیں بلکہ) اپنی بکری کا ایک فیصد اور مُلا زمت کیلئے

نکال لیا کریں۔ اس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں

خرچ کریں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بڑکتیں خود ہی دیکھیں گے۔

داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جناب سپدہ کی کہانی وغیرہ سب من گھڑت قصے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ”وصیت نامہ“ لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ”شیخ احمد“ کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اعتبار نہ کریں۔

جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے کہ سب کو پورا ملیگا۔ یہ نہیں کہہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔ (رَدُّ الْمُنْحَنَانِ)

ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ اُمید ہے کہ اس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا ان سب کے مَجْمُوعَةُ کے برابر اس کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس۔ وَ عَلَيٰ هٰذَا الْقِيَاسُ (مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رضویہ)

ایصالِ ثواب صرف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ کافر یا مرتد کو ایصالِ ثواب کرنا یا اس کو مرحوم کہنا کفر ہے۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

ایصالِ ثواب (یعنی ثواب پہنچانا) کیلئے دل میں نیت کر لینا کافی ہے، مثلاً آپ نے کسی کو ایک روپیہ خیرات دیا یا ایک بار دُرُود شریف پڑھایا کسی کو ایک سنت بتائی یا نیکی کی دعوت دی یا سنتوں بھرا بیان کیا۔ الغرض کوئی بھی نیکی کی۔ آپ دل ہی دل میں اس طرح نیت کر لیں مثلاً، ابھی میں نے جو سنت بتائی اس کا ثواب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پہنچے۔ ان شاء اللہ مزہل ثواب پہنچ جائے گا۔ مزید جن جن کی نیت کریں گے ان کو بھی پہنچے گا۔ دل میں نیت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے کہہ لینا سنت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے جیسا کہ ابھی حدیث سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گزرا کہ انہوں نے گنواں گھدوا کر فرمایا۔ ”یہ اُم سعد کیلئے ہے۔“

ایصالِ ثواب کا مَرُوجہ طریقہ

آج کل مسلمانوں میں خصوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز

ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کو سامنے رکھ لیں۔ اب اَعُوذِ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ
الرَّجِيْمِ ط پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝۱ لَا أَعْبُدُ مَا
تَعْبُدُونَ ۝۲ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝۳
وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝۴ وَلَا أَنْتُمْ
عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝۵ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينٌ ۝۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تین بار

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝۱ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ
يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ ۝۴

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا
 خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳
 وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ
 شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک بار

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲
 اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴
 الَّذِي يُّوسُّسُ فِيْ صُدُوْرِ
 النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
 الرَّحِیْمِ ۝ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ
 نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝
 غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

ایک بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اِلَیْهِ
 اَرْجِعُ ذٰلِكَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۝ فِیْهِ هُدًى
 لِلْمُسْتَقِیْمِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ
 وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوَةَ وَهَمَّارٌ قَنَمٌ یَنْفِقُوْنَ ۝
 وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ وَمَا أَنْزَلَ مِنْ قَبْلِكَ
 وَ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿٣﴾ أُولَئِكَ عَلَى هُدًى
 مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھے:-

① وَاللَّهُ تَعَالَىٰ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿١﴾ (البقرہ ص ١٦٣) ② إِنَّ رَحْمَةَ

اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٠﴾ (الاعراف ص ١٥٧) ③ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥١﴾ (الانبیاء ص ١٠٧)

④ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

(الاحزاب ص ٤٠) ⑤ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ (الاحزاب آت ٥٦)

اب دُرُودِ شَرِيفِ پڑھیے: صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالْهَيْدِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط صَلَوَةٌ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَنَّا يَا صَفْوَانَ ③ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ④ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ⑤ (الصف ص ١٢٤)

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بلند آواز سے ”الفاتحہ“ کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے، ”**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیتے۔“ تمام حاضرین کہہ دیں۔ ”آپ کو دیا“ اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کر دے۔ ایصالِ ثواب کے الفاظ لکھنے سے قبل امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمن فاتحہ سے قبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ تحریر کرتا ہوں۔

علیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فاتحہ کا طریقہ

سورۃ الفاتحہ

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ
 الرَّحِیْمِ ۝ مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ
 نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
 الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝
 غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

آیۃ الکرسی

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِی

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ

یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَّلَا یُحِیْطُوْنَ

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ

كُرْسِیُّهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَّلَا یَـُٔوْدُهٗ

حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

سُورَةُ الْاِخْلَاصِ

تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝
 لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُولَدْ ۝ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
 کُفُوًا اَحَدٌ ۝

ایصال ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا اللہ عزوجل جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہیں) اور جو کچھ کھانا

وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہو سکا ہے اس کا ہمارے ناقص

عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے گرم کے شایان شان ثواب مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری

جانب سے اپنے پیارے محبوب، داناتے عُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں
نڈر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے توسط سے تمام انبیائے کرام علیہم
السلام تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عظام رحمہم اللہ کی جناب میں نڈر پہنچا۔
سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے توسط سے سیدنا آدم صلی اللہ علیہ السلام سے لیکر اب
تک جتنے انسان و جنات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا اس
دوران جن جن بزرگوں کو خصوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیں۔
اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیرومرشد کو ایصالِ ثواب کریں۔ (نوت
خداگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔)
اب حسب معمول دُعا ختم کر دیں۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور
پانی میں ڈال دیں)۔

خبردار!

جب بھی آپ کے یہاں نیاز یا کسی قسم کی تقریب ہو، جماعت کا وقت ہوتے ہی کوئی

مانع شرعی نہ ہو تو انفرادی کوشش کے ذریعے تمام مہمانوں سمیت نمازِ باجماعت کیلئے

مسجد کا رخ کریں۔ بلکہ ایسے اوقات میں دعوت ہی نہ رکھیں کہ بیچ میں نماز آئے اور

سستی کے باعث معاذ اللہ جماعت فوت ہو جائے۔ دوپہر کے کھانے کیلئے بعد نماز

ظہر اور شام کے کھانے کیلئے نمازِ عشاء مہمانوں کو بلانے میں غالباً باجماعت نمازوں

کیلئے آسانی ہے۔ میزبان، باورچی، کھانا، تقسیم کرنے والے وغیرہ سبھی کو چاہئے کہ

وقت ہو جائے تو سارا کام چھوڑ کر باجماعت نماز کا اہتمام کریں۔ بزرگوں کی ”نیاز“

کی مصروفیت میں اللہ عزوجل کی ”نمازِ باجماعت“ میں کوتاہی بہت بڑی غلطی ہے۔

مزار پر حاضری کا طریقہ

بُزرگوں کے پاس قدموں کی طرف سے حاضر ہونا چاہئے، پیچھے سے آنے کی صورت میں انہیں مُڑ کر دیکھنے کی زحمت ہوتی ہے۔ لہذا مزارِ اولیاء پر بھی پابنتی (قدموں) کی طرف سے حاضر ہو کر قبلہ کو پیٹھ اور صاحبِ مزار کے چہرے کی طرف رُخ کر کے کم از کم چار ہاتھ (دو گز) دُور کھڑا ہو اور اس طرح سلام عرض کرے،

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

ایک بار سورۃ الفاتحہ اور 11 بار سورۃ الإخلاص (اول آخر

ایک بار دُرد شریف) پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر اوپر دیئے ہوئے طریقے کے

مطابق (صابِ مزار کا نام لیکر بھی) ایصالِ ثواب کرے اور دعاء مانگے،

”أَحْسَنُ الدُّعَاءِ“ میں پھولی کے قُرب میں دعاء قبول

ہوتی ہے،

اللہی بلواسطہ کل اولیاء کا

مرا ہر ایک پورا مُدعا ہو

ثواب جاریہ

یہ رسالہ پڑھ کر دوسریے کو دیے دیجئے

اور اپنے مرحوموں کے ایصالِ ثواب

کیلئے زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم

کر کے خود بھی ثواب جاریہ کمائیے۔

ماخذ ومراجع

مطبوعه	كتاب	رقم	مطبوعه	كتاب	رقم
دار الكتب العلمية بيروت	سنن كبرى يهني	٢٥	بسملي هند	كتز الايمان في ترجمة القرآن	١
دار الكتب العلمية بيروت	شعب الايمان يهني	٢٦	دار الفكر بيروت	دومثور	٢
دار الكتب العلمية بيروت	فردوس بسا نور العطاء	٢٧	ضياء القرآن لاهور	تفسير مطهري	٣
دار الفكر بيروت	تاريخ دمشق لامن عساكر	٢٨	بسملي هند	عزائن العرفان	٤
دار الكتب العلمية بيروت	الترغيب والترهيب المنذري	٢٩	دار الكتب العلمية بيروت	تفسير البحر المحيط	٥
دار الفكر بيروت	مجمع الروايات	٣٠	افغانستان	صحيح بخاري	٦
دار الكتب العلمية بيروت	جامع صغير	٣١	افغانستان	صحيح مسلم	٧
دار الكتب العلمية بيروت	كتز العمال	٣٢	دار الفكر بيروت	جامع ترمذي	٨
دار الكتب العلمية بيروت	المصنف عبدالرزاق	٣٣	دار احياء التراث العربي بيروت	سنن ابوداود	٩
باب المدينة كراچي	مشكوة المصابيح	٣٤	دار الحبل بيروت	سنن نسائي	١٠
كوئٹہ	اشعة اللمعات	٣٥	دار المعرفة بيروت	سنن ابن ماجه	١١
ضياء القرآن لاهور	مرآة المناجیح	٣٦	دار المعرفة بيروت	مؤطا امام مالك	١٢
دار الكتب العلمية بيروت	تاريخ بغداد	٣٧	دار الفكر بيروت	مسند امام احمد بن حنبل	١٣
مركز الاولياء لاهور	منية المصلي	٣٨	دار الفكر بيروت	مصنف ابن ابي شيبة	١٤
باب المدينة كراچي	غنية المنطلي (المنطلي)	٣٩	باب المدينة كراچي	سنن دارمي	١٥
كوئٹہ	فتاوى فاضل خان	٤٠	دار الكتب العلمية بيروت	مسند ابو يعلى موصلي	١٦
ضياء القرآن لاهور	هدايا	٤١	المكتب الاسلامي	صحيح ابن عزمه	١٧
كوئٹہ	فتح القدير	٤٢	دار صافر بيروت	نوافل الاصول	١٨
كوئٹہ	البحر الرائق	٤٣	دار الكتب العلمية بيروت	الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان	١٩
كوئٹہ	تبيين الحقائق	٤٤	دار الكتب العلمية بيروت	مجمع لوسط طبراني	٢٠
كوئٹہ	تنوير الابصار	٤٥	دار احياء التراث العربي بيروت	مجمع كبير طبراني	٢١
كوئٹہ	درمختار	٤٦	دار الكتب العلمية بيروت	الكامل في شعفاء الرجال	٢٢
كوئٹہ	رد المحتار	٤٧	دار المعرفة بيروت	المستدرک للحاكم	٢٣
باب المدينة كراچي	الحوارة البيرة	٤٨	دار الكتب العلمية بيروت	حلية الاولياء	٢٤

باب المدینہ کراچی	باب المدینہ کراچی	۶۱	عقبات الطحاوی علی مرقی الفلاح	باب المدینہ کراچی	۱۹
مرید بک سٹال لاہور	کوئٹہ	۶۲	قانون شریعت	علاصۃ الفتاویٰ	۵۰
دار صادر بیروت	باب المدینہ کراچی	۶۳	احیاء علوم الدین	فتاویٰ ناتارحانیہ	۵۱
نہروں	باب المدینہ کراچی	۶۴	کیمیائے سعادت	مرافی الفلاح	۵۲
دار الفکر بیروت	کوئٹہ	۶۵	مکاشفۃ القلوب	فتاویٰ بزازہ	۵۳
دار الفکر العلمیہ بیروت	مد	۶۶	شرح الصدور	مدالمنار علی ردالمحتار	۵۴
دار الفکر العلمیہ بیروت	مرکز الاولیاء لاہور	۶۷	شرح المواعظ الجلیلیہ	فتاویٰ رضویہ جدید	۵۵
دار الفکر العلمیہ بیروت	مکہ رضویہ کراچی	۶۸	الخصائص الکیبری	بہار شریعت	۵۶
دار الفکر العلمیہ بیروت	مکہ رضویہ کراچی	۶۹	اتحاف السادۃ المتقین	فتاویٰ اسمعیلیہ	۵۷
ضیاء القرآن لاہور	بزم وقار الدین کراچی	۷۰	اسلامی زندگی	وقار الفتاویٰ	۵۸
مرکز الاولیاء لاہور	کوئٹہ	۷۱	المعروف	فتاویٰ عالمگیری	۵۹
	باب المدینہ کراچی	۷۲	فتاویٰ اعلمیہ (غیر مطبوعہ)	المصاب	۶۰

”نماز کے احکام“ کے ۱۱ خُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۱ نیتیں

(۱) اخلاص کے ساتھ مسائل یکمہ کر رضائے الہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔

(۲) قرآنی آیات کی زیارت کروں گا۔

(۳) اپنا وضو، غسل اور نماز درست کروں گا۔

(۴) زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔

(۵) جو نہیں جانتے انہیں مسائل سکھاؤں گا۔

(۶) اس میں موجود دعائیں ازبر (یعنی زبانی یاد) کروں گا۔

(۷) جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں نگرار کروں گا۔

(۸) یہ پڑھ کر کھٹائے کھڑے سے نہیں الجھوں گا۔

(۹) اس سے درس دوں گا۔

(۱۰) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

(۱۱) حسب توفیق یہ کتاب دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

”مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے“ (معجم کبیر طبرانی حدیث ۹۱۲، ج ۶ ص ۱۸۵ بیروت)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت

حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس

عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

کی تصانیف، بیانات اور ملفوظات

کی کیسٹوں اور CD's کا مرکز

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ - محلہ سودگران - پرانی بنری منڈی - باب المدینہ -

کراچی - فون: 91-90-4921389 (92-21)

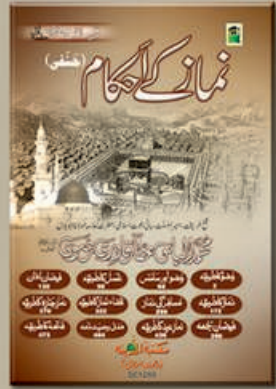
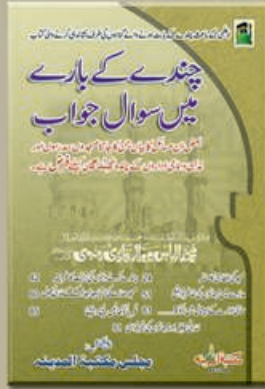
شہید مسجد کھارادر، باب المدینہ کراچی

فون: 2314045 - 2203311 (92-21)

ای میل: maktaba@dawateislami.net

ویب سائٹ: www.dawateislami.net

فرضِ علوم پر مشتمل امیرِ اہلسنت کا مہتابیہ کی اہم ترین تصانیف



سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پڑھ کر کے اپنے یہاں ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- | | |
|---|--|
| کراچی: شہید سید کھاردار۔ فون: 021-32203311 | راولپنڈی: فضل راد پلازہ، کبھی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765 |
| لاہور: داتا دار بار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-7311679 | پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر۔ |
| سر دار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625 | خان پور: ڈرامائی چوک، منہر کنارہ۔ فون: 068-5571686 |
| کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212 | نواب شاہ: چکر بازار، نزد مسلم کرشل بینک۔ فون: 4362145 |
| حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122 | سکسر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 5619195 |
| لہان: نزد پینیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192 | گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شہنشاہ پورہ موڑ۔ فون: 055-4225653 |
| دکاڑہ: کالج روڈ، باغیچہ، فوشیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767 | |

مکتبہ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی) فون: 4125858: فیکس: 4921389-93/4126999 Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net